سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین
Faizan-e-Madina
Monthly Magazine
رنگین شمارہ
ماہنامہ
فیضانِ مدینہ
(دعوتِ اسلامی)
مئی 2023ء / ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ

فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ
”وہ دولت کس کام کی جو
راہِ جنّت میں رُکاوٹ بنے“

یا باعِثُ یا نُوْرُ ۱۱ بار (اول آخر ایک بار درود)

روزانہ سوتے وقت دل پر سیدھا ہاتھ رکھ کر پڑھیے۔ اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ الکریم کم از کم یہ ۹ فائدے ملیں گے:

① دل کی بیماریاں ہوں تو صحت ملے نہ ہوں تو حفاظت ملے ② ٹینشن دُور ہو ③ ہائی بلڈ پریشر میں فائدہ ہو ④ اُلٹے سیدھے خوابوں سے نجات ملے ⑤ دل روشن ہو ⑥ نیند نہ آتی ہو تو آئے ⑦ بزرگانِ دین کی زیارتیں ہوں ⑧ مرتے وقت کلمہ نصیب ہو ⑨ غصے کی عادت نکلے۔

(اللہ پاک کی رضا کیلئے پڑھنا چاہیے، وہ چاہے گا تو بے شمار فائدے اور برکتیں پائیں گے)

نظرِ بد کا علاج

تین مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر سات مرتبہ یہ دعا: اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ حَرَّھَا وَبَرْدَھَا وَوَصَبَھَا پڑھ کر جس کو نظر ہو اس پر دَم کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ نظر اُتر جائے گی۔ (بیمار عابد، ص44)

دائمی مرض کا علاج

دائمی مریض ہر وقت یَا مُعِیْدُ پڑھتا رہے، اللہ ربُّ العزّت صحّت عنایت فرمائے گا۔ (بیمار عابد، ص39)
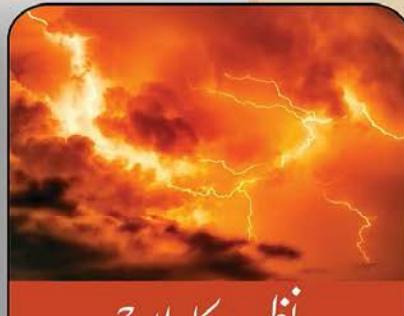
دَردوں سے نجات کا وظیفہ

”یَاغَنِیُّ“ رِیڑھ کی ہڈی، گھٹنوں، جوڑوں یا جسم میں کہیں بھی درد ہو، چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے پڑھتے رہیے، اِنْ شَآءَ اللہ درد جاتا رہے گا۔ (فیضان سنت، جلد اول، ص 173)

ماہنامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

بفیضانِ نظر: سراجُ الْاُمّہ، کاشفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدنا **امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت** رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین وملّت، شاہ **امام احمد رضا خان** رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت **علامہ محمد الیاس عطّار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

جلد: 7 شمارہ: 05

ہیڈ آف ڈیپارٹ	مولانا مہروز علی عطاری مدنی
چیف ایڈیٹر	مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی
ایڈیٹر	مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی
شرعی مفتش	مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی
گرافکس ڈیزائنر	یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن عطاری

+922111252692 Ext:2660

WhatsApp: +923012619734

Email: mahnama@dawateislami.net

Web: www.dawateislami.net

- قیمت — رنگین شمارہ: 200 روپے — سادہ شمارہ: 100 روپے
- ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات — رنگین شمارہ: 3500 روپے — سادہ شمارہ: 2200 روپے
- ممبرشپ کارڈ (Membership Card) — رنگین شمارہ: 2400 روپے — سادہ شمارہ: 1200 روپے

ایک ہی بلڈنگ، گلی یا ایڈریس کے 15 سے زائد شمارے بک کروانے والوں کو ہر بکنگ پر 500 روپے کا خصوصی ڈسکاؤنٹ
رنگین شمارہ: 3000 روپے — سادہ شمارہ: 1700 سو روپے

بکنگ کی معلومات وشکایات کے لئے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278

Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلّہ سوداگران کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

مجرم بلائے آئے ہیں

مفتی محمد قاسم عطاری*

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا(۶۴)﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے تو اے حبیب! تمہاری بارگاہ میں حاضر ہو جاتے پھر اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (بھی) ان کی مغفرت کی دعا فرماتے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا، مہربان پاتے۔ (پ5، النسآء:64)

تفسیر: یہ آیت گناہ گاروں کا سہارا، خطاکاروں کی امید، مغفرت کے طلب گاروں کے لیے مژدۂ جاں فزا اور مایوسوں کے لیے رحمت کی ٹھنڈی ہوا ہے۔ آیت میں بندگانِ خدا کو سرورِ دوجہاں صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر شفاعت طلب کرنے کا طریقہ تعلیم فرمایا کہ اگر وہ ارتکابِ مَعاصی کی صورت میں اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں، تو اے حبیب! (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) تمہاری خدمت میں آجائیں کہ درِ رسول کی حاضری، بارگاہِ خداوندی میں حاضری ہے۔ گناہ گار یہاں آئیں اور خدائے رحمٰن سے بخشش پانے کے لیے رحمتِ دوجہان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حضور سفارش کی درخواست کریں اور رؤوف ورحیم نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُن کے لیے شفاعت فرمادیں، تو ضرور اُن لوگوں کو رحمت و مغفرت سے نواز دیا جائے گا اور طیب وطاہر، مُزَکّٰی و مُطَهَّر نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ تطہیر میں آکر یہ خود بھی گناہوں سے پاک ہو جائیں گے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس آیت کی تشریح میں بہت خوب صورت نکتہ بیان فرمایا، چنانچہ لکھا: بندوں کو حکم ہے کہ اُن (نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی بارگاہ میں حاضر ہو کر توبہ و اِستغفار کریں۔ اللہ تو ہر جگہ سنتا ہے، اُس کا علم، اُس کا سَمْع (سننا)، اُس کا شُہُود (دیکھنا) سب جگہ ایک سا ہے، مگر حکم یہی فرمایا کہ میری طرف توبہ چاہو تو میرے محبوب کے حضور حاضر ہو۔۔۔ حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے عالَمِ حیاتِ ظاہری میں حُضُور (یعنی آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہونا) ظاہر تھا، اب حضورِ مزارِ پُر اَنْوار (یعنی سنہری جالیوں کی قریب پیش ہوجانا) ہے اور جہاں یہ بھی میسر نہ ہو، تو دل سے حضور پر نور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف توجہ، حضور سے توسُّل، فریاد، اِستغاثہ، طلبِ شفاعت (کی جائے۔)

(فتاویٰ رضویہ، 15/654)

حضور شفیعِ اُمّت، سراپا رحمت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ظاہری حیاتِ مبارکہ میں بذاتِ خود بارگاہ میں حاضر ہو کر اور وصالِ ظاہری کے بعد مزارِ پُر بہار، فائز الانوار پر حاضری دے کر گناہوں کی معافی، مغفرت و نجات اور مشکلات کے خاتمے کے لیے عرض و رُجوع و اِلْتجا کا سلسلہ صحابہ کرام رضی اللہُ تعالیٰ عنہم سے آج تک امت مسلمہ میں دائمی معمول کے طور پر جاری ہے۔ چنانچہ صحابۂ کرام اور سلف صالحین رضوانُ اللہ علیہم

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

اجمعین کے واقعات ملاحظہ کریں۔

پہلا واقعہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: میں نے ایک ایسا بستر خریدا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں، جب رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہوگئے اور گھر میں داخل نہ ہوئے، میں نے آپ کے چہرہ مبارک پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے تو عرض گزار ہوئی: یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) مجھ سے جو نافرمانی ہوئی میں اُس سے اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں۔ (پھر وہ تصویر والا بستر ہٹادیا گیا)

(بخاری، 2/21، حدیث:2105)

دوسرا واقعہ: حضرت ثوبان رضی اللہُ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ چالیس صحابہ کرام رضی اللہُ تعالیٰ عنہم جن میں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہُ تعالیٰ عنہما بھی تھے، جمع ہو کر جبر و قدر میں بحث کرنے لگے تو جبرائیل امین علیہ السّلام نے حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر صورتِ حال بیان کی۔ یہ سُن کر حضور پر نور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس حال میں باہر تشریف لائے کہ جلال و غضب سے آپ کا چہرہ مبارک ایسا سرخ تھا، جیسے سرخ انار رخسار مبارک پر نچوڑ دیا گیا ہو۔ صحابۂ کرام رضی اللہُ تعالیٰ عنہم حضور انور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اس کیفیت کو دیکھ کر کانپتے ہوئے عرض کرنے لگے "تُبْنَا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ" ہم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے دربار میں توبہ کی۔ (معجم کبیر، 2/95، حدیث:1423 ملتقطا)

بعدِ وصال بارگاہِ نبوی میں حاضری:

حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضری کا یہ طریقہ صرف آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ظاہری حیاتِ مبارکہ میں نہ تھا، بلکہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصالِ مبارک کے بعد بھی یہ عرض و معروض باقی رہی اور آج تک ساری امت میں چلتی آرہی ہے۔

تیسرا واقعہ: محدثین کی ایک بہت بڑی تعداد نے یہ روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہُ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں قحط پڑ گیا تو صحابیِ رسول حضرت بلال بن حارث المُزنی رضی اللہُ تعالیٰ عنہ نے سلطانِ دو جہاں صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی قبرِ انور پر حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ! (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) اپنی امت کے لیے بارش کی دعا کر دیجیے، کیونکہ وہ ہلاک ہو رہی ہے۔ رسول کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خواب میں ان سے فرمایا: تم عمر (فاروق) کے پاس جا کر میرا سَلام کہو اور بشارت دے دو کہ بارش ہوگی۔

(مصنف لابن ابی شیبہ، 17/63، حدیث:32665)

چوتھا واقعہ: محدثین و مفسرین و شارحین کی درجنوں سے زیادہ تعداد نے یہ واقعہ نقل فرمایا ہے کہ حضور سید المرسلین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وفات شریف کے بعد ایک اَعرابی روضہ اقدس پر حاضر ہوا اور روضہ انور کی خاک پاک اپنے سر پر ڈالی اور عرض کرنے لگا: یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) جو آپ نے فرمایا، ہم نے سنا اور جو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نازل ہوا، اس میں یہ آیت بھی ہے "وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا" (اس آیت کے سہارے میں عرض کرتا ہوں کہ) میں نے بے شک اپنی جان پر ظلم کیا اور میں آپ کی بارگاہ میں اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی بخشش چاہنے حاضر ہوا ہوں تو میرے رب سے میرے گناہ کی بخشش کرائیے۔ اس پر قبر شریف سے ندا آئی کہ تجھے بخشش دیا گیا۔ (تفسیر نسفی، پ5، النسآء، تحت الآیۃ:64، ص236)

الغرض یہ آیتِ مبارکہ سرورِ کائنات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عظیم شان بیان کرتی ہے۔ اسی آیت پر اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے لکھا ہے:

مجرم بلائے آئے ہیں جَآءُوْكَ ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے
وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا

نیکیوں میں دیر مت کیجئے

مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مَدَنی*

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بَادِرُوا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، اَوْ يُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا یعنی اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح کے فتنے ہونے سے پہلے (نیک) اعمال میں جلدی کرو۔ ایک شخص صبح مومن ہوگا اور شام کو کافر، یا شام کو مومن ہوگا اور صبح کافر اور وہ معمولی دنیا کے بدلے میں اپنا دین بیچ ڈالے گا۔[1]

اللہ کریم کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بلاشبہ اپنی امت سے بہت محبت فرماتے ہیں جس کا اظہار احادیثِ نبویہ میں واضح طور پر نظر آتا ہے۔ یہ حدیث بھی انہی میں سے ایک ہے۔

مذکورہ حدیث کی شرح میں شارحینِ حدیث نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے، اُس کا خلاصہ یہ ہے:

نیک اعمال میں جلدی کرنے کے معنی اور فوائد

کسی چیز کے ختم ہونے سے پہلے اُسے حاصل کرنے یا کسی چیز کے نقصان پہنچانے سے پہلے ہی اُسے دور کرنے کی جلدی ”مبادرت“ کہلاتی ہے۔[2]

قراٰنِ کریم میں نیکیوں میں جلدی کرنے کو انبیاءِ کرام علیہمُ السّلام کا وصف اور اُن کی قبولیتِ دعا کی حکمتوں میں سے ایک حکمت قرار دیا گیا ہے۔[3]

فتنے رات کے مسلسل اندھیروں کی طرح پریشان اور بے چین کر دیتے ہیں لہٰذا اِس حدیثِ مبارکہ میں اِن فتنوں کے آنے سے پہلے امن، نجات اور طاقت کے زمانے میں نیکیاں کرنے میں جلدی کر لینے کا حکم فرمایا گیا ہے۔[4]

حدیثِ پاک میں جلدی کرنے والے مؤمن کے نیک رہنے کی خبر دی گئی ہے۔[5] یعنی بندۂ مومن کو نیک اعمال میں جلدی کرنے کی توفیق ملتی رہتی ہے۔ خیال رہے کہ توفیقِ خیر ملنا ربِّ تعالیٰ کی خاص مہربانی ہے۔[6]

حدیثِ پاک میں ہے: جو شخص جنت کا شوق رکھتا ہے وہ نیکیوں میں جلدی کرتا ہے۔[7]

فتنوں کو اندھیری رات سے تشبیہ دینے کی حکمت

شارحینِ حدیث نے فتنوں کو اندھیری رات جیسا قرار دینے کی یہ حکمتیں بیان کی ہیں:

1. جیسے اندھیری رات انسان کو بے چین اور پریشان کر دیتی ہے، فتنے بھی اندھیری رات کی طرح مضطرب و پریشان کر دیں گے۔[8]

2. وہ فتنے اندھیری رات جیسے خوف ناک ہوں گے جن کے آنے کی وجہ اور چھٹکارا پانے کا طریقہ لوگوں کو معلوم نہیں ہوگا۔ فتنے کئی طرح کے ہیں مثلاً قتل و غارت، شریعت کی طرف سے منع کئے گئے کاموں کی کثرت، دین و دنیا کے

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

کاموں میں مسلمانوں کا آپس میں اختلاف وغیرہ، ان فتنوں کے ہوتے ہوئے اچھے کام کرنا مشکل ہو جائے گا۔[9]

دو فتنوں کا ذکر رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فتنوں میں سے دو کا ذکر فرمایا ہے:

1 ایک ہی دن میں انسان میں اتنی بڑی تبدیلی آجائے گی کہ صبح کو مسلمان ہوگا اور شام کو کافر یا شام کو مؤمن ہوگا اور صبح کو کافر۔ ظاہر یہ ہے کہ صبح شام سے مراد قریبی اوقات ہیں،[10] بعض لوگ ایسے ڈگمگا جائیں گے کہ ابھی مؤمن ابھی کافر۔[11]

2 دین کو دنیا کے بدلے بیچنا بھی ایک فتنہ ہے اور اِس کی چند صورتیں یہ ہیں: (۱) مسلمانوں کے دو گروہوں میں صرف غُصّہ اور عَصَبِیَّت کی وجہ سے قتل و غارت گری ہوگی اور وہ ایک دوسرے کا مال اور خون حلال سمجھیں گے۔ (۲) ظالم حکمرانوں کی حکومت ہوگی، وہ مسلمانوں کا خون بہائیں گے، اُن کے اَموال ناحق لوٹ لیں گے، بدکاری اور شراب نوشی کریں گے۔ بعض لوگ انہیں حق پر سمجھیں گے بلکہ علمائے سُوء اُن کے حرام کاموں کو جائز قرار دیں گے۔ (۳) معاملات یعنی خرید و فروخت، نکاح وغیرہ میں جو خلافِ شرع طریقے رائج ہیں لوگ انہیں حلال سمجھیں گے۔[12]

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے نیک بندوں کی زندگی علم و عمل اور اخلاص سے بھرپور ہوا کرتی ہے، وہ نیکی کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے، نیکیوں میں جلدی کرکے اللہ پاک کو راضی کرنا اِن حضرات کی اولین ترجیحات میں شامل ہوتا ہے۔ اِن حضرات کی یہ خوبی بھی قابلِ تقلید ہے کہ یہ زندگی کے عام سے واقعات سے بہت اہم سبق نکال لیا کرتے تھے چنانچہ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک غلام خریدا اور اُس سے پوچھا: کیا کھاؤ گے؟ کہنے لگا: آپ جو کھلا دیں گے۔ پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ کہنے لگا: آپ جو نام دے دیں۔ پوچھا: کیا پہنو گے؟ کہنے لگا: مجھے آپ جو پہنا دیں۔ پوچھا: کیا کام کرلو گے؟ کہنے لگا: آپ جو کام دیں گے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہاری کوئی چاہت نہیں ہے؟ کہنے لگا: غلام کی اپنے آقا کے ہوتے ہوئے کوئی چاہت نہیں ہوتی۔ پھر حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے آپ سے فرمایا: اے مسکین! جس کیفیت میں یہ غلام ہے کیا اُس جیسی تیری عمر کی ایک گھڑی بھی اللہ کے لئے گزری ہے؟[13]

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں کاش! ہم بھی اپنے خالق و مالک کی بات ماننے والے بندے بن کر نیکیاں کرنے لگ جائیں کیوں کہ فتنوں سے محفوظ رہنے کا راستہ اللہ پاک کی فرماں برداری میں ہے۔ وقت کی قدر کیجئے اور اِسے بےفکری اور بے پروائی میں گزارنے سے بچایئے تاکہ آپ شرمندگی و رسوائی سے محفوظ رہ سکیں۔ ذرا غور کیجئے کہ ہم اگر نیکیاں کل پر ٹالتے رہیں، آج کو فضول اور گناہوں بھرے کاموں میں گزارنے پر ڈٹے رہیں اور ہمت، صلاحیت اور وقت تینوں چیزیں گنوا بیٹھیں، تو یاد رکھئے کہ پھر آپ کے کہنے اور روکنے سے وقت کی گاڑی نہیں رُکے گی لہٰذا وقت کی قدر کیجئے۔ نماز کل سے نہیں آج ہی شروع کردیجئے، روزہ، زکوٰۃ اور حج ذمے پر باقی ہوں تو اِن کو بھی ادا کرلیجئے، کسی سے کوئی مالی معاملہ ہو تو اِس میں بھی بلاوجہ ٹال مٹول سے کام نہ لیجئے، کسی کی حق تلفی کی ہو تو شرعاً ازالے کی جو صورت بنتی ہو تو اُس کے تقاضے کو پورا کیجئے۔ مختصر یہ ہے کہ علمِ دین حاصل کیجئے، اُس پر اخلاص کے ساتھ عمل کیجئے۔

کر جوانی میں عبادت کاہلی اچھی نہیں
جب بڑھاپا آگیا کچھ بات بن پڑتی نہیں
ہے بڑھاپا بھی غنیمت جب جوانی ہوچکی
یہ بڑھاپا بھی نہ ہوگا موت جس دم آگئی

---

(1) مسلم، ص69، حدیث:313 (2) شرح طیبی، 10/54 (3) تفسیر نسفی، پ17، الانبیآء، تحت الآیۃ:90، ص725 (4) فی ظلال الحدیث النبوی، ص103 (5) ابوداؤد، 4/139، حدیث:4270 (6) مراٰۃ المناجیح، 5/225 (7) شعب الایمان، 7/370، حدیث:10618 (8) فی ظلال الحدیث النبوی، ص103 (9) مرقاۃ المفاتیح، 9/260، تحت الحدیث: 5383 ماخوذاً (10) مراٰۃ المناجیح، 7/212 (11) مرقاۃ المفاتیح، 9/260، تحت الحدیث: 5383 ماخوذاً (12) شرح طیبی، 10/54، تحت الحدیث: 5383 (13) تہذیب الاسرار للخرکوشی، ص193۔

مدنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 9 سوالات وجوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 سیّدُ الشہداء کے مزار کی برکات

سُوال: سُنا ہے کہ اگر کوئی شہدائے اُحُد کے مزارات پر حاضر ہو کر یہ نیت کرے کہ اگر بیٹا ہوا تو اس کا نام حمزہ رکھوں گا تو اللہ پاک اسے بیٹا عطا فرمائے گا، کیا یہ بات دُرُست ہے؟

جواب: مجھے اس بارے میں پوری طرح یاد نہیں، البتہ نیک بندوں کے قُرب میں دعا قبول ہوتی ہے۔ (فضائلِ دعا، ص140) سیّدُ الشہداء حضرت سیّدُنا حمزہ رضی اللہُ عنہ شہیدوں کے سردار اور اولیائے کرام کے تاج دار ہیں، نیز ان کا مزار اور دیگر شہدائے اُحُد رضی اللہُ عنہم کے مزارات قریب قریب ہیں، لہٰذا اللہ پاک کی رحمت سے ان کے مزارِ پُرانوار پر نہ صرف بیٹے بلکہ مغفرت کی دعا بھی قبول ہوگی، جہنم سے آزادی بھی ملے گی، بلکہ جو مانگیں گے اِنْ شَآءَ اللہُ الکریم ملے گا۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 24رمضان شریف1441ھ)

2 اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کو "حامیِ سُنَّت" کہنے کی وجہ

سُوال: اعلیٰ حضرت امام اَحمد رَضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کو "حامیِ سُنَّت" کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: حامیِ سُنَّت کا مطلب ہے: سُنَّت کی حمایت کرنے والا، سُنَّت کو پَروان چڑھانے والا اور سُنَّت کو بیان کرنے والا۔ چونکہ اعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رَضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے سُنَّت کی حمایت بھی کی ہے اس وجہ سے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو "حامیِ سُنَّت" کہا جاتا ہے۔ (مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ عشا، 8شوّال شریف1441ھ)

3 پاؤں پھٹے ہوئے ہوں تو وضو کیسے کریں؟

سُوال: میرے پاؤں پھٹے ہوئے ہیں نیز پاؤں دھونے کی وجہ سے بہت درد ہوتا ہے، میں وضو کیسے کروں؟

جواب: جتنا حصّہ دُھل سکتا ہے اس کو دھونا فرض ہے باقی جتنے حصّے پر تکلیف، جلن یا درد کی وجہ سے پانی نہیں لگا سکتے اُتنے حصّے پر پانی والا ہاتھ اس طرح پھیرنا ہوگا کہ اُس ساری جگہ پر پانی کی تری پہنچ جائے۔ (بہارِ شریعت، 1/318)

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 20رمضان شریف1441ھ)

4 یہ کہنا کیسا کہ ہم نے آج تک یہ مسئلہ نہیں سُنا

سُوال: بعض لوگ کوئی ایسا مسئلہ سُن کر جو اُن کے لئے نیا ہو کہتے ہیں کہ "ہم نے تو آج تک یہ مسئلہ نہیں سُنا، یا ہمیں تو آج تک کسی نے ایسا نہیں بتایا" ایسے لوگوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اب ایسے لوگوں کو گھر پر آکر تو کوئی نہیں بتائے گا کہ ایسا مسئلہ ہے۔ اگر کوئی ایسا شکوہ کرتا ہے تو وہ یہ سوچے کہ اُس نے سیکھنے کی کتنی کوشش کی؟ حالانکہ کتابوں میں بہت کچھ لکھا ہوا ہے، لیکن کتابوں کا مُطالعہ کریں گے تب جاکر علم حاصل ہوگا، یُوں ہی عُلَمائے اَہلِ سُنّت اور دعوتِ اِسلامی کے عاشقانِ رسول کی صحبت میں رہ کر یہ سب سیکھنے کو مِلے گا۔ اب

اگر کوئی دِن رات T.V پر گُناہوں بھرے پروگرام دیکھتا رہے، بُرے دوستوں کی صحبت میں رہے، نہ نَماز پڑھے نہ روزہ رکھّے تو ایسے شخص کو مسائل کا پتا کیسے لگے گا! دین سیکھنے کیلئے دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہئے، اِسلامی کتابوں بالخصوص "بہارِ شریعت" کا مُطالعہ کیجئے، اچّھی صحبت میں رہئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الکریم بہت ساری معلومات حاصل ہو جائیں گی۔

(مدنی مذاکرہ، 8 ربیع الاوّل 1441ھ)

5 کیا ہر اذان کا جواب دینا ضروری ہے؟

سُوال: اگر ایک اذان سُن کر اس کا جواب دے دیا تو کیا دیگر اذانوں کا جواب دینا بھی ضروری ہے؟

جواب: پہلی اذان کا جواب دینا کافی ہے، (فتاویٰ شامی، 2/82) چاہے تو دوسری اذانوں کا جواب بھی دے سکتا ہے۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 20 رمضان شریف 1441ھ)

6 خُدا کی بستی

سُوال: کسی بستی کو "خدا کی بستی" کہنا کیسا ہے؟

جواب: کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ ہر چیز اللہ پاک کی ہے۔ چنانچہ قراٰنِ پاک میں ہے: ﴿لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِؕ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ (پ3، البقرۃ: 284) مسجد کو بھی **"بیتُ اللہ یعنی اللہ کا گھر"** کہتے ہیں، اسی طرح بستی بھی حقیقت میں اللہ پاک ہی کی ہے، بلکہ ساری بستیاں اللہ پاک کی ہیں اگر **"خدا کی بستی"** نام رکھ دیا تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 20 رمضان شریف 1441ھ)

7 تسبیح مکمل ہونے سے پہلے امام صاحب دعا کروادیں تو کیا کریں؟

سُوال: نماز کے بعد ہماری تسبیح مکمل نہ ہو اور امام صاحب دعا شروع کروادیں تو ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

جواب: بعض لوگ دعا میں شامل ہونے کے لئے جلدی جلدی تسبیحات پڑھتے ہیں اس طرح غلط سَلَط پڑھ جانے کا بہت زیادہ اندیشہ ہوتا ہے۔ یاد رکھئے! تسبیحات ہوں یا قراٰنِ پاک، ایک ایک حرف کو دُرست مخارج سے ادا کرنا ضروری ہے، حروف کی غلط مخارج کے ساتھ ادائیگی سے بہتر ہے کہ نہ پڑھیں! تسبیحِ فاطمہ دُعا سے پہلے پڑھنا ضروری نہیں ہے، لہٰذا دونوں کام یعنی دعا و تسبیح اکٹھے نہ کریں کہ اس طرح نہ دعا اطمینان سے ہو پائے گی نہ تسبیحات سُکون سے پڑھ سکیں گے، بلکہ پہلے امام صاحب کے ساتھ اطمینان سے دعا میں شریک ہو جائیں، پھر تسبیح پڑھیں۔ (مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ عصر، 20 رمضان شریف 1441ھ)

8 وُضو کا ایک مسئلہ

سُوال: کیا بدن پر ناپاکی لگنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: جی نہیں! بدن پر نجاست لگنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 20 رمضان شریف 1441ھ)

9 اپنی تعریف ہونے پر کیا پڑھنا چاہئے؟

سُوال: کوئی تعریف کرے تو کیا پڑھنا چاہئے؟

جواب: اپنی تعریف پر خوش نہیں ہونا چاہئے، میں نے دنیا دیکھی ہے یہ تعریف بھی کرتی ہے، یہی بُرائی اور غیبت بھی کرتی ہے۔ 99 بار کسی کی پیٹھ تھپکیں تو وہ جھومتا رہے گا اور ایک بار تھوڑا زور سے ہاتھ رکھ دیا تو ہو سکتا ہے ناراض ہو جائے بلکہ مخالف بھی ہو سکتا ہے، جب اپنی تعریف کی جائے تو "اَسْتَغْفِرُ اللہ" پڑھنا مناسب ہے، تعریف کرنے والا ایک طرح سے گویا ہم پر زہریلے تیر برسا رہا ہوتا ہے، ہمارے نصیب کہ ہم ان تیروں سے بچ کر نکلتے ہیں یا سینہ تان کر اپنے دل پر لگنے دیتے ہیں۔ ظاہر ہے اپنی تعریف عموماً ہر کسی کو اچھی لگتی ہے اور جب تعریف ہو تو مزہ بھی بہت آتا ہے، کیونکہ نفس بڑا مکّار ہے، اپنی مذمت کو بالکل پسند نہیں کرتا اور تعریف کو بہت پسند کرتا ہے، لہٰذا جب تعریف ہو تو استغفار کر کے اپنے آپ کو حُبِّ جاہ وغیرہ سے بچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 25 رمضان شریف 1441ھ)

آفس دار الافتاء اہلِ سنّت ملتان، پاکستان

دارُالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

01 اگلی رکعت میں چند آیات آگے سے تلاوت کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص نے فجر کی پہلی رکعت میں، دوسرے پارے کی ابتداء "سَیَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ" سے قراءت شروع کی اور چھ آیتیں پڑھ کر رکعت مکمل کرلی، پھر ان چھ آیتوں کے بعد متصلاً پانچ آیتیں بلاضرورت چھوڑ کر، دوسری رکعت میں "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ" سے قراءت شروع کی، اور پانچ آیتیں پڑھ کر نماز مکمل کرلی۔ کیا اس طرح قراءت کرنے سے اس شخص کی نماز میں کسی قسم کی کراہت تو نہیں آئی؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

فرض نماز کی دو رکعتوں میں اس طرح قراءت کرنا کہ ایک رکعت میں چند آیات کی تلاوت کی اور پھر دوسری میں اس سے متصل ایک آیت چھوڑ کر آگے سے تلاوت کی، مکروہِ تنزیہی ہے یعنی گناہ تو نہیں مگر اس سے بچنا بہتر ہے اور اگر درمیان میں دو یا اس سے زائد آیات کا فاصلہ ہو تو مکروہِ تنزیہی بھی نہیں البتہ افضل یہی ہے کہ دو یا زائد آیات کا فاصلہ بھی نہ ہو۔ نیز یاد رہے کہ یہ حکم دو رکعتوں میں ہے، فرض نماز کی ایک رکعت میں بلاضرورت متفرق مقامات سے تلاوت کرنا، مطلقاً مکروہِ تنزیہی ہے اگرچہ درمیان میں دو یا زائد آیات کا فاصلہ ہو۔

اس تفصیل کے مطابق صورتِ مسئولہ میں جب پہلی رکعت میں دوسرے پارے کی ابتداء یعنی "سَیَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ" سے قراءت شروع کی گئی، تو افضل یہ تھا کہ دوسری رکعت میں اسی جگہ سے قراءت شروع کی جاتی، جہاں سے پہلی رکعت میں قراءت چھوڑی تھی، لیکن جب بلاضرورت درمیان سے پانچ آیتیں چھوڑ کر دوسری رکعت میں قراءت کی گئی تو یہ عمل اگرچہ خلافِ اولیٰ ہوا، لیکن نماز بغیر کراہت کے ادا ہوگئی۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

مجیب	مصدق
محمد سرفراز اختر عطّاری	مفتی فضیل رضا عطّاری

02 دورانِ نماز صرف دل میں تلاوت کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص نماز میں زبان سے قراءت نہ کرے، صرف دل میں اس قراءت کا تصور کرے، تو اس طرح قراءت کرنے سے نماز ہو جائے گی؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

قراءت کا زبان کے ساتھ اتنی آواز سے پڑھنا ضروری ہے کہ شور و غل یا اونچا سننے کا مرض نہ ہو تو وہ اپنی آواز اپنے کانوں سے سن سکے، اپنے کانوں سے آواز سنے بغیر صرف حروف کی صحیح ادائیگی بھی معتمد قول پر کافی نہیں کہ آواز سنے بغیر فقط تصحیح حروف سے اصح قول کے مطابق قراءت ادا نہیں ہوتی۔ جبکہ دل میں قراءت کا تصور کرنا تو بالاتفاق قراءت (پڑھنا) نہیں ہے، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں اس طرح دل میں پڑھنے سے قراءت کا فرض ادا نہیں ہو گا، نماز بھی نہیں ہو گی، ایسی نماز کو دوبارہ پڑھنا فرض ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطّاری

03 تہجد کے وقت وتر پڑھنے کی صورت میں ترتیب؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ وتر کی نماز تہجد کے وقت پڑھنی ہو تو ایسی صورت میں پہلے کونسی نماز پڑھی جائے؟ راہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جس شخص کو جاگنے پر اعتماد ہو، اس کے لئے آخر رات تک وتر میں تاخیر کرنا مستحب ہے، اس صورت میں مستحب و افضل یہ ہے کہ پہلے تہجد پڑھے بعد میں وتر ادا کرے، حدیثِ پاک میں اسی کی ترغیب ہے، البتہ اگر کسی نے پہلے وتر پڑھ کر پھر تہجد پڑھی، تو بھی کوئی حرج نہیں، مگر یہ خلافِ افضل ہے۔

یاد رہے جاگنے پر اعتماد نہ ہونے کی وجہ سے جس نے سونے سے پہلے وتر پڑھ لئے، پھر آنکھ کھلنے پر تہجد پڑھی، تو اس کو اگرچہ اس حدیث پاک "اپنی رات کی آخری نماز وتر بناؤ" پر عمل نہ ہونے کی وجہ سے افضلیت نہیں ملے گی، کیونکہ اس نے وتر سب سے آخر میں نہیں پڑھے، لیکن اس کو جلدی وتر پڑھنے کی افضلیت مل جائے گی، کیونکہ ایک دوسری حدیث پاک میں ہے کہ "جسے آخر رات وتر نہ پڑھنے کا خوف ہو، وہ اول رات میں وتر پڑھ لے" اس حدیثِ پاک کی وجہ سے فقہاء کرام فرماتے ہیں جس کو جاگنے پر اعتماد نہ ہو، تو قضا ہونے کے خوف سے اس کے لئے سونے سے قبل وتر پڑھنا افضل ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجیب	مصدق
محمد سر فراز اختر عطّاری	مفتی فضیل رضا عطّاری

04 سجدۂ تلاوت کا مستحب طریقہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ سجدۂ تلاوت کھڑے ہو کر کرنا چاہیے یا پھر بیٹھ کر؟ راہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سجدۂ تلاوت کے لئے کھڑے ہو کر سجدے میں جانا اور سجدے سے سر اٹھانے کے بعد دوبارہ کھڑا ہونا مستحب ہے، لہٰذا اسی طرح سجدۂ تلاوت کرنا چاہیے، البتہ اگر کسی نے بیٹھ کر کیا تو بھی ادا ہو جائے گا، مگر خلافِ اولیٰ ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجیب	مصدق
محمد سر فراز اختر عطّاری	مفتی فضیل رضا عطّاری

اپنی مصروفیات کا جائزہ لیجئے!

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

آفس میں کئی کمپیوٹر ایسے ہوتے ہیں کہ جن کے ڈیسک ٹاپ پر بیسیوں فولڈرز اور فائلز ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک آدھ کے علاوہ سبھی استعمال ہو چکی ہوتی ہیں، انہیں ڈیلیٹ کرنا ہوتا ہے اور کئی اہم بھی ہوتی ہیں جنہیں اہمیت دینے اور محفوظ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسے کمپیوٹر کے استعمال کرنے والے خود کو بہت مصروف خیال کرتے ہیں اور یہ فائلیں مہینوں تک یونہی ڈیسک ٹاپ گھیرے رکھتی ہیں اور کئی مرتبہ ضروری اور کام کی فائلوں کو بھی لے ڈوبتی ہیں۔ ایسا ہی کچھ ہماری زندگیوں کا حال ہے۔ ہم نے طرح طرح کی فضول مصروفیات پال رکھی ہوتی ہیں جن کا ہمیں کچھ فائدہ نہیں ہوتا بلکہ الٹا نقصان ہو رہا ہوتا ہے۔ اپنی زندگی سے فضول چیزوں کو نکالنے کے لئے کبھی اکیلے بیٹھیں، کاغذ پر قلم کی مدد سے اپنے دن اور رات کے معمولات اور اپنی تمام عادتوں کو لکھیں اور پھر غور کریں کہ

- کون سا کام ضروری اور کون سا غیر ضروری ہے؟
- کون سا کم اہم اور کون سا زیادہ اہم اور کون سا کام غیر اہم ہے؟
- کس کام کو کئے بغیر بھی زندگی کی گاڑی چل سکتی ہے؟
- کس کام کو کتنا وقت دینا چاہئے اور آپ کتنا وقت دے رہے ہیں؟
- آپ کی کون سی عادت آپ کے ساتھ ساتھ دوسروں کے لئے بھی فائدے مند جبکہ کون سی عادت آپ کے ساتھ ساتھ دوسروں کے لئے بھی نقصان دہ ہے؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! جب میں نے اپنے بارے میں اس طرح غور و فکر کیا تو مجھے بہت فائدہ ہوا۔

یہ طریقہ جو میں نے آپ سے شیئر کیا ہے اگرچہ یہ آج کل کے موٹیویشنل لٹریچر میں ہمیں ملتا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

طریقہ ہمارے دینِ اسلام نے بہت پہلے بتایاہوا ہے، چنانچہ قراٰن پاک دنیااور آخرت میں کامیابی پانے والے مؤمنوں کے اوصاف میں سے ایک وصف یہ بھی بیان کرتا ہے: ﴿وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَۙ(۳)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے۔[1]

صراط الجنان میں ہے: (آیتِ کریمہ میں) ”لَغْو“ سے مراد ہر وہ قول و فعل اور ناپسندیدہ یا مُباح یعنی جائز کام ہے جس کا مسلمان کو دینی یادُنْیَوی کوئی فائدہ نہ ہو (لہٰذا کامل مؤمنین ایسی چیزوں سے خود کو بچاتے ہیں) جیسے مذاق مَسخری، بیہودہ گفتگو، کھیل کود، فضول کام، نفسانی خواہشوں کی پیروی اور وہ تمام کام جن سے اللہ پاک نے منع فرمایاہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ حقیقی کامیاب مسلمان اپنی آخرت کی بہتری کے لئے نیک اعمال کرنے میں ہی مصروف رہتا ہے یا وہ اپنی زندگی بسر کرنے کے لئے بقدرِ ضرورت حلال مال کمانے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔[2]

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ یعنی آدمی کے اسلام کی خوبیوں میں سے یہ خوبی ہے کہ وہ ہر بے مقصد اور فضول کام چھوڑ دے۔[3] حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: یعنی کامل مسلمان وہ ہے جو ایسے کلام ایسے کام ایسی حَرَکات وسَکنات سے بچے جو اُس کے لیے دین یا دنیا میں مفید نہ ہوں، وہ کام یا کلام کرے جو اُسے یا دنیا میں مفید ہو یا آخرت میں۔ سُبْحٰنَ اللہ! ان دو کلموں میں دونوں جہان کی بھلائی وابَستہ ہے۔[4]

ہمیں کل نہیں آج ہی اپنی فضول اور بری عادتوں کے متعلق غور و فکر کرنا ہو گا کیونکہ جو کام ہم کرتے رہتے ہیں وہ عادت بن جاتا ہے اور عادتوں کا پرابلم یہ ہے کہ یہ جتنی پرانی ہوتی جاتی ہیں اتنی ہی پختہ ہوتی جاتی ہیں، اسے اس مثال سے سمجھیں کہ ایک نوجوان نے ایک درخت اُکھاڑنا چاہا، اس نے کچھ ہاتھ پاؤں مارے اور پھر بغیر اُکھیڑے ہی جانے لگا تو کسی بڑے میاں نے کہا: کیا ہوا؟ کہا: بڑا زور لگایا مگر نہیں اکھیڑ سکا، اگلے سال ہی اسے اکھیڑوں گا، بڑے میاں نے کہا: ”اگلے سال تُو آج سے زیادہ کمزور اور یہ درخت آج سے زیادہ طاقتور ہوچکا ہوگا، اس کی جڑیں مزید مضبوط ہوچکی ہوں گی اور تیرے اعضا زیادہ کمزور ہوچکے ہوں گے۔

میری تمام عاشقانِ رسول سے فریاد ہے! اپنی ساری مصروفیات کا جائزہ لیجئے، جو کچھ میں نے عرض کیا ہے ثواب کی نیت سے اس پر عمل کیجئے، اسی طرح رسالہ ”نیک اعمال“ کے ذریعے بھی روزانہ اپنا جائزہ لیجئے، ان شاءَ اللہ فضولیات سے بچ کر متقی اور پرہیز گار بن کر زندگی گزارنا نصیب ہو گا۔ اور اللہ پاک نے چاہا تو اس کی رحمت سے دنیا اور آخرت میں ایک اونچا مقام و مرتبہ نصیب ہو گا۔ اللہ پاک ہمیں اپنی اصلاح کی طرف بھرپور توجہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) پ18، المؤمنون:3 (2) صراط الجنان، 6/ 499 ملخصاً (3) ترمذی، 4/ 142، حدیث: 2324 (4) مراٰۃ المناجیح، 6/ 465۔

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کے بارے میں جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ ”تذکرہ صدر الشریعہ“ آج ہی مکتبۃ المدینہ سے حاصل کیجئے یا اس Q-R کوڈ کو اسکین کرکے فری ڈاؤن لوڈ کیجئے اور پڑھئے۔

سب سے پہلے جنّت میں کون جائے گا؟

مولانا ابو الحسن عطّاری مَدَنی*

جمع ہونے اور حساب کتاب ہونے کے بعد اگلا مرحلہ اہلِ ایمان کے دخولِ جنّت کا ہو گا۔ رسولِ اوّل و آخر جنابِ محمد مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اس مقام پر بھی شان و عظمت نرالی ہے۔ اوپر مذکور چاروں فرامین رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سب سے پہلے جنّت میں داخل ہونے کو بیان کر رہے ہیں۔

آیئے ان فرامین کا لطف پائیں اور جانیں کہ ◎ فخر نہیں! سے کیا مراد ہے؟ ◎ سب سے پہلے داخلِ جنّت کون ہو گا؟ ◎ بابِ جنّت پر رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اکرام ◎ جنّت کی زنجیر کی آواز کیسی ہو گی؟ ◎ بابِ جنّت پر تشریف آوری کی دعوت ◎ مسلمانوں کی طرف سے بابِ جنّت کھلوانے کی درخواست اور حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کرم نوازی ◎ اور مختلف لوگوں کے سب سے پہلے داخلِ جنّت ہونے والی روایات کی تطبیق۔
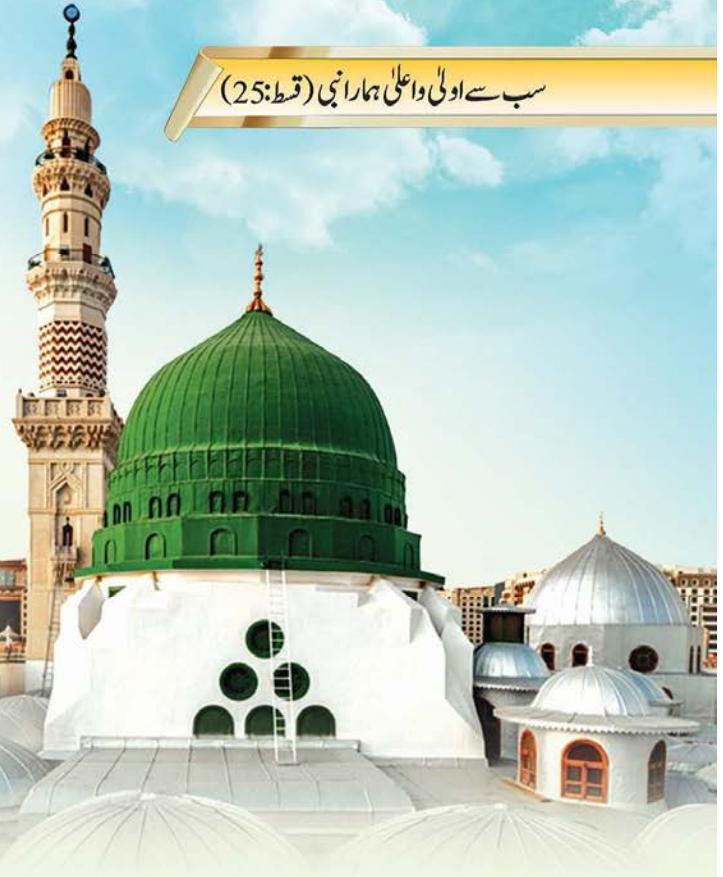
فخر نہیں! سے کیا مراد ہے؟

حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کئی فرامین ایسے ہیں جن میں آپ کے عظیم اعزازات کا ذکر ہے، آپ ان فرامین کے آخر میں ”وَلَا فَخْرَ“ فرماتے ہیں۔ عظیم محدث امام بیہقی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ”وَلَا فَخْرَ یعنی فخر نہیں“ سے مراد یہ ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے ان اعزازات کا ذکر غرور و تکبر اور مقابلے کے طور پر نہیں فرما رہے حالانکہ یہ اعزازات آپ کی ذات کے لئے عظیم فخر ہیں اور ان اعزازات کے باعثِ فخر نہ ہونے پر کوئی دلیل بھی وارد نہیں۔[5]

سب سے پہلے داخلِ جنّت کون ہو گا؟

حُضور سید المرسلین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ جنت دوسرے انبیا پر حرام ہے جب تک میں اس میں داخل نہ ہوں اور دوسری امتوں پر حرام ہے جب تک میری امت نہ داخل ہو۔[6]

(46) اَنَا اَوَّلُ مَنْ یَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّۃِ یعنی میں ہی سب سے پہلے جنّت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔[1]

(47) اَنَا اَوَّلُ مَنْ یُحَرِّكُ بِحَلَقِ الْجَنَّۃِ وَلَا فَخْرَ فَیَفْتَحُ اللّٰہُ فَیُدْخِلُنِیْہَا یعنی سب سے پہلے میں ہی جنت کی کنڈی کو ہلاؤں گا اور کوئی فخر نہیں، پس اللہ کریم اسے کھول دے گا تو مجھے جنّت میں داخل فرمائے گا۔[2]

(48) اَنَا اَوَّلُ مَنْ یُفْتَحُ لَہٗ بَابُ الْجَنَّۃِ یعنی سب سے پہلے میرے لئے ہی جنّت کا دروازہ کھولا جائے گا۔[3]

(49) اَنَا اَوَّلُ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، وَلَا فَخْرَ یعنی سب سے پہلے میں ہی قیامت کے دن جنّت میں داخل ہوں گا اور کوئی فخر نہیں۔[4]

مارچ 2023ء کے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وہ فرامین شامل تھے جن میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بروزِ قیامت اپنی امّت کے لئے آگے جانے اور اپنی امّت پر گواہ اور حاضر و ناظر ہونے کا بیان تھا۔ میدانِ حشر میں امّتوں کے

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

بابِ جنّت پر سوال اور اکرام

حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب جنّت کے دروازے پر تشریف لائیں گے اور اسے کھولنے کا فرمائیں گے تو خازنِ جنّت عرض کریں گے: آپ کون ہیں؟ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرمائیں گے: میں محمد ہوں، تو خازنِ جنّت عرض کریں گے: مجھے آپ ہی کے لئے حکم تھا کہ حضور سے پہلے کسی کے لئے نہ کھولوں۔ [7] جبکہ ایک روایت میں ہے کہ خازنِ جنّت عرض کریں گے: میں حضور ہی کے لئے دروازۂ جنّت کھولنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں، نہ تو آپ سے پہلے کسی کے لئے قیام کیا اور نہ ہی آپ کے بعد کسی کے لئے کھڑا ہوں گا۔ [8]

جنّت کی زنجیر کی آواز کیسی ہوگی؟

امام سیوطی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن النجار کے حوالے سے روایت نقل فرمائی ہے کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَنَا اَوَّلُ مَنْ یَدُقُّ بابَ الجَنّۃِ فَلَمْ تَسْمَعِ الآذانُ احْسَنَ مِنْ طَنِینِ الحَلَقِ علی تلک المصاریع یعنی میں سب سے پہلے جنت کے دروازے پر دستک دوں گا، زنجیروں کی جھنکار جو ان کواڑوں پر ہوگی اس سے بہتر آواز کسی کان نے نہ سنی۔ [9]

بابِ جنّت پر تشریف آوری کی دعوت

حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جنّت کے دروازے پر تشریف آوری کی بھی باقاعدہ دعوت دی جائے گی جیسا کہ صحیح ابنِ حبان کی روایت میں ہے: قیامت میں ہر نبی کے لئے نور کا ایک منبر ہوگا اور میں سب سے زیادہ بلند اور نورانی منبر پر ہوں گا، منادی آکر ندا کرے گا: نبی اُمّی کہاں ہیں؟ انبیا فرمائیں گے ہم سب نبی اُمّی ہیں، کسے یاد فرمایا گیا ہے؟ منادی واپس جائے گا، دوبارہ آکر یوں ندا کرے گا: کہاں ہیں نبی امی عربی؟ اب حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے منبر اطہر سے اتر کر جنت کو تشریف لے جائیں گے، دروازہ کھلوا کر اندر جائیں گے تو ربّ العزّت آپ کے لئے تجلّی فرمائے گا اور ان سے پہلے کسی پر تجلّی نہ کرے گا۔ حضور اپنے رب کے لئے سجدہ میں گریں گے اور ربّ کریم کی ایسی حمد بیان کریں گے کہ نہ تو آپ سے پہلے کسی نے کی ہوگی اور نہ ہی آپ کے بعد کوئی ایسی حمد بیان کرسکے گا۔ [10]

مسلمانوں کی طرف سے بابِ جنّت کھلوانے کی درخواست

امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ روایات مسلم میں حضرت حذیفہ و حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما اور تصانیف طبرانی وابن ابی حاتم و ابن مردویہ میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور سید المرسلین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم فرماتے ہیں: جب مسلمانوں کا حساب کتاب اور ان کا فیصلہ ہوچکے گا، جنت ان سے نزدیک کی جائیگی۔ مسلمان آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہوں گے کہ ہمارا حساب ہوچکا آپ حق سبحانہ سے عرض کرکے ہمارے لئے جنت کا دروازہ کھلوادیجئے۔ آدم علیہ السلام عذر کرینگے اور فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں تم نوح کے پاس جاؤ۔ وہ بھی انکار کرکے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے پاس بھیجیں گے۔ وہ فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں تم موسیٰ کلیمُ اللہ کے پاس جاؤ۔ وہ فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں مگر تم عیسیٰ روحُ اللہ و کلمۃُ اللہ کے پاس جاؤ وہ فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں مگر تمہیں عرب والے نبی امّی کی طرف راہ بتاتا ہوں۔ لوگ میری خدمت میں حاضر آئیں گے، اللہ تعالیٰ مجھے اذن دے گا، میرے کھڑے ہوتے ہی وہ خوشبو مہکے گی جو آج تک کسی دماغ نے نہ سونگھی ہوگی، یہاں تک کہ میں اپنے رب کے پاس حاضر ہوں گا، وہ میری شفاعت قبول فرمائے گا اور میرے سر کے بالوں سے پاؤں کے ناخن تک نور کردے گا۔ [11]

داخلِ خلد کیے جائیں گے اہلِ عصیاں
جوش پر آئے گی جب شانِ رسولِ عربی
فاتحِ بابِ شفاعت کے سبب حکم ملا
جائیں جنت میں گدایانِ رسولِ عربی [12]

---

(1) مسلم، ص107، حدیث:484(2) ترمذی،5/354، حدیث:3636(3)مسند ابی یعلیٰ، 12/7، حدیث: 6651 (4)مسند احمد، 19/451، حدیث: 12469 (5)شعب الایمان،2/181، تحت الحدیث:1489(6) معجم اوسط للطبرانی،1/272، حدیث:942(7) مسلم، ص107، حدیث:486(8)صفۃ الجنۃ لابی نعیم،1/109، حدیث:83(9)جمع الجوامع للسیوطی، 3/205، حدیث:8568(10)الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، 14/399، حدیث: 6446(11)فتاویٰ رضویہ، جلد 30، صفحہ 229 بحوالہ مسلم، ص106، حدیث: 482، سنن دارمی، 2/421، حدیث: 2804(12)قبالۂ بخشش، ص282۔

خاندانی جھگڑے

(Family Quarrels)

مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مدنی*

بڑا بھائی رونے لگا کچھ عرصہ پہلے سوشل میڈیا پر ایک جذباتی ویڈیو وائرل ہوئی جس کا پس منظر یہ ہے کہ چھوٹے بھائی کو رقم کی ضرورت پڑنے پر پریشانی سے بچانے کے لئے بڑے بھائی نے اپنی گاڑی بیچ کر اس کی مدد کی۔ چھوٹے بھائی نے حالات بہتر ہونے پر اپنے دیگر دو بھائیوں کے ساتھ مشورہ کیا کہ ہم تینوں مل کر بڑے بھائی کو نئی کار تحفے میں دے کر انہیں سرپرائز دیتے ہیں۔ چنانچہ نئی کار گھر میں آنے کے بعد چھوٹے بھائی نے اپنے ہاتھ بڑے بھائی کی آنکھوں پر رکھے اور انہیں کار کے قریب لا کر ہاتھ ہٹا دیئے، اور جیسے ہی نئی کار کے تحفے کے بارے میں بتایا تو بڑا بھائی جذبات پر قابو نہ رکھ سکا اور اپنے بھائی کے گلے لگ کر رونے لگا۔ بڑے بھائی کا کہنا تھا کہ یہ سرپرائز میری سوچ سے بہت بڑا تھا، ہم چاروں بھائیوں کی ایک دوسرے میں (گویا) جان ہے ہم ایک دوسرے کے بغیر نہیں رہ سکتے، اللہ ہمارے اتفاق و محبت میں مزید اضافہ کرے۔ بلاشبہ اتفاق میں برکت ہے، ہمارا مذہب اسلام بھی ہمیں یہی تعلیم دیتا ہے کہ ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں ساتھ رہنا چاہئے۔

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! قربانیوں کے اس طرح کے کئی واقعات منظرِ عام پر آتے رہتے ہیں مثلاً ◉ ایک عرب ملک میں بوڑھے ماں باپ کا خیال رکھنے پر شادی شدہ بہن نے اپنے بھائی کو نئی کار تحفے میں پیش کر دی ◉ کراچی میں ایک لڑکی نے صرف اس لئے شادی نہیں کی کہ اس کی بھابھی کو کینسر تھا اور وہ اپنے بچوں کو سنبھال نہیں سکتی تھی بلکہ یہ لڑکی اپنے بھتیجے بھتیجیوں کو سنبھالتی تھی ◉ بارہ تیرہ سال کا ایک معذور بچہ اپنی چھوٹی بہن کو سائیکل پر بٹھا کر خود پیدل سائیکل تھامتا اور اسے اسکول چھوڑنے جاتا کہ میری بہن چھوٹی ہے زیادہ چلنے پر تھک جائے گی، اس کے بعد اپنے اسکول جاتا ہے۔ اس طرح کے کئی واقعات آپ کے اطراف میں بھی ہوئے ہوں گے۔

سوشل لائف میں خاندان کی اہمیت و فوائد انسان اس دنیا میں تنہا آتا ہے اور تنہا ہی رخصت ہوتا ہے لیکن دنیا میں زندگی تنہا نہیں گزارتا، وہ قدم قدم پر اپنے خاندان، قبیلے، قوم اور

* اسلامک اسکالر، رکنِ مجلس المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center) کراچی

معاشرے کے دوسرے انسانوں کا محتاج ہوتا ہے۔ سوشل لائف میں انسان کی سب سے پہلی وابستگی اپنے خاندان سے ہوتی ہے جو اس کے ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی، پھوپھی، خالہ، چچا، ماموں اور بہن بھائی وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے، یہ سارے رشتے انسان کی دنیا میں پیدائش کے ساتھ ہی تشکیل پاجاتے ہیں۔ رشتے دار بڑی پیاری چیز ہوتے ہیں یہ انسان کو پہچان اور شناخت دیتے ہیں، اس کی زندگی کو آسان اور بارونق بناسکتے ہیں۔ ایک مثالی خاندان کی اہمیت کو 6 پوائنٹس کی مدد سے سمجھ سکتے ہیں:

1 انسان کی تمنا ہوتی ہے کہ دنیا میں کوئی ایسا ہو جو اس کے ساتھ اتنا مخلص ہو کہ اس کے فائدے اور نقصان کو اپنا فائدہ اور نقصان سمجھے، یہ اخلاص اور اپنائیت انسان کو سب سے پہلے اس کے خاندانی رشتے فراہم کرتے ہیں۔

2 خاندان کے افراد ایک دوسرے کے بچوں کی تعلیم و تربیت اور دیکھ بھال میں اپنا اپنا کردار ادا کرتے ہیں، دادا دادی، نانا نانی کے لہجے کی مٹھاس اور سبق آموز کہانیاں سنانا، انگلی پکڑ کر چلنا سکھانا، ماموں یا چچا کا اسے باہر کی سیر کروانا، کھانے پینے کی چیزیں دلوانا، خالہ یا پھپھو وغیرہ کا اٹھنے بیٹھنے، بات چیت، سونے جاگنے کے آداب سکھانا بچے کی شخصیت کی تعمیر کرتا ہے، یوں بچوں میں خوداعتمادی آتی ہے اور وہ مختلف مزاج اور اہمیت کے لوگوں کے درمیان رہنا سیکھ لیتا ہے، یہی خصوصیات اسے معاشرے کا اہم فرد بنادیتی ہیں۔

3 بوڑھوں، کمزوروں، یتیموں، بیواؤں، غریبوں اور مظلوموں کو سہارے کی بڑی ضرورت ہوتی ہے، یہ ضرورت ایک خاندان اچھی طرح پوری کرسکتا ہے، یوں آزمائش کسی پر بھی آئے خاندان والے مل کر اس کے لئے سائبان بن جاتے ہیں اور اسے آزمائشوں کی کڑی دھوپ سے بچانے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔

4 خوشیاں بانٹنے سے بڑھتی ہیں، خاندان والے ایک دوسرے کی خوشیوں کے مواقع پر بھی بھرپور طریقے سے شریک ہوکر خوشی میں اضافہ کرتے ہیں۔

5 جوان اولاد کے رشتے کی تلاش بھی اہم، نازک اور مشکل مرحلہ ہے، خاص کر ایسی فیملی میں رشتہ کرنا جس کو آپ پہلے سے نہ جانتے ہو، بڑا رِسکی ہوتا ہے جس کے نتائج توقعات کے برعکس(اُلٹ) بھی نکل سکتے ہیں، ایسے میں اگر اپنے خاندان میں اچھا رشتہ مل جائے تو یہ مرحلہ بھی قدرے آسان ہوجاتا ہے۔

6 کئی اسلامی احکامات میں خاندان کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے جیسے صلہ رحمی، نکاح کا حلال یا حرام ہونا، مہرِ مثل کے مسائل، میراث کی تقسیم، یتیم کی کفالت، بچوں کی پرورش، نان نفقہ، رہائش اور پردہ کے مسائل وغیرہ (ان کی تفصیل بہار شریعت وغیرہ فقہی کتب میں دیکھی جاسکتی ہے)۔

موجودہ دور کا خاندان انتشار کا شکار کیوں؟

ایسی خوبیاں رکھنے والا خاندان قابلِ رشک ہے لیکن موجودہ دور میں مشاہداتی، تجرباتی اور معلوماتی تجزیہ یہ ہے کہ معاشرے کی بہت سی خرابیوں کی طرح خاندانی نظام کا بگاڑ بھی ایک حقیقت ہے۔ بدقسمتی سے وہ خاندان جو محبتوں کی داستان تھا آج نفرتوں کی کہانی بن کر رہ گیا، وہ خاندان جسے مشکلات کو آسان کرنا تھا ایک دوسرے کی آسانیوں کو مشکل بنارہا ہے، وہ خاندان جسے آپس میں خوشیاں بانٹنی تھیں آج اس کے کئی افراد ایک دوسرے کو دُکھ دے کر خوش ہوتے ہیں، وہ خاندان جو ایک دوسرے کو دیکھ کر خوش ہوتا تھا اس کے کئی افراد آج ایک دوسرے کی شکل دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے! وہ خاندان جس میں اتحاد واتفاق ہونا چاہئے تھا آج انتشار اور گروپنگ کا شکار ہو کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم ہوچکا کسی کی اپنی بہن سے نہیں بنتی تو کسی کی اپنے بھائی سے بول چال بند ہے، کوئی اپنے بھتیجے سے روٹھا ہوا ہے تو کوئی اپنے بھانجے سے ناراض ہے، پھر لڑائی دو افراد تک نہیں رہتی

بلکہ بیوی بچوں پر بھی پابندی ڈال دی جاتی ہے کہ خبردار تم لوگ فلاں کے گھر گئے، پھر جب صلح ہوتی ہے تو جانے کی اجازت دے دی جاتی ہے، بچّوں کو یہ بھی پتا نہیں چلتا کہ ہمیں روکا کیوں تھا اور اب جانے کیوں دیا؟ وہ اپنا قصور تلاش کرتے رہتے ہیں، بعض اوقات تو یہ جھگڑے بچوں کے دلوں میں نفرت کا بیج بو دیتے ہیں! خاندان میں نہ کسی کی غلطی پر پردہ ڈالنے کا حوصلہ نہ معاف کر دینے کی ہمت! نہ چھوٹوں پر شفقت سلامت ہے نہ بڑوں کی عزت! یہ تسلیم کہ ہر ہر خاندان ایسا نہیں ہے لیکن اکثریت کیسے خاندانوں کی ہے اس کا فیصلہ آپ خود کر لیجئے!

بگاڑ کی وجوہات آخر یہ خاندانی نظام اس قدر کھوکھلا کیوں ہوا؟ غور کیا جائے تو اس کی 14 بنیادی وجوہات ہو سکتی ہیں:

1 ہزار خوبیاں چھوڑ کر چند خامیوں کو پکڑ لیا جاتا ہے جو ظاہر ہے سامنے والے کے دل سے محبت کو نکالتا ہے داخل نہیں کرتا۔

2 پیٹھ پیچھے بُرائیاں کرنے کی نحوست یعنی غیبت، لگائی بجھائی کی عادت، ایک دوسرے کے بارے میں بدگمانی کرنا، گناہوں کی تہمت لگانا کہ فلاں کی بیٹی ایسی ہے فلاں کی بیوی ویسی ہے، فلاں فلاں رشتے دار مل کر میرے خلاف سازش کر رہے ہیں، فلاں کو یہ نعمت کیوں ملی؟ فلاں خوش حال کیوں ہے؟ یہ سارے انداز منفی ہیں جو ظاہر ہے رزلٹ بھی منفی ہی دیں گے۔

3 ہر ایرے غیرے کی دی ہوئی منفی باتوں پر بلا تحقیق یقین کر لینا بھی خاندان کے افراد کو ایک دوسرے سے دور کر دیتا ہے۔

4 منصب کے مطابق سلوک نہ کرنا بھی دُوری کا سبب بنتا ہے، ظاہر ہے بھکاری کو کچھ دے کر دروازے سے ہی رخصت کر دیا جاتا ہے اور معزز مہمان کو گھر میں بلا کر بٹھا کر چائے پیش کی جاتی ہے، جب ہم کسی کی حیثیت کے مطابق سلوک نہیں کریں گے تو وہ خوشی سے جھومے گا یا صدمے سے چُور ہوگا؟ فیصلہ آپ خود کر لیجئے۔ اسی طرح اگر آپ کا بیٹا یا بیٹی اپنے سے دُگنی عمر کے رشتہ دار مثلاً چچا یا ماموں سے تلخ لہجے میں بدتمیزی سے بات کرے تو اس کو روکنا سمجھانا آپ کا اخلاقی فریضہ ہے، ایسے میں آپ کی خاموشی کو بڑے کی توہین پر رضا مندی سمجھا جائے گا جو ظاہر ہے اس کی حیثیت کے خلاف ہوگا، ایک اور بات؛ جب آپ کی اولاد اپنے سے بڑوں کا احترام بھول جائے گی تو کل اس کے ہاتھ آپ کے گریبان تک بھی پہنچیں گے اس کی زبان آپ کی شان میں بھی "پھول" برسائے گی، اس وقت آپ کو اپنی غلطی کا احساس ہوگا اس لئے آج سنبھل جائیے۔

5 کسی کی خوشیوں پر اسے مبارکباد نہ دینا یا غم میں اس کی دلجوئی ہمدردی نہ کرنا بھی رشتے داروں میں دوری پیدا کرتا ہے۔

6 مصیبت آتی ہے اور چلی بھی جاتی ہے لیکن انسان دو چہروں کو کبھی نہیں بھولتا ایک ساتھ دینے والوں کے اور دوسرا ساتھ چھوڑنے والوں کے اگر ہم مدد پر قدرت رکھنے کے باوجود اپنے رشتے دار کی مدد نہیں کریں گے تو اس کا دل ٹوٹ سکتا ہے۔

7 مالدار ہونے کے بعد تکبر کا شکار ہو کر خاندان کے مالی طور پر کمزور افراد کو حقیر جاننے کی وجہ سے بھی خاندان ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔

8 خاندان کے کسی فرد کی طرف سے کسی معاملے میں ناانصافی ہو جانے پر صبر و برداشت سے کام نہ لینا، دل بڑا کر کے برائی کا بدلہ بھلائی سے نہ دینا بھی دُوری کا سبب ہے، اسی طرح کے نتائج غلطی پر اَڑ جانے اور معافی نہ مانگنے کے بھی ہوتے ہیں۔

9 ہمارا رُوکھا سُوکھا رویہ بھی خاندانی محبتوں کی فصل اُجاڑنے کا سبب بنتا ہے۔

10 کہا جاتا ہے "اُدھار محبتوں کی قینچی ہے" قرض لے

کر وقت پر واپس نہ کرنا، مسلسل تقاضے کے باوجود بے نیازی کا انداز ایک دوسرے سے دُور کر سکتا ہے۔

11 جائیداد کا جھگڑا ہر دوسرے خاندان میں پَل اور چل رہا ہوتا ہے، جس کی وجہ سے خاندان میں گروپنگ ہو جاتی ہے۔

12 بچوں کے معاملات کی وجہ سے بھی دلوں میں دوری ہو جاتی ہے کہ اس کے بچے نے میرے بچے کو مارا، یوں کہا، یا اس کا بچہ پڑھائی میں اچھا، میرا کمزور کیوں ہے؟

13 شادی کے لئے رشتہ بھیجنے کا بہت سادہ سا اصول ہے کہ رشتہ مانگنا آپ کا حق ہے اور اس کو قبول کرنا یا انکار کرنا سامنے والے کا حق ہے، لیکن بعض لوگ اتنی سی بات کو لے کر ایسی دھما چوکڑی مچاتے ہیں کہ الامان والحفیظ، کہ فلاں نے اس رشتے سے آخر منع کیوں کیا؟ میری اولاد میں کیا کمی تھی؟ یا فلاں رشتے دار نے سازش کر کے یہ رشتہ نہیں ہونے دیا، حالانکہ شادی وہیں ہوتی ہے جہاں نصیب میں لکھا ہوتا ہے اسی کو عوامی زبان میں یوں کہا جاتا ہے "جوڑے آسمانوں پر بنتے ہیں" اس لئے رشتے سے اِنکار پر دشمنیاں پالنے کے بجائے تقدیر کے لکھے پر یقین کر لیا جائے تو خاندان بکھرنے سے بچ سکتا ہے۔

14 بعض خاندانوں میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ سارے بھائی بڑے اتفاق اور پیار سے رہ رہے ہوتے ہیں لیکن جونہی ان کی شادیاں ہوتی ہیں اور بیویاں گھروں میں آتی ہیں تو ساس بہو، نند بھاوج (بھابھی)، دیورانی جیٹھانی وغیرہ کے جھگڑوں کی وجہ سے خاندان ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔

اس کا حل کیا ہے؟ خاندانی رشتوں کو مضبوط کرنے کے لئے سب سے پہلے انہیں کمزور کر دینے والی باتوں سے بچیں، اس کے علاوہ اسلام کی روشن تعلیمات پر عمل اِنْ شَآءَ اللہ ہمارے خاندان کو مثالی خاندان بنادے گا جیسے ایک دوسرے کا احترام، حقوق کی ادائیگی، زبان کی نرمی، لہجے کی مٹھاس، بڑوں کی عزت، چھوٹوں پر شفقت، غم زدہ کی دلجوئی کرنا، ناکامی پر حوصلہ بڑھانا، مصیبت و مشکل میں ساتھ دینا، خوشیوں اور غموں میں شریک ہونا، سب سے یکساں تعلقات رکھنا، گروپنگ سے بچنا، غیبت و چغلی کے حوالے سے زبان و کان کا کچانہ ہونا، حسد اور تکبر سے بچنا، تکلیف پہنچنے پر صبر کرنا، غلطی پر معافی مانگنے والے کو معاف کر دینا، تنہا پرواز سے پرہیز کہ تم اپنے گھر خوش ہم اپنے گھر خوش کیونکہ مشہور ہے کبھی دن بڑے تو کبھی راتیں یعنی وقت یکساں نہیں رہتا، آج جو لوگ آپ کے لئے غیر اَہم ہیں ہو سکتا ہے کل حالات ایسا پلٹا کھائیں کہ وہی لوگ اہم ترین ہو جائیں۔ "نفرتیں مٹائیے محبتیں پھیلائیے" کا پرچم تھام لیجئے، آپ کی خاندانی زندگی آسان اور بارونق ہو جائے گی۔

3 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

1 مسکین پر صدقہ کرنا ایک صدقہ ہے اور رشتہ دار پر صدقہ کرنے میں دو صدقے ہیں، صدقہ اور صلہ رحمی۔

(ابن خزیمہ، 4/77، حدیث:2385)

2 تم لوگ اپنے نسب ناموں کو جان لو تاکہ اس کی وجہ سے تم اپنے رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرو، یقین جانو کہ رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنا یہ گھر والوں میں محبت اور مال میں زیادتی اور عمر میں درازی کا سبب ہے۔

(ترمذی، 3/394، حدیث:1986)

3 نبیِّ مُکرَّم، نورِ مجسم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم سے دریافت کیا گیا: کون سا صدقہ افضل ہے؟ تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کینہ پَرْوَر رشتہ دار پر کیا جائے۔

(مسند امام احمد، 5/228، حدیث:15320)

اے عاشقانِ رسول!

اچھا ماحول ہمیں اچھا بنا دیتا ہے، دعوتِ اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہو جائیے، کردار و عمل میں مثبت تبدیلیاں آپ کو بہت جلد دکھائی دیں گی اِنْ شَآءَ اللہ الکریم۔

بخشش کے اسباب (پانچویں اور آخری قسط)

مولانا محمد نواز عطاری مَدَنی*

اللہ پاک قراٰنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ سَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَۙ(۱۳۳)﴾ ترجمۂ کنز العرفان: اور اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ وہ پرہیز گاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔[1] اس آیتِ مبارکہ میں اللہ رب العزت سے مغفرت مانگنے اور بخشش دلانے والے اعمال کرنے کی ترغیب ہے، آیئے احادیث کی روشنی میں بخشش کا ذریعہ بننے والے 5 اعمال پڑھتے ہیں:

1 حاجیوں کی دعا

حج اور عمرہ کرنے والے اللہ پاک کے وَفْد ہیں، اگر وہ دعا کریں تو اللہ پاک ان کی دعا قبول فرمائے اور اگر وہ بخشش طلب کریں تو اللہ پاک ان کی بخشش فرمادے۔[2]

2 بیت اللہ کے زائرین کا حق

اللہ پاک کے نبی حضرت سیدنا داؤد علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے عرض کی: الٰہی! تجھ پر اپنے اُن بندوں کا کیا ہے جو تیری زیارت کرنے تیرے گھر میں آتے ہیں؟ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ہر زیارت کرنے والے کا اس پر حق ہوتا ہے جس کی وہ زیارت کر رہا ہے۔ اے داؤد! ان لوگوں کا مجھ پر حق یہ ہے کہ میں دنیا میں انہیں عافیت عطا فرماؤں گا اور جب آخرت میں ان سے ملوں گا تو اِن کو بخش دوں گا۔[3]

3 اللہ فخر فرماتا ہے

جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ پاک آسمانِ دنیا کی طرف خاص تجلی فرماتا ہے، پھر فرشتوں کے سامنے اہلِ عرفات پر فخر فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے: میرے بندوں کی طرف دیکھو وہ میری بارگاہ میں دور دراز کی راہ سے بکھرے بال اور گرد آلود حاضر ہوئے ہیں۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا۔[4]

4 راہِ مکہ میں وصال

جو حج کے لئے مکہ کے راستے میں آتے یا جاتے ہوئے مر گیا اس سے نہ تو کوئی سوال ہوگا اور نہ ہی اس سے حساب لیا جائے گا اور اس کی بخشش کر دی جائے گی۔[5]

5 پڑوسیوں کی نیک گواہی

کسی مسلمان کی موت پر اگر اس کے قریبی پڑوسی گھروں میں سے چار افراد اس بات کی گواہی دیں کہ انہوں نے تو اس سے بھلائی ہی دیکھی ہے تو اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: میں نے تمہارا علم اس کے بارے میں قبول کرلیا اور اس کی ان خطاؤں کو بھی بخش دیا جنہیں تم نہیں جانتے۔[6]

---

(1) پ4، اٰل عمرٰن: 133 (2) ابن ماجہ، 3/410، حدیث: 2892 (3) معجم اوسط، 4/297، حدیث: 6037 (4) صحیح ابن خزیمۃ، 4/263، حدیث: 2840 (5) الترغیب والترہیب، 2/112، حدیث: 37 (6) مسند احمد، 4/482، حدیث: 13541۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

اسلام اور محکوم طبقے

(قسط:01)

مفتی محمد قاسم عطاری*

ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ تمام کائنات اور انسانوں کا خالق ہے، وہ سب کو پیدا کرنے والا بھی ہے اور پالنے والا بھی، وہ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا اور اپنے بندوں پر ہمیشہ مہربان ہے، رحمٰن و رحیم اُس کی صفات ہیں اور ہمارا ایمان ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، خدا نے انہیں سراپا رحم و کرم، پیکرِ شفقت و رأفت بنا کر رحمۃ للعالمین کے منصب پر فائز فرمایا اور ہمارا ایمان ہے کہ دینِ اسلام ربّ العالمین کی طرف سے رحمۃ للعالمین پر اتارا گیا یعنی تمام جہانوں کے پالنے والی ذات کی طرف سے تمام جہانوں کے لئے رحمت والی ہستی پر اتارا گیا۔ اِن بیان کردہ حقائق کا قطعی و لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ رحمٰن و رحیم عزوجل کے رؤوف و رحیم نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نازل کردہ دینِ اسلام میں مخلوقِ خدا کے لئے جس قدر مہربانی اور خیر خواہی پائی جاسکتی ہے، وہ کسی دوسرے دین، نظام اور طریقے میں نہیں ہوسکتی۔

انسانی معاشروں کی ہمیشہ سے مجموعی صورت حال یہ ہے کہ ان میں صلاحیت، قابلیت، عمر، طاقت، صِنف، اَمارت، غربت، احوالِ زندگی اور جسمانی حالت و خدوخال کی بنیاد پر معاشرتی قدر و منزلت میں فرق پایا جاتا ہے، جو بعض جگہ فطری، بعض جگہ معاشرتی اور کئی جگہوں پر جبری و استبدادی ہوتا ہے لیکن بہرصورت اِس کے نتیجے میں لوگوں کی نظر میں حاکم و محکوم، قوی و ضعیف، افضل و ارذل، برتر و بدتر کی تقسیم پیدا ہو جاتی ہے، چنانچہ جوان اور بوڑھے، مرد اور عورت، باپ اور ماں، بیٹا اور بیٹی، شوہر اور بیوی، آقا اور غلام، امیر اور غریب، صحت مند اور بیمار، صحیح البدن اور اپاہج و معذور، طاقتور اور کمزور، زبردست اور زیردست ان سب کا آپس میں تقابل کریں تو باہمی فرق و امتیاز والا موجودہ معاشرہ ہماری نگاہوں کے سامنے آجاتا ہے، مذکورہ بالا ہر دو طبقوں میں پہلا طبقہ غالب اور دوسرا مغلوب شمار ہوتا ہے۔ اس میں کئی جگہوں پر یہ فرق فطری ہے جس کی نفی کرنا ممکن نہیں جیسے مرد میں جسمانی طاقت عورت کے مقابلے میں زیادہ ہے، لیکن کئی جگہ یہ امتیاز صرف تخیلاتی اور معاشرتی ناانصافی کی وجہ سے ہے لیکن دونوں صورتوں میں دینِ اسلام کا حُسن کُھل کر سامنے آتا ہے کہ ان تمام طبقات میں دینِ اسلام حاکم اور قوی کے مقابلے میں محکوم اور ضعیف کے ساتھ کھڑا ہے اور تعلیماتِ اسلامیہ کا غالب حصہ محکوم و ضعیف طبقے کے حقوق ادا کرنے کی پُرزور ترغیب، حسنِ سلوک اور ان کی خدمت و لحاظ پر مشتمل ہے، چنانچہ کسی بھی طرح کی حقیقی یا فطری یا معاشرتی کمی کے شکار لوگوں کے لیے قرآن و حدیث میں بار بار یہ حکم دیا گیا ہے کہ اُن کے ساتھ شفقت بھرا سلوک کیا جائے، اُن پر مہربان بن کر رہیں، اُنہیں ستایا نہ جائے، اُن پر ظلم نہ کیا جائے، اُن کے حقوق پامال نہ کئے جائیں، اُنہیں عزت دی جائے، معاشی اعتبار سے اُن کا مکمل خیال رکھا جائے، اُن کی عزتِ نفس مجروح نہ کی جائے اور اُن پر کسی قسم کا اِحسان نہ جتلایا جائے۔

اس تمہید و مقدمے کو قرآنی ہدایات اور نبوی تعلیمات کی روشنی میں سمجھنے اور ہر طبقے کے متعلق اسلامی احکام جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

پہلا طبقہ، بوڑھے حضرات

جب انسان زندگی کے مراحل طے کرتا ہوا بڑھاپے کو پہنچتا ہے، تو اگر وہ پیسے والا نہ ہو تو عموماً لوگ اُس سے نظریں پھیرنے لگتے ہیں بلکہ دنیا میں خود کو زیادہ مہذب اور ترقی یافتہ سمجھنے والے ممالک کے لوگ تو جان چھڑانے کے لئے بوڑھوں کو گھر سے نکال کر کسی **”بڈھا گھر یعنی اولڈ ہوم“** میں بھیج دیتے ہیں، حالانکہ یہی وہ وقت ہوتا ہے، جب بوڑھے شخص کو آرام، سکون، خدمت،

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

محبت اور دیکھ بھال کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس ظالمانہ رویے کے مقابلے میں اسلام اِسی کمزور بوڑھے کے ساتھ کھڑا ہوتا اور اس کی حمایت کرتا ہے چنانچہ قرآن میں بوڑھے والدین کی خدمت و عزت کے متعلق فرمایا: اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اگر تیرے سامنے ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اُف تک نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے خوبصورت، نرم بات کہنا۔ اور ان کے لیے نرم دلی سے عاجزی کا بازو جھکا کر رکھ اور دعا کر کہ اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔ (پ15، بنی اسرآءیل:23، 24) بڑھاپے کی عمر کو پہنچنے والا فرد والدین میں سے ہو یا رشتے داروں میں سے یا بالکل اجنبی، بیگانہ ہو، بہر حال اس کی عزت کرنے کا حکم دیا، چنانچہ نبیِ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بوڑھے مسلمان کی تعظیم کرنا، اللہ تعالیٰ کی تعظیم کا حصہ ہے۔ (ابوداؤد، 4/344، حدیث:4843) اسی عزت و تعظیم کی ایک صورت یہ بیان فرمائی کہ راہ چلتے کوئی ضعیف اور بزرگ نظر آئے تو بچوں اور جوانوں کو حکم ہے کہ بزرگ آدمی کو سلام کہنے میں پہل کریں کیونکہ کسی کو آگے بڑھ کر سلام کرنا اس کی عزت شمار کیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضورِ اکرم الاولین والآخرین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بچہ بڑے کو سلام کرے۔ (بخاری، 4/166، حدیث:6231) کسی بوڑھے شخص کی عزت و احترام پر بشارت دیتے ہوئے فرمایا: جو جوان کسی بوڑھے کی اس کی عمر کی وجہ سے عزت کرے، تو اللہ پاک اُس کے بڑھاپے کے وقت ایسے شخص کو قائم فرمادے گا، جو اُس کی عزت کرے گا۔

(ترمذی، 3/412، حدیث:2029)

یہ تعلیمات اِس بات کی دلیل ہیں کہ اسلام اِس کمزور و محکوم کے ساتھ ہے اور ان کے لئے سہارا ہے۔

دوسرا طبقہ، بچے

فطری طور پر بچے بڑوں کے مقابلے میں کمزور اور حاجت مند ہوتے ہیں اور بڑوں کا اُن پر حکم چلتا ہے لیکن دینِ اسلام بچوں کی اِسی کمزوری میں اُنہیں قوت دیتا ہے اور بچے اپنے ہوں یا بیگانے، سب کے ساتھ شفقت، محبت اور رحم دلی کی مسلسل تاکید فرماتا ہے۔ اگر ذخیرۂ احادیث اور سیرتِ نبوی کا مطالعہ کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار کی جاسکتی ہے۔ بچوں کے متعلق اسلام کی تمام تعلیمات کا مطالعہ کریں تو یہ دلچسپ حقیقت عیاں ہوگی کہ ہمیں جوانوں کے ساتھ خیر خواہی و حسن سلوک سے زیادہ چھوٹے بچوں، بچیوں کے ساتھ خوشگوار اور محبت بھرا رویہ رکھنے کی تلقین ہے۔ رحیم و کریم نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اپنی سیرت و سنت بھی یہی تھی، چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے سفر وحضر میں تقریباً دس سال، رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت کی ہے، لیکن آپ نے کبھی بھی میرے کسی کام سے متعلق یوں نہ فرمایا کہ یہ ایسے کیوں کیا ہے؟ یا پھر کوئی کام نہ کیا ہوتا، تو یوں نہ فرمایا کہ یہ کام ایسے کیوں نہیں کیا؟ (بخاری، 2/243، حدیث: 2768) اسی طرح حدیث ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے شہزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو اٹھاتے، بوسہ دیتے اور سونگھتے۔ (بخاری، 4/99) اِسی طرح آپ کی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے محبت کا نرالہ انداز کچھ یوں تھا، "المستدرک للحاکم" میں ہے: نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب سفر پر تشریف لے جاتے تو سب سے آخر میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات فرماتے اور جب سفر سے واپس تشریف لاتے، تو سب سے پہلے سیدہ، خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا سے ملاقات فرماتے۔ (مستدرک للحاکم، 4/141، حدیث:4792) اور رحمت و شفقت کا یہ اسوہ حسنہ صرف اپنے بچوں کے ساتھ ہی نہیں تھا، بلکہ رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم دوسروں کے چھوٹوں بچوں سے بھی اسی طرح شفقت آمیز سلوک فرماتے تھے، چنانچہ "مسند احمد" میں حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہماری والدہ (سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں) آئیں اور ہماری یتیمی کا ذکر کیا، تو حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ان کی محتاجی کا آپ کو اندیشہ ہے! حالانکہ دنیا و آخرت میں، میں ان کا والی ہوں۔ (مسند احمد، 3/279، حدیث: 1750) اور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بچّوں پر شفقت کے متعلق عام تعلیم دیتے ہوئے نہایت سختی کے ساتھ فرمایا: "وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اَور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے۔"

(ترمذی، 3/369، حدیث: 1928)

(جاری ہے۔)

اسلام ہی معیارِ زندگی ہے

مولانا ابوالنور راشد علی عطاری مدنی*

اسلام ایک امن پسند، کامل ترین، لاجواب خوبیوں کا حامل، انسانی طبیعت و فطرت کے عین مطابق، آسمانی اور سچّا دین ہے۔ اس دین میں دنیوی، اُخروی، اخلاقی، ظاہری، باطنی، گھریلو، خاندانی، معاشرتی، معاشی الغرض ہر ہر لحاظ سے اور زندگی کے تمام شعبہ جات سے وابستہ افراد کے لئے راہنمائی موجود ہے۔ دینِ اسلام کی تعلیمات کو بہت گہرائی میں جاکر نہیں بلکہ صرف سَرسَری طور پر جاننے والے بھی فوراً سمجھ جاتے ہیں کہ انسانی زندگی گزارنے کا واحد، **مکمل**، معیاری اور آسان ذریعہ دینِ اسلام ہی ہے اسی لئے کہا جاتا ہے کہ **"اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے۔"** دینِ اسلام میں ہر ہر طبقے کے افراد بلکہ صرف انسانوں کے ہی نہیں جانوروں، پرندوں، حشرات اور درختوں تک کے حقوق بیان کئے گئے ہیں۔ جہاں تک انسانوں کے حقوق کی بات ہے تو یہ واحد دین ہے جو بچّوں، جوانوں، بوڑھوں، بیویوں، شوہروں، بیٹیوں، محارم رشتے داروں بلکہ یتیموں اور لاوارثوں تک کے حقوق بیان کرتا اور ان کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے۔ جو لوگ مغرب اور جدید معاشروں کی ترقیوں سے متاثر ہیں وہ بھی اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ مغرب میں خاندانی نظام، والدین کا اکرام، بہن بھائیوں اور محارم کے رشتوں کی پاکیزگی اور شرم و حیا کا نظام تباہ ہو چکا ہے۔ ایسے میں دینِ اسلام ہی نجات و کامیابی اور ذہنی، قلبی اور اخروی سکون کا واحد ذریعہ ہے، آیئے ذرا دینِ اسلام کی انسانیت نواز تعلیمات کی مختصر جھلک ملاحظہ کیجئے:

ماں باپ اور دینِ اسلام غیر اسلامی معاشروں میں ماں باپ اولاد کے ہاتھوں کس قدر اذیت اٹھاتے ہیں یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ جنہوں نے اولاد کو دنیا میں پہلی سانس لینے سے جوان ہونے تک سنبھالا، ناپاکی و ستھرائی ہر حالت میں ساتھ رکھا انہی کو اولڈ ہاؤس میں داخل کروادیا جاتا ہے۔ دینِ اسلام کی سچی کتاب قراٰنِ پاک میں ہے: ﴿وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا(۲۳) وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًاؕ(۲۴)﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سُلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ہُوں (اُف تک) نہ کہنا اور انھیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے اور عرض کر کہ اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن (چھوٹی عمر) میں پالا۔[1] اس لئے ضروری ہے کہ والدین کی خدمت کو سعادت سمجھا جائے اور ان کی نافرمانی سے بچا جائے۔

بیویاں اور دینِ اسلام اللہ کریم نے بیویوں کے بارے میں حکم فرمایا: ﴿وَ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِۚ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور ان سے اچھا برتاؤ کرو۔[2]

اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں ہے کہ کِھلانے پہنانے میں، بات چیت میں اور زوجیت کے اُمور میں (بیویوں کے ساتھ اچھا

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، نائب ایڈیٹر ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

برتاؤ کرو)۔[3]

اسی طرح حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تم میں سے اچھے لوگ وہ ہیں جو اپنی عورَتوں (بیویوں) سے اچھی طرح پیش آئیں۔[4]

رشتۂ اخوت اور اسلام والدین کے بعد بہنوں اور بھائیوں کا رشتہ بہت قریبی اور عزّت والا ہے۔ دینِ اسلام نے ان رشتوں کا بھی اکرام سکھایا ہے چنانچہ تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: حَقُّ كَبِيْرِ الْاِخْوَةِ عَلٰى صَغِيْرِهِمْ حَقُّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ یعنی بڑے بھائی کا حق اپنے چھوٹے بہن بھائیوں پر ایسا ہے جیسا کہ باپ کا حق اپنی اولاد پر۔[5]

چھوٹے بڑے کی تمیز اور اسلام فرمانِ آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، ہمارے بڑوں کی عزّت نہ کرے اور ہمارا حق نہ پہچانے، وہ ہم سے نہیں۔[6]

صِرف یہی نہیں بلکہ دیگر خونی رشتوں، مسکینوں، مسافروں، پڑوسیوں اور مہمانوں تک کو بھی دینِ اسلام نے بہت اکرام دیا ہے چنانچہ قراٰنِ کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ٘ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝۳۸﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: تو رشتہ دار کو اُس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو یہ بہتر ہے اُن کے لئے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور اُنہیں کا کام بنا۔[7]

حکیم الْاُمّت مُفْتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ اس آیتِ کریمہ کے تحت لکھتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ تمام قَرابت داروں کے حُقوق ادا کرنے کا حکم دے رہی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ ہر رِشتہ دار کا حق ہے، اس میں تمام قرابت دار شامل ہیں اور اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قرابت داروں سے سُلوک اور صَدَقہ و خیرات نام و نُمود، رَسْم کی پابندی سے نہ کرے، محض رَبِّ کریم کی رِضا کے لئے کرے، تب ثواب کا مستحق ہے۔[8]

پڑوسی اور اسلام پیغمبرِ اسلام صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اس ذاتِ پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے پڑوسی (یا فرمایا: اپنے بھائی) کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔[9]

مہمان اور اسلام فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی عزّت کرے۔[10]

مزدور اور اسلام مزدوروں کے حقوق کی ادائیگی پر بھی اسلام نے بہت زور دیا ہے چنانچہ رسولِ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری ادا کر دو۔[11]

محترم قارئین! اسلام کی ان انمول تعلیمات کو ذہن نشین رکھئے اور ہمیشہ دینِ اسلام اور اس کی تعلیمات پر یقین و ایمان کے ساتھ کاربند رہئے۔ دینِ اسلام کے علاوہ کوئی مذہب نہ تو دنیا کے کسی شعبے میں حقیقی طور پر کامیاب ہو سکتا ہے نہ ہی آخرت میں کام آئے گا کیونکہ ربِّ کائنات نے واضح طور پر فرما دیا ہے کہ ﴿اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ۫﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے۔[12]

اپنے پیارے مذہبِ اسلام کی تعلیمات پر عمل کرتے، ہر آن اپنے رب کی رضا کو تلاش کرتے، اس کی اطاعت کرتے اور گناہوں سے بچتے ہوئے زندگی کا سفر گزارنا ہی کامیابی ہے۔ اللہ کریم ہم سب کو ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائے اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میری زندگی بس تیری بندگی میں
ہی اے کاش گزرے سدا یاالٰہی!

(1) پ15، بنیٓ اسرآءیل: 23-24 (2) پ4، النسآء: 19 (3) خزائنُ العرفان، ص159 (4) ابن ماجہ، 2/478، حدیث: 1978 (5) شعب الایمان، 2/210، حدیث: 7929 (6) معجم کبیر، 11/355، حدیث: 12276 (7) پ21، الروم: 38 (8) نور العرفان، ص651 ملتقطاً (9) مسلم، ص48، حدیث: 171 (10) مسلم، ص48، حدیث: 174 (11) ابن ماجہ، 3/162، حدیث: 2443 (12) پ3، اٰلِ عمرٰن: 19۔

احتیاط کیجئے (Be careful)

مولانا سید سمر الہدیٰ عطاری یمنی*

اسلام اپنے ماننے والوں کو دنیا اور آخرت دونوں کی بہتری کی تعلیمات دیتا ہے۔ زندگی کی بہتری کے لئے اسلامی تعلیمات انسانی زندگی کا لازمی حصہ ہیں۔ خواہ انسان کی ذاتی زندگی (Personal life) ہو یا معاشرتی زندگی (Social life)، اسلام نے ہر ہر مرحلے کے اصول و قوانین مقرر فرمادیئے ہیں جن کی رعایت کرکے انسان نہ صرف اپنی زندگی کو خوشگوار و پُرسکون بناسکتا ہے بلکہ پورا معاشرہ امن و سلامتی کا گہوارہ بن سکتا ہے۔ انسانی زندگی کے کئی گوشے ہیں جن میں احتیاط برتنا نہایت ضروری ہے ان میں سے چند سے متعلق احتیاطیں پیش کی جارہی ہیں۔

سوچ و فکر میں احتیاط

سوچ و فکر میں احتیاط یہ ہے کہ انسان بلاوجہ اور بلادلیل کسی کے بارے میں ایسا گمان نہ کرے کہ اپنی ہی زندگی اجیرن ہوکر رہ جائے، اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘ ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو[1] مثال کے طور پر دو لوگ باہم گفتگو کررہے ہیں اور ہنس پڑے تو تیسرا شخص بلادلیل یہ خیال دل میں پیدا نہ کرے کہ وہ میرے بارے میں بات کررہے ہیں یا مجھ پر ہی ہنس رہے ہیں، اسی طرح کسی کو کال کی لیکن اس نے کال ریسیو نہیں کی تو اس کے بارے میں بدگمان نہیں ہوجانا چاہئے کہ جان بوجھ کر کال اٹینڈ نہیں کررہا کیوں کہ ہوسکتا ہے کہ وہ نماز میں ہو یا ڈرائیو کررہا ہو یا کسی اہم کام میں مصروف ہو۔ یوں ہی کسی کی ظاہری صورت اور پہناوے کو دیکھ کر یہ گمان کرلینا کہ یہ شخص کسی کام کا نہیں ہے، یہ طرزِ عمل درست نہیں، ہوسکتا ہے جس کی ظاہری صورت اور لباس کی وجہ سے اس کی صلاحیت کو تولنے کی کوشش کررہے ہیں وہ آپ سے کہیں زیادہ قابل اور باصلاحیت ہو۔

معاملات میں احتیاط

اجتماعی زندگی میں ہمیں دوسروں کے ساتھ کئی طرح کے معاملات پیش آتے ہیں جیسے اجنبیوں کے ساتھ رہن سہن،

* شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

سفر، کاروباری لین دین، شادی بیاہ، خوشی غمی میں شرکت وغیرہ امور کا سامنا رہتا ہے ان معاملات کو بہتر انداز سے چلانے میں بھی بڑی احتیاط کی حاجت ہوتی ہے اسی لئے حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِلْتَمِسُوا الْجَارَ قَبْلَ شِرَاءِ الدَّارِ وَالرَّفِيْقَ قَبْلَ الطَّرِيْقِ یعنی گھر خریدنے سے پہلے (اچھا) پڑوسی تلاش کرو اور سفر پر جانے سے پہلے (اچھا) دوست تلاش کرو۔[2] کہ دوست اور اطراف کا ماحول انسان پر اپنے اثرات مرتب کرتا ہے۔ شادی کرنا چاہو تو پہلے دیکھ کے رشتہ کرو کیوں کہ یہاں سے انسان کی زندگی کے ایک نئے رُخ کا آغاز ہونے جارہا ہے۔ اسی طرح کسی لین دین، کاروبار یا شراکت داری میں بھی خوب سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا چاہئے کہ بعد میں پچھتاوا نہ ہو لہٰذا لین دین کیجئے تو گواہوں کی موجودگی میں اسے لکھ بھی لیں، کوئی کاروباری معاہدہ طے پائے تو اسے بھی قانونی شکل دیں اور تمام احتیاطی تدابیر کریں کہ اسباب بروئے کار لائے بغیر توکل کرنا سمجھ داری و دینی مزاج کے خلاف ہے یہی وجہ ہے کہ حضور نے اونٹ والے سے فرمایا تھا کہ پہلے اس کو باندھو پھر توکل کرو۔[3]

رہن سہن میں احتیاط

اس میں کھانے پینے، گفتگو کرنے اور ہر وہ چیز جس کا انسان کی انفرادی زندگی سے کوئی نہ کوئی واسطہ و تعلق ہے ان کی احتیاطیں شامل ہیں، کھانے پینے میں احتیاط یہ کہ اچھی غذا لے، بھوک سے کم کھائے، وقت پر کھائے، کھانے پینے کی چیز میں پھونک نہ مارے، زیادہ گرم کھانا نہ کھائے، ٹیک لگا کر نہ کھائے وغیرہ۔ وقت پر آرام کرے جسمانی صحت کا خیال رکھے اور اپنی جسمانی کیفیت کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیتا رہے، چلنے پھرنے میں احتیاط کرے قدموں کو جما کر باوقار انداز میں چلے، نہ دوڑے کہ بد تہذیبی جھلکے اور نہ ہی اتنا آہستہ چلے کہ سُست و کاہل کہا جائے، گفتگو کرے تو زبان سے محتاط الفاظ ادا کرے سنجیدہ گفتگو کرے کہ گفتگو میں بے احتیاطی دنیا و آخرت میں شرمندگی و ندامت کا باعث ہوگی، اسی طرح احتیاط کا ایک اہم پہلو یہ بھی کہ ملکی قوانین کا احترام کیا جائے کہ یہ قوانین کئی طرح کی احتیاطوں پر مبنی ہوتے ہیں اور باشندوں کی فلاح و بہتری کے لئے ہی بنائے جاتے ہیں۔

عبادات میں احتیاط

اسلام کی روشن تعلیمات دیگر تمام معاملات کی طرح عبادات میں بھی احتیاط بیان کرتی ہیں جیسا کہ وضو کرنا ہے تو جن اعضا کا دھونا فرض ہے تو پانی ان پر اچھی طرح بہہ جائے، نماز میں رکوع و سجود اور دیگر ارکان احتیاط سے مکمل کئے جائیں نماز کے ارکان پورے نہ کرنے والے کو نماز کا چور کہا گیا ہے جیسا کہ حضرتِ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لوگوں میں بدترین چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرے، عرض کی گئی: یارسولَ اللہ! نماز میں چوری کیسے ہوتی ہے؟ فرمایا: (اس طرح کہ) رُکوع اور سجدے پورے نہ کرے۔[4] اسی طرح عبادات کو ریاکاری، دکھلاوے، تکبر وغیرہ کے ذریعے برباد ہونے سے بچانے کی بھی تعلیم دی گئی ہے۔

امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: "محتاط آدمی ہمیشہ سکھی رہتا ہے۔"[5] لہٰذا سکھ پانے کے لئے اسلام کی عطا کردہ احتیاطوں پر دل و جان کے ساتھ عمل کیجئے اور اسلام کی روشن تعلیمات کو اپنا لیجئے اللہ کی رحمت سے آپ کبھی دکھی نہیں ہوں گے۔ اِن شاءَ اللہُ الکریم

(1) پ26، الحجرات: 12 (2) معجم کبیر، 4/268، حدیث: 4379 (3) ترمذی، 4/232، حدیث: 2525 (4) مسند احمد، 37/319، حدیث: 22642 (5) مدنی مذاکرہ، 17 اکتوبر 2020ء۔

مولانا سید عمران اختر عطاری مدنی*

اسلامی نظامِ معیشت کی خوبصورتی

حضرت سیِّدُنا عُمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ تقریباً ڈھائی سال یعنی 30 مہینے خلیفہ رہے مگر ناجائز آمدنیوں کی روک تھام، ظُلم کے سدِّباب اور مال کی دیانتدارانہ تقسیم کے نتیجے میں ایک سال میں ہی لوگوں کے مالی حالات اتنے بہتر ہوگئے تھے کہ کوئی شخص بھاری رُقوم لاتا اور کسی اہم شخصیّت سے کہتا کہ آپ کی نظر میں جو ضرورت مند ہوں ان کو یہ مال دے دیجئے تو بڑی دوڑ دھوپ اور پوچھ گچھ کے بعد بھی کوئی ایسا آدمی نہ ملتا جسے یہ مال دے دیا جائے، بالآخر اسے وہ مال واپس لے جانا پڑتا۔ [1] یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا عُمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے افریقہ میں صدقہ وُصول کرنے کے لئے بھیجا، میں نے صدقہ وُصول کرکے فقرا کو تلاشا کہ ان پر تقسیم کردوں لیکن مجھ کو کوئی فقیر نہیں ملا کیونکہ حضرت سیِّدُنا عُمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو دولت مند بنادیا تھا، لہٰذا میں نے صدقہ کی رقم سے غلام خرید کر آزاد کردیئے۔ [2] یقیناً اُس دور کے ناقابلِ یقین حالاتِ معیشت کی اصل وجہ یہ تھی کہ سچائی اور دیانت داری کے ساتھ معاشیات میں اللہ اور اس کے آخری رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بنائے گئے قوانین پر سختی سے عمل کیا جاتا تھا۔ آیئے! معیشت کے اس اسلامی نظام کے چند خوبصورت پہلو ملاحظہ کیجئے:

ترکِ دنیا اور خالص دنیاداری میں اعتدال کا نظام

الحمدللہ دینِ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو معاشیات میں ایسی تعلیمات دی ہیں جن پر عمل کرکے اہلِ اسلام دین اور دنیا دونوں ہی کو نہایت اعتدال و توازن کے ساتھ اپنا سکتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ احادیث و فقہ کی کتابوں میں اسلامی تعلیمات کا ایک بڑا حصہ صرف باہمی معاملات اور کسب و معیشت کی رہنمائیوں ہی کے بارے میں ہے نیز دین و دنیا کو حسین امتزاج کے ساتھ لے کر چلنے کی عمدہ مثالیں ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ان دو فرامین میں بھی ہیں:

1. جس نے خود کو سوال سے بچانے، اپنے اہلِ خانہ کے لئے بھاگ دوڑ کرنے اور اپنے پڑوسی پر مہربانی کرنے کے لئے حلال طریقے سے دُنیا طلب کی وہ اللہ پاک سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

ہو گا۔[3]

2 طَلَبُ کَسْبِ الْحَلَالِ فَرِیْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِیْضَةِ یعنی حلال کمائی کی تلاش (بھی) فرائض کے بعد ایک فریضہ ہے۔[4]

بے حسی کے بجائے احساس و ہمدردی کا نظام

اسلام نے معیشت و روزگار کے معاملے میں کاروباری شراکت کی بہت سی راہیں بیان کیں تاکہ تجارت و معیشت کے دائرے وسیع ہوں، زیادہ سے زیادہ لوگ مَعاشی مَنافع سے مستفید ہوں، نیز سنگ دلی و بے حسی کے تمام طریقوں پر بند باندھا اور مذمت بیان کی چنانچہ خرید و فروخت، کرایہ داری یا ملازمت و مزدوری میں جب دو افراد کا معاملہ طے ہو رہا ہو اور دو طرفہ رضامندی ہو تو اس دوران کسی تیسرے شخص کا مداخلت کرنا اور ان کے سودے کو توڑنے کے لئے سودے پر سودا کرنا ممنوع قرار دیا گیا۔[5] یونہی بیرونِ شہر سے آنے والے تجارتی سامان و رَسد کو شہری بازار پہنچنے سے پہلے ہی خرید لینے کی ممانعت بیان فرمائی گئی۔[6] تاکہ بیرونی تاجروں اور شہر والوں کو خریدار کی ممکنہ بے حسی سے بچایا جاسکے۔

ذخیرہ اندوزی سے پاک نظام

ذخیرہ اندوزی کو لوگوں کی مجبوریوں کی سوداگری بھی کہہ سکتے ہیں، کیونکہ اس طریقۂ معیشت کے ذریعے مالدار اجناس وغیرہ کو بڑے پیمانے پر خرید کر بازار پہنچنے سے روک لیتے ہیں اور جب بازار ان اشیا سے خالی ہو جاتے ہیں نیز لوگ کسی بھی قیمت میں ان چیزوں کو خریدنے پر مجبور ہو جاتے ہیں تو مجبوری کا فائدہ اٹھاکر ان چیزوں کی من مانی قیمتیں وصول کی جاتی ہیں، فی زمانہ روزمرّہ کی کئی چیزوں میں غریب مسلمانوں کو اسی ذخیرہ اندوزی کے وبال کا سامنا ہے، الحمد للہ اسلام کا نظامِ معیشت اس طریقے کی مذمت و ممانعت بیان کرتا ہے جیسا کہ حضور علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا: جس نے مسلمانوں پر کھانے کی چیزوں کا احتکار کیا، تو اللہ تعالیٰ اس کو جذام اور افلاس میں مبتلا کرے گا۔[7]

کھری اور ستھری سودے بازی کا نظام

راہِ معیشت میں اگر لوگوں کا ایک دوسرے سے بھروسا و اعتماد ختم ہو جائے تو معیشت کی عمارت بہت جلد زمین بوس ہو سکتی ہے، الحمدللہ اسلام نے زندگی کے تمام مراحل کے ساتھ ساتھ معاشی اعتماد و بھروسے کو قائم رکھنے کیلئے بھی بہت سے انتظامات فرمائے جن میں بددیانتی، دغابازی، جھوٹ، جھوٹی قسموں، وعدہ خلافیوں اور ملاوٹ پر سخت پہرے لگانا بھی ہے۔ ہمارے پیارے اور آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے تاجروں کے گروہ! جھوٹ سے بچو۔[8] (جھوٹی) قسم، سامان کو فروخت کروانے والی لیکن کمائی کو مٹانے والی ہے۔[9] بے شک سب سے زیادہ پاکیزہ کمائی ان تاجروں کی ہے جو بات کریں تو جھوٹ نہ بولیں، جب ان کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت نہ کریں، جب وعدہ کریں تو اس کی خلاف ورزی نہ کریں، جب کوئی چیز خریدیں تو اس میں عیب نہ نکالیں، جب کچھ بیچیں تو اس کی بیجا تعریف نہ کریں، جب ان پر کسی کا کچھ آتا ہو تو اس کی ادائیگی میں سُستی نہ کریں اور جب ان کا کسی اور پر آتا ہو تو اس کی وُصولی کے لئے سختی نہ کریں۔[10] جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں۔[11]

اسلامی نظامِ معیشت کو اگر صحیح معنوں میں رائج کیا جائے اور لوگ تجارت کے معاملے میں اسلامی اصول اور قوانین کو اپنائیں تو چیزوں کی قیمتوں میں خاطر خواہ کمی لائی جاسکتی ہے، نیز اسلام سود کو حرام قرار دیتا ہے اور جب سود نہیں ہو گا تو اشیا کی قیمتیں ان کی اصل لاگت سے بے تحاشا بڑھانے کی ضرورت بھی پیش نہیں آئے گی۔

---

(1) حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات، ص458 (2) حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات، ص459 (3) مصنف ابن ابی شیبہ، 11/379، حدیث: 22625 (4) شعب الایمان، 6/420، حدیث: 8741 (5) مسلم، ص626، حدیث: 3811، 3813 (6) مسلم، ص 626، حدیث: 3819 (7) ابن ماجہ، 3 / 14، حدیث: 2155 (8) معجم کبیر، 22/56، حدیث: 132 (9) سنن نسائی، ص 723، حدیث: 4468 (10) شعب الایمان، 4/221، حدیث: 4854 (11) ترمذی، 3/57، حدیث: 1319۔

خرید و فروخت میں دھوکا دہی

مولانا عبد الرحمٰن عطّاری مَدَنی*

ہمارے بزرگانِ دین نے اسلامی معاشی اصولوں پر کاربند رہ کر سچائی اور امانت داری کے ساتھ تجارت کی۔ خرید و فروخت ہمارے پیارے آقا، دو عالم کے داتا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی فرمائی، آپ کے صحابہ بھی باہم لین دین کرتے تھے اور اسی طرح ان کے بعد عُلَما اور صُلحا بھی تجارت کرتے رہے لیکن شرعی قانون اور اس طریقہ کے مطابق جو درج ذیل آیتِ مبارکہ میں بیان ہوا، چنانچہ ارشاد ہوا: ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضامندی کا ہو۔[1]

دھوکا حرام ہے علامہ ابنِ حجر مکی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے اس آیت مبارکہ میں بیان فرمادیا کہ تجارت اسی صورت میں جائز ہو سکتی ہے جبکہ فریقین کی رضامندی سے ہو اور رضامندی تب ہی حاصل ہو سکتی ہے جبکہ نہ تو ملاوٹ ہو اور نہ ہی دھوکا۔[2] نیز دھوکے کی حرمت کا قاعدہ کلیہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: سامان والا خواہ وہ بیچنے والا ہو یا خریدنے والا، یہ جانتا ہو کہ اس میں کچھ عیب ہے اور اگر لینے والا اس پر مطلع ہو گیا تو اسے نہ لے گا (لیکن پھر بھی اسے دے دے تو یہ وہ دھوکا ہے جو حرام ہے)۔[3] حدیث شریف میں ہے: جس نے ہمیں دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں۔[4]

شرحِ حدیث اس سے معلوم ہوا کہ دھوکے کا معاملہ بہت برا اور اس کا انجام بہت خطرناک ہے کیونکہ بعض اوقات اس کے سبب مَعاذَ اللہ ایمان چھن جاتا ہے، اس لئے کہ رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اسی چیز کے بارے میں لَیْسَ مِنَّا (وہ ہم میں سے نہیں) فرماتے ہیں جو بہت زیادہ بُری ہو اور اپنے کرنے والے کو خوفناک معاملے کی طرف لے جائے اور جس سے کفر کا خوف ہو۔[5]

تاجروں کی حالتِ زار علامہ ابنِ حجر مکی رحمۃُ اللہِ علیہ سے ایک سوال ہوا اور آپ نے اس کا تفصیلی جواب عطا فرمایا، سائل نے اپنے سوال میں تاجروں کی جو کیفیت بیان کی اسے ملاحظہ کیجئے، چنانچہ اس کا کہنا تھا: اگر آپ تاجروں اور مختلف پیشے والوں کی تفتیش کریں گے تو ان کو دھوکا دینے والا، چیز کا عیب چھپانے والا، خیانت، مکر اور جھوٹے بہانے بنانے والا پائیں گے۔ ہم انہیں اپنے معاملات میں ایسا پاتے ہیں جیسا کہ دو آدمی ہیں جن کے پاس ایک دوسرے کا مقابلہ کرنے کیلئے دو تلواریں ہیں جب بھی کوئی ایک دوسرے پر قادر ہو گا تو دوسرے کو اسی وقت قتل کر دے گا، اسی طرح تاجر اور خرید و فروخت کرنے والوں میں سے ہر ایک کی یہ نیت ہوتی ہے کہ اگر وہ اپنے ساتھی پر کامیاب ہو جائے تو جائز و ناجائز ہر طریقے سے اس کا تمام مال لے لے اور اسی وقت اسے فقیر بنا چھوڑے، لہٰذا جب ان میں سے کسی کو یہ بات حاصل ہو جاتی ہے تو بہت زیادہ فرحت محسوس کرتا ہے اور دل ہی دل میں اس بات پر خوش ہوتا ہے کہ میں دھوکے سے اس پر غالب آ گیا اور اسے زیر کر دیا اور یہ اس کتے کی طرح کامیاب ہو گیا جو مردار پر جھپٹتا ہے اور اس کو کھا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی کوئی چیز نہیں چھوڑتا۔[6]

اللہ پاک ہمیں دغا بازی، دھوکا دہی اور جھوٹ و فریب سے بچائے اور سچائی اور امانت داری کے ساتھ تجارت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) پ5، النسآء: 29 (2) زواجر، 1/520 (3) زواجر، 1/517 (4) مسلم، ص64، حدیث: 283 ملتقطاً (5) زواجر، 1/522 (6) زواجر، 1/518 ملخصاً۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ
عربی ٹرانسلیشن ڈیپارٹمنٹ، کراچی

حضرت سیّدُنا دانیال علیہ السّلام

مولانا ابو عبید عطّاری مَدَنی*

بَنی اِسرائیل کا واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ ایک نیک خاتون کسی باغ میں گئی تو دو شخص اس نیک خاتون کے پاس آگئے اور کہنے لگے: تم ہمارے ساتھ بدکاری کے لئے راضی ہو جاؤ ورنہ ہم دونوں یہ کہیں گے کہ ہم نے تمہارے ساتھ ایک آدمی کو (بدکاری کرتے ہوئے) دیکھا تو آدمی بھاگ گیا اور ہم نے تمہیں پکڑ لیا، یہ سُن کر وہ نیک خاتون کہنے لگی: میں تمہاری بات کبھی نہیں مانوں گی، وہ دونوں آدمی اس نیک خاتون کو پکڑ کر لوگوں کے پاس لے آئے اور اس خاتون پر گناہ کی تُہمت لگا دی، اس دور میں یہ طریقہ تھا کہ بدکار شخص کو ایک جگہ تین دن تک کھڑا رکھتے پھر آسمان سے آگ آتی اور اسے جَلا دیتی، لہٰذا لوگوں نے اس نیک خاتون کو بھی اسی جگہ کھڑا کر دیا، تیسرے دن 7 یا 13 برس کی عمر کا ایک مُعزز بچّہ آیا تو لوگوں نے اس محترم بچّے کے لئے ایک کُرسی رکھ دی وہ مُعظّم بچّہ اس کُرسی پر بیٹھ گیا پھر اس محترم بچّے نے ان دونوں آدمیوں کو بلوایا تو وہ دونوں تمسخر والے انداز میں آئے، مُعزز بچّے نے لوگوں سے فرمایا: ان دونوں کو الگ الگ جگہ پر لے جاؤ، پھر ایک کو بلوایا اور پوچھا: تم نے کس درخت کے پیچھے اس عورت کو زِنا کرتے ہوئے دیکھا تھا، اس نے کہا: سیب کے درخت کے پیچھے، پھر اس محترم بچے نے دوسرے کو بُلوا کر پوچھا تو اس نے کچھ اور جواب دیا، اسی وقت آگ نازِل ہوئی اور اس نے ان دونوں جھوٹے آدمیوں کو جلا دیا، اس طرح معزز بچّے کی حکمتِ عملی کے سبب اس نیک عورت نے اس تُہمت سے چھٹکارا پالیا اور بدکِرداروں کو ان کے کئے کی سَزا مل گئی۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! کم عمری میں منصبِ عدالت پر فائز ہونے والے یہ مُعزز اور محترم بچّے اللہ کے پیارے نبی حضرت دانیال علیہ السّلام تھے۔

مختصر سیرت اللہ پاک نے آپ کو نبوت و حکمت عطا فرمائی،[2] آپ علیہ السّلام کی زبان عِبرانی تھی، آپ بنی اسرائیل کے نبی تھے اور حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السّلام کی شریعت پر تھے،[3] بچپن میں شیروں نے آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچایا، بڑے ہوئے تو کافروں نے کنویں میں ڈال دیا وہاں شیر آپ (کے تلووں) کو چاٹنے لگا اور آپ کے سامنے دُم ہلانے لگا تھا، اسی کنویں میں اللہ پاک کے حکم سے ایک فرشتہ آپ کے لئے کھانا لے کر آیا،[4] بعض روایات میں ہے کہ حضرت ارمیاء علیہ السّلام آپ کے لئے کنویں کے پاس کھانا لے کر آئے تھے،[5] آپ کو آگ میں ڈالا گیا تو آپ وہاں صحیح سلامت رہے، آپ کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے خوابوں کی تعبیر کا علم عطا ہوا تھا،[6] آج بھی کُتُبِ تعبیر میں آپ کی بتائی ہوئی تعبیرات مل جاتی ہیں،

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کراچی

ایک قول کے مطابق آپ علمِ رَمل[7] بھی جانتے تھے،[8] آپ علیہ السَّلام نے اُمّتِ محمدیہ کے لئے تعریفی کلمات کہے تھے، مختلف اَدوار کے بادشاہ آپ سے متأثر رہے، آپ کی نعش مبارکہ کے وسیلے سے بارش طلب کی جاتی تھی، آپ کی تدفین مسلمانوں نے کی اور مال بَیْتُ المال میں جمع کروادیا گیا۔ آیئے تفصیلی واقعات ملاحظہ کیجئے:

بچپن آپ کی ابھی اِس دنیا میں جلوہ گری نہیں ہوئی تھی کہ اس دور کے بادشاہ کو نُجومیوں اور اَہلِ علم نے بتایا کہ آج کی رات ایک بچّہ پیدا ہوگا جو تیری سلطنت کو تباہ وبرباد کردے گا، بادشاہ نے کہا: آج رات پیدا ہونے والے ہر بچّہ کو قتل کردو، اسی رات حضرت دانیال علیہ السَّلام کی پیدائش ہوئی تو سپاہیوں نے آپ کو چھین کر شیر اور شیرنی کے آگے ڈال دیا، دونوں نے آپ (کے تلووں) کو چاٹنا شروع کردیا اور آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچایا۔ اللہ کی اس کرم نوازی کو آپ نے ہمیشہ یاد رکھنے کے لئے اپنی انگوٹھی کے نگینے پر اپنی اور دو شیروں کی تصویر بنوائی[9] جس میں دونوں شیر آپ (کے تلووں) کو چاٹ رہے تھے۔[10]

اُمّتِ محمدیہ کے لئے تعریفی کلمات آپ علیہ الصّلوٰۃ والسَّلام نے اُمّتِ محمدیہ کے لئے تعریفی کلمات یوں بیان کئے: وہ لوگ ایسی نماز پڑھیں گے کہ اگر قومِ نوح ایسی نماز پڑھتی تو غرق نہ ہوتی، اگر قومِ عاد ایسی نماز پڑھتی عذاب والی ہَوائیں ان پر نہ بھیجی جاتیں، اگر قومِ ثمود ایسی نماز پڑھتی تو سخت ہولناک آواز انہیں نہ پکڑتی۔[11]

قید کئے ہوئے افراد اَقوام جب رَبّ پاک کی نافرمانیاں کرتے ہوئے حَد سے آگے بڑھ جاتی ہیں تو تباہی اور بربادی ان کا مقدر بن جاتی ہے اور بُروں کے ساتھ ساتھ نیک لوگ بھی آزمائشوں کا شکار ہوجاتے ہیں، لہٰذا کافر اور ظالم بادشاہ بُخْت نَصر نے بیتُ المقدس کو تباہی و بربادی کا نشان بنا دیا اور بنی اسرائیل کے 70 ہزار لوگوں کو قیدی بنا کر بابِل لے آیا پھر قیدیوں کو یہاں کے رئیسوں میں تقسیم کردیا لیکن چند قیدی اپنے پاس رکھے، ان میں حضرت دانیال علیہ السَّلام بھی تھے،[12] آپ علیہ السَّلام کا بُخْت نَصر کی قید میں آجانا اللہ پاک کی جانب سے آپ کے لئے آزمائش اور امتحان تھا جس میں آپ پورے اُترے۔[13]

بادشاہ نے ایک خواب دیکھا بادشاہ نے ایک رات ہیبت ناک خواب دیکھا، صبح اُٹھا تو بھول گیا کہ کیا دیکھا تھا جادوگروں اور نُجومیوں کو جمع کرکے پوچھا تو سب نے کہا: تم خواب بیان کردو تو ہم تعبیر بتاسکتے ہیں، بادشاہ نے سخت غصے میں کہا: میں تمہیں تین دن کی مہلت دیتا ہوں اس خواب کی تعبیر مجھے بتادو ورنہ تم سب کو قتل کروادوں گا، یہ خبر لوگوں میں پھیلتی ہوئی قید میں بند حضرت دانیال تک بھی پہنچ گئی، آپ نے دارُوغَہ سے کہا: میرے پاس خوابوں کی تعبیر کا علم ہے کیا تم بادشاہ کو میرے بارے میں بتاسکتے ہو اس طرح تم بادشاہ کی نگاہ میں کوئی بلند مقام پالوگے۔ داروغہ نے کہا: مجھے ڈر ہے کہ آپ بادشاہ کے عِتاب کا شکار ہوجائیں گے، شاید جیل خانے کا غم آپ پر سُوار ہوگیا ہے کہ آپ اس طرح باہر جانا چاہتے ہیں اور آپ کے پاس ایسا کوئی علم نہیں ہے، آپ نے فرمایا: میرا ربّ مجھے اس بارے میں خبر دے دیتا ہے جس کی مجھے ضرورت ہوتی ہے آخر کار داروغہ نے بادشاہ کو یہ خبر پہنچادی۔[14]

(بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں)

---

(1) مصارع العشاق، 1/74 مختصراً (2) زرقانی علی المواہب، 1/214 (3) التذکرۃ للقرطبی، ص1196 (4) زرقانی علی المواہب، 1/214 (5) قصص الانبیاء لابن کثیر، ص649 (6) شرح الشفا لعلامہ علی القاری، 2/373 (7) علمِ رَمل اور اس کے شرعی حکم کے متعلق تفصیل کیلئے "سیرت الانبیاء صفحہ 151" ملاحظہ کیجئے۔ (8) مرقاۃ المفاتیح، 8/358، تحت الحدیث: 4592 (9) کچھ چیزیں ایسی ہیں جو پچھلے انبیائے کرام علیہم السَّلام کی شریعت میں جائز تھیں مگر ہماری شریعت میں جائز نہیں۔ تصویر بنانے کا بھی یہی معاملہ ہے، ہماری شریعت میں کسی بھی طرح جاندار کی تصویر بنانا حرام ہے، البتہ ڈیجیٹل تصویر یعنی کیمرے سے لی گئی تصویر جو موبائل وغیرہ کسی ڈیوائس میں موجود ہو، جائز ہے جبکہ پرنٹ آوٹ کرنا جائز نہیں۔ (10) قصص الانبیاء لابن کثیر، ص651 (11) در منثور، جز29، 8/284 (12) تاریخ ابن عساکر، 71/353 (13) عمدۃ القاری، 9/355، تحت الحدیث: 2548 (14) المنتظم فی تاریخ الامم، 1/418- دلائل النبوۃ لابی نعیم، ص43۔

حضرت ابوجابر عبداللہ بن عَمْرو بن حَرام رضی اللہ عنہ

مولانا عدنان احمد عطّاری مدنی*

ایک مرتبہ ایک صحابیِ رسول نے خَزِیرہ (یعنی آٹے اور گوشت سے تیار ایک قسم کا کھانا) بنوایا پھر اپنے بیٹے کو حکم دیا کہ اسے بارگاہِ رسالت میں پیش کر دو، صاحب زادے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ کیا ہے، کیا یہ گوشت ہے؟ عرض کی: نہیں! یہ خزیرہ ہے والد محترم نے اسے آپ کی بارگاہ میں پیش کرنے کا حکم دیا تھا۔ پھر بیٹے والد محترم کے پاس پہنچے اور جو کلمات زبان رسالت سے ادا ہوئے تھے وہ ان کو بتادیئے، یہ سن کر وہ صحابیِ رسول کہنے لگے: ہو سکتا ہے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم گوشت کھانا چاہتے ہوں، پھر اپنے ایک پالتو جانور کو ذبح کیا اس کی کھال اتاری اور اسے بھوننے کا حکم دیا پھر بیٹے کو حکم دیا کہ اسے بارگاہِ رسالت میں پیش کر دو، صاحب زادے اسے لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور پوچھنے پر ساری بات بتادی: حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ پاک ہماری طرف سے انصار کو بالخصوص عبداللہ بن عَمْرو اور سعد بن عُبادہ کو بہترین بدلہ دے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں یہ تحفہ پیش کرنے والے صحابیِ رسول حضرت سیدنا ابو جابر عبدُ اللہ بن عَمْرو بن حرام رضی اللہ عنہ تھے۔

حلیہ اور فضائل آپ کا رنگ سرخ تھا۔[2] آپ کا شمار ان 70 خوش نصیب صحابہ میں ہوتا ہے جنہوں نے مکہ مکرمہ کی گھاٹی میں سرورِ کائنات کے دستِ اقدس پر بیعت کی سعادت پائی، آپ کو 12 نُقَباء (یعنی قوم کے نمائندوں اور سرداروں) میں شامل ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے، آپ بدری صحابہ میں سے ہیں۔[3]

قبولِ اسلام کے موقع پر جوش و خروش مکہ مکرمہ کی گھاٹی میں بیعت کے موقع پر جب سب خاموش ہو گئے تو آپ نے کہنا شروع کیا: اللہ کی قسم! ہم جنگجو ہیں ہم نے جنگوں میں پرورش پائی ہے ہم اس کے عادی ہو چکے ہیں ہم جنگ میں اپنے بڑوں کے وارث ہیں، ہم تیر پھینکتے ہیں وہ ختم ہو جاتے ہیں تو نیزوں سے لڑتے ہیں وہ ٹوٹ جاتے ہیں تو تلوار لے کر دشمن پر حملہ آور ہوتے ہیں یا تو ہم مرتے ہیں یا دشمن کو موت سے ہمکنار کر دیتے ہیں۔[4]

ایک خواب غزوۂ اُحد سے پہلے آپ نے خواب میں (غزوۂ بدر کے) شہید حضرت مُبَشّر بن عبد منذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو وہ کہنے لگے: تم ہمارے پاس آنے والے ہو۔ آپ نے پوچھا: تم کہاں ہو؟ کہا: جنت میں ہم جہاں چاہتے ہیں سیر کرتے ہیں۔ آپ نے پوچھا: کیا تم غزوۂ بدر میں شہید نہیں ہو گئے تھے؟ جواب دیا: کیوں نہیں! ہم تو شہید ہیں، بیدار ہونے کے بعد آپ نے بارگاہِ رسالت میں یہ خواب بیان کیا تو رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے ابو جابر! یہی شہادت ہے۔[5]

غزوۂ احد کے پہلے شہید غزوۂ اُحد کے موقع پر آپ نے اپنے بیٹے حضرت جابر کو رات میں بُلا کر فرمایا: میرا خیال ہے کہ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صحابہ میں سب سے پہلا شہید میں ہوں۔ میرے نزدیک رسولُ اللہ کے بعد تم سب سے زیادہ پیارے ہو، مجھ پر قرض ہے اسے ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے ساتھ اچھائی کرنا۔[6]

شہادت غزوۂ احد میں سن 3 ہجری 15 شوال کو آپ نے تاجِ شہادت اپنے سر پر سجایا۔[7] حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم

*سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ، کراچی

نے دیکھا کہ صبح سب سے پہلے شہید میرے والد تھے۔[8] شہادت کے بعد دشمنوں نے آپ کے ناک اور کان کاٹ دیئے تھے لہٰذا (جنگ کے بعد) آپ کی نعش مبارکہ کو چادر میں ڈھانپ کر لایا گیا، بیٹے حضرت جابر نے چادر ہٹانی چاہی (اور آخری دیدار کرنا چاہا) تو لوگوں نے روک دیا، بیٹے نے پھر دوبارہ چادر ہٹانے کی کوشش کی تو لوگوں نے پھر روک دیا اس کے بعد نبیِّ محترم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے جنازے کو اٹھانے کا حکم دیا تو آپ کی بہن کے رونے کی آواز آنے لگی، یہ دیکھ کر نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ کیوں رو رہی ہے؟ جنازہ اٹھانے تک فرشتوں نے جنازے پر اپنے پروں سے مسلسل سایہ کئے رکھا،[9] پھر تدفین کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: عمرو بن جَموح اور عبدُ اللہ بن عمرو بن حرام کو دیکھو، یہ دونوں دنیا میں بھی ایک خاص تعلق رکھتے تھے لہٰذا انہیں ایک ہی قبر میں دفن کردو۔[10]

اولاد آپ نے اپنے پیچھے حضرت جابر کے علاوہ سات یا نو بیٹیاں چھوڑی تھیں۔[11]

اللہ کریم کی بارگاہ میں مقام ایک مرتبہ رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے حضرت جابر سے فرمایا: اے جابر! میں تمہیں غمگین اور رنجیدہ پاتا ہوں، عرض کی: میرے والد شہید ہوگئے اور انہوں نے اپنے پیچھے ایک کنبہ اور قرضہ چھوڑا ہے، سیدِ دو عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایک خوشخبری نہ سناؤں؟ عرض کی: کیوں نہیں! ارشاد فرمایا: اللہ کریم نے تمہارے والد کو زندگی عطا کرکے اس طرح کلام کیا کہ اس کے اور اللہ پاک کے درمیان کوئی پردہ حائل نہ تھا، فرمایا: اے میرے بندے! اپنی چاہت مجھ سے بیان کر میں تجھے عطا کروں گا۔ (تمہارے والد نے) عرض کی: اے ربّ! مجھے دنیا میں واپس بھیج تاکہ میں تیری رضا کی خاطر شہید کر دیا جاؤں۔ اللہ پاک نے فرمایا: یہ میں پہلے مقرر کرچکا ہوں کہ یہاں سے کوئی واپس نہیں جائے گا۔[12]

قرضہ کیسے ادا ہوا؟ حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جاؤ! اور ہر قسم کی کھجوروں (کی ڈھیری) کو علیحدہ رکھنا، حضرت جابر نے ایسا ہی کیا، رسولِ کریم تشریف لائے اور ان میں سے عمدہ کھجوروں کے پاس (سب ڈھیریوں کے) بیچ میں بیٹھ گئے پھر فرمایا: لوگوں کو ناپ کر دو، حضرت جابر ناپ ناپ کر لوگوں کو کھجوریں دیتے رہے یہاں تک کہ آپ کا سارا قرضہ ادا ہوگیا اور حضرت جابر کی کھجوریں ویسی کی ویسی رہیں گویا کہ ایک بھی کم نہ ہوئی۔[13]

قبر سے تلاوت کی آواز حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرا کچھ مال (مدینے کے قریب جگہ) غابہ میں تھا، وہاں رات ہوگئی تو میں نے سوچا: اگر گھوڑے پر سوار ہو کر گھر پہنچ جاؤں تو زیادہ اچھا ہے لہٰذا سوار ہوا اور چل پڑا شہدائے احد کی قبروں کے قریب پہنچا تو حضرت عبد اللہ بن عمرو بن حرام کی قبر سے تلاوتِ قراٰن کی آواز سنی تو اس کے پاس ٹھہر گیا، میں نے اس سے بڑھ کر بہترین قراءت نہیں سنی تھی۔[14]

46 سال بعد قبر کشائی حضرت جابر فرماتے ہیں: 46 سال کا طویل عرصہ گزر چکا تھا حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ مبارک میں ایک نہر جاری کی گئی تو وُرَثاء کو شہدائے اُحد کے مقدس جسم وہاں سے منتقل کرنے کا کہا گیا، جب شہیدوں کے مقدس جسموں کو قبروں سے نکالا گیا تو وہ نرم ہو چکے تھے اور اعضاء (زندہ انسان کی طرح) تر و تازہ تھے، قبر میں میرے والد یوں معلوم ہوتے تھے جیسے سو رہے ہوں جس چادر میں دفن کئے گئے تھے وہ پہلے جیسے تھی اور (چادر چھوٹی ہونے کی وجہ سے) جو گھاس ان کے قدموں پر ڈالی گئی تھی وہ ابھی تک ویسی ہی تھی۔ وہاں موجود لوگوں کا بیان تھا کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن حرام نے اپنا ہاتھ اپنے چہرے پر موجود زخم پر رکھا ہوا تھا ہاتھ زخم سے ہٹایا گیا تو خون بہنے لگا، ہاتھ دوبارہ اسی جگہ رکھا تو خون بہنا بند ہوگیا[15] اور وہاں شہیدوں کی قبروں سے مشک کی خوشبو کی مثل لپٹیں آرہی تھیں۔[16]

اللہ پاک ہمیں صحابہ کرام سے محبت کرنے والا، ان کا ادب کرنے والا اور ان کی سیرت پر عمل کرنے والا بنائے۔

---

(1) الاحاد و الامثانی، 4/70، حدیث: 2020- مسند ابی یعلیٰ، 2/296، حدیث: 2075 (2) مغازی للواقدی، ص 267 (3) الاعلام للزرکلی 4/111 (4) صفۃ الصفوۃ، 1/263 (5) مستدرک، 4/211، حدیث: 4968 (6) بخاری، 1/454، حدیث: 1351 مختصراً (7) الاعلام للزرکلی، 4/111 (8) بخاری، 1/454، حدیث: 1351 (9) مسلم، ص 1029، حدیث: 6354 (10) سیرت ابن ہشام، ص 339 (11) بخاری، 3/517، حدیث: 5367 (12) ترمذی، 5/12، حدیث: 3021 مختصراً (13) بخاری، 2/26، حدیث: 2127 مختصراً (14) شرف المصطفٰے، 2/476، حدیث: 675- خصائص الکبریٰ، 1/364 (15) سبل الہدیٰ والرشاد، 4/252 (16) سیرت حلبیہ، 2/340۔

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

شوّالُ المکرّم اسلامی سال کا دسواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وِصال یا عُرس ہے، ان میں سے 85 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" شوّالُ المکرّم 1438ھ تا 1443ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے۔ مزید 12 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان

مقبرہ شہدائے اُحُد

1 حضرت عبدُالله بن جَحْش قُرَشی اَسَدی رضی اللہ عنہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پھوپھی زاد بھائی، اُمُّ المؤمنین حضرت زینب بنتِ جحش کے بھائی، قدیمُ الاسلام و بدری صحابی اور مجاہد فِی سبیلِ الله تھے، مکہ شریف سے حبشہ اور وہاں سے مدینہ ہجرت فرمائی، مواخاتِ مدینہ میں حضرت عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے بھائی بنائے گئے، ہجرت کے سترہ ماہ بعد سریہ عبدالله بن جحش کے سپہ سالار مقرر ہوئے، اس سے حاصل ہونے والے مالِ غنیمت سے خُمس جدا فرمایا اور یہ اسلام میں پہلا خُمس ہے، غزوۂ اُحُد (15 شوال 3ھ) میں شہید ہوئے اور اپنے ماموں سیّدُ الشہداء حضرت امیر حمزہ کے ساتھ ایک قبر میں دفن کئے گئے۔ بوقت شہادت عمر 40 سال سے زائد تھی۔(1)

2 حضرت عَمْرو بن الجموح انصاری رضی اللہ عنہ بنی سَلِمَہ کے سردار، معزز، رئیس، صاحب شرافت و سخاوت اور سفید و گھنگریالے بالوں والے تھے، انصار میں سب سے آخر میں اسلام لائے، پاؤں میں لنگڑاپن ہونے کی وجہ سے غزوۂ بدر میں شریک نہ ہوسکے، غزوۂ اُحُد (15 شوال 3ھ) میں باصرار شریک ہوئے اور بے جگری سے لڑتے ہوئے اپنے بیٹے حضرت خلاد سمیت شہید ہوگئے۔(2)

اولیائے کرام رحمہم اللہ السلام

3 آئینۂ ہند حضرت اخی سراجُ الدین عثمان اودھی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 656ھ میں اودھ یوپی ہند میں ہوئی اور وصال یکم شوال 758ھ میں ہوا، مزار لکھنوتی بنگال میں ہے، آپ عالمِ دین، مدرس، سلسلہ چشتیہ نظامیہ کے شیخ طریقت اور کئی کُتب کے مصنف ہیں۔ تصانیف میں ہدایۃُ النحو، پنج گنج اور میزانُ الصرف کے نام ملتے ہیں۔(3)

4 رہنمائے ملت حضرت سیّد علی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت بغداد میں ہوئی، والدِ گرامی حضرت سیّد محی الدین ابو نصر اور دیگر علمائے بغداد سے علم و عرفان حاصل کیا، والدِ محترم سے خرقۂ خلافت حاصل ہوا، آپ کا وصال 23 شوال 739ھ کو بغداد میں ہوا، یہیں تدفین ہوئی۔(4)

5 رہبر و رہنما حضرت میر محمد ہاشم قادری رحمۃ اللہ علیہ خاندانِ غوثیت کی رزاقی شاخ کے چشم و چراغ، عابد و زاہد اور مُتَّبِعِ شریعت تھے، آپ 1125ھ میں کشمیر تشریف لائے اور رشد و ہدایت کا سلسلہ شروع کیا، 27 شوال 1135ھ کو وصال فرمایا، مزار حول سری نگر کشمیر میں ہے۔(5)

6 حضرت شاہ بدرالدین اوحد قادری رحمۃ اللہ علیہ 1115ھ میں پیدا ہوئے اور 26 شوال 1205ھ میں وصال فرمایا، آپ عالمِ دین، جامع مسجد فرخ نگر کے مدرس، شیخ طریقت تھے۔ محلہ رام نگر لکھنؤ (اترپردیش ہند) میں تکیہ شاہ بدرالدین کے نام سے مزار ہے۔(6)

* رکنِ مرکزی مجلس شوریٰ (دعوتِ اسلامی)

(7) خاتم الاسلاف حضرت سیّد شاہ محمد صادق مارہروی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت آستانہ عالیہ مارہرہ یوپی ہند میں 7رمضان 1248ھ کو ہوئی اور 24شوال 1326ھ کو سیتاپور میں وصال فرمایا، تدفین شاہجہانپور روڈ نزد قینچی پُل سیتاپور میں ان کے اپنے باغ میں ہوئی۔ آپ عالمِ دین، قادری شیخِ طریقت، مطبع صبحِ صادق سیتاپور کے مالک اور فعال شخصیت کے مالک تھے۔ آپ نے خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف اور سیتاپور میں کئی تعمیرات کروائیں۔(7)

(8) حضرت خواجہ پیر سیّد نیاز علی شاہ گردیزی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1238ھ کوڈہنڈی کیاٹ، راولاکوٹ کشمیر میں ہوئی اور 3شوال 1333ھ کو وصال فرمایا۔ مزار سرسیداں، باغ کشمیر میں ہے۔ آپ عالمِ دین، شیخِ طریقت، حُسنِ ظاہری و باطنی سے مالامال، دو مدارس کے بانی، استاذُ العلماء اور مرید و خلیفہ خواجہ شمس العارفین ہیں۔(8)

علمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام

(9) حضرت علّامہ شاہ ابوالخیر فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت موضع آستانۂ بھیرہ نزد ولید پور، ضلع مئو، یوپی ہند میں 1008ھ میں ہوئی اور یہیں 11شوال 1059ھ کو وفات پائی، گھر کے بیرونی صحن میں برگد کے درخت کے نیچے جس چبوترے پر بیٹھا کرتے تھے وہیں آپ کا مزار بنایا گیا۔ آپ علومِ عقلیہ و نقلیہ کے ماہر عالمِ دین، ظاہری و باطنی معلومات سے آراستہ، وَرع و تقویٰ کے جامع اور صاحبِ کرامت تھے۔(9)

(10) حضرت شیخ سیّد احمد بن ابو بکر بن سمیط حسینی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 5رجب 1277ھ کو سمندری جزیرے اتساندرا، بحرِ ہند افریقہ میں ہوئی اور وفات 13شوال 1343ھ کو زنجبار افریقہ میں ہوئی۔ آپ جید عالم، شیخِ طریقت، مصنفِ کُتب اور زنجبار کے قاضی اور مفتی تھے، افتا اور قضا کے علاوہ آپ تدریس بھی فرمایا کرتے تھے، کئی جید علما آپ کے شاگرد ہیں۔ سلطنتِ عثمانیہ میں آپ کو اہم مقام حاصل تھا، آپ نے کئی ممالک کا سفر کیا۔ آپ کا مزار زنجبار کی جامع مسجد کے ساتھ مشہور ہے۔ آپ کی 8 کُتب میں سے ایک مَنْهَلُ الوُرّاد بھی ہے۔(10)

(11) عالمِ باعمل حضرت مولانا سیّد احمد حسن ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش حسن ابدال، ضلع اٹک میں ہوئی اور 14 شوال 1356ھ کو وصال فرمایا، تدفین بہاولپور میں ہوئی۔ آپ تلمیذ و مرید قبلۂ عالَم پیر مہر علی شاہ، اچھے مدرس اور شریعت و طریقت کے جامع تھے، آپ چالیس سال بہاولپور یونیورسٹی میں دینیات کے صدر مدرس رہے۔(11)

(12) مفسرِ قراٰن حضرت مولانا محمد عبد القدیر حسرت صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 27رجب 1288ھ اور وفات 18شوال 1388ھ کو حیدر آباد دکن (تلیگانہ، ہند) میں ہوئی، آخری آرام گاہ صدیق گلشن بہادر پورہ میں ہے۔ آپ علومِ جدیدہ وقدیمہ کے ماہر، علوم کے سمندر، خوفِ خدا کے پیکر اور مجازِ طریقت تھے۔ تصانیف میں 6 جلدوں پر مشتمل تفسیرِ صدیقی اہلِ علم میں معروف ہے۔ آپ عثمانیہ یونیورسٹی میں حدیث کے پروفیسر اور شعبہ دینیات کے سربراہ تھے، جامعہ نظامیہ کے اعزازی ناظم بھی رہے۔(12)

---

(1)اسد الغابۃ، 3/195، طبقات ابن سعد، 3/65(2)اسد الغابۃ، 4/219 (3) آئینہ ہندوستان اخی سراج الدین عثمان احوال وآثار، ص72 تا214(4)شرحِ شجرۂ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص93(5) تذکرۃ الانساب، ص133(6)ملت راجشاہی، ص95، 96(7) تاریخ خاندان برکات، ص52 تا56(8)فوز المقال فی خلفاء پیر سیال، 1/427 تا434(9) تذکرہ علمائے بھیرہ ولید پور، ص53(10) منہل الوراد، الف تادال(11) تذکرۂ علمائے اہل سنت ضلع اٹک، ص190(12) تلمیذ اعلیٰ حضرت مفتی تقدس علی خان، ص34۔

جائے نماز پر مقدس شبیہات اور امیرِ اہلِ سنت کا انداز
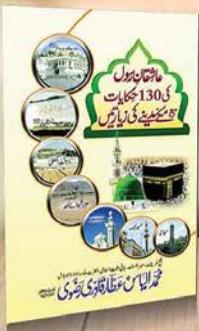
مولانا حافظ حفیظ الرحمٰن عطّاری مَدَنی*

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ دنیا بھر میں جہاں وعظ و نصیحت، نیکی کی دعوت اور اصلاحِ معاشرہ کے حوالے سے معروف ہیں وہیں آپ کا عشقِ مدینۂ منوّرہ اور تعظیمِ مکۂ پاک بھی مشہور و معروف ہے۔ آپ دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی حیاتِ مبارکہ کا ہر لمحہ مدینۂ پاک کی محبت سے معمور اور مکۂ پاک کی عظمت سے لبریز ہے، آپ دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی گفتگو میں مکے اور مدینے کا کثرت سے ذکر ہوتا ہے جسے سُن کر کروڑوں مسلمانوں کے دلوں میں محبتِ مکہ و مدینہ کا چراغ روشن ہوچکا ہے۔ آپ دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نہ صرف مکے اور مدینے سے محبت رکھتے ہیں بلکہ مکے اور مدینے سے نسبت رکھنے والی ہر چیز کی تعظیم بھی کرتے ہیں۔

اسی تعظیم و ادب کے پیشِ نظر آپ دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ خود ارشاد فرماتے ہیں: عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَعرضِ وجود میں آنے سے پہلے بھی میں خانۂ کعبہ یا گنبدِ خضرا کی شبیہ والے مُصَلّے پر نماز پڑھنے سے اِجتناب کرتا تھا۔ یہ میری اپنی سوچ ہے کہ جب ہم ان مقدّس مقامات کی اتنی تعظیم کرتے ہیں تو پھر ان کی شبیہ والے مصلوں پر پاؤں رکھ کر کیسے کھڑے ہوں؟ میرے اس عمل پر کسی سُنّی عالم نے میری مخالفت بھی نہیں کی بلکہ ایک عالم صاحب کے پاس میرا آنا جانا تھا، اُن کے ہاں بھی شبیہ والے مُصَلّے بچھے ہوتے تھے، میں نے بڑے اَدَب کے ساتھ ان کی توجُّہ اس طرف مبذول کروائی تو انہوں نے نہ صرف میری حمایت کی بلکہ وہ مُصَلّے بھی اُٹھوا دیئے۔ بہر حال شرعاً شبیہ والے اور مدینۂ منورہ زَادَهَا اللهُ شَرَفًاوَّ تَعْظِيْمًا سے لائے گئے مُصَلّوں پر نماز پڑھنا جائز ہے لیکن اَدَب کا تقاضا یہی ہے کہ اِن مُصَلّوں کا بھی اِحترام کیا جائے۔ حج و عمرہ سے واپس آنے والے بہت سے لوگ مجھے بطورِ تحفہ خانۂ کعبہ اور گنبدِ خضرا کی شبیہ والے مُصَلّے دے جاتے ہیں مگر میں ننگے فرش پر ہی نماز پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ (مدنی مذاکرہ، قسط 23)

مدینہ اس لیے عطّاؔر جان و دِل سے ہے پیارا
کہ رہتے ہیں مِرے آقا مِرے سرور مدینے میں

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص283)

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی محبت بڑھانے اور ان سے نسبت رکھنے والی ہر چیز کا ادب پانے کے لئے کتاب "عاشقانِ رسول کی 130 حکایات" مکتبۃ المدینہ سے حاصل کیجئے یا اس Q-R کوڈ کو اسکین کرکے فری ڈاؤن لوڈ کیجئے اور پڑھئے۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

شہرِ دمشق کی علمی و فلاحی سرگرمیاں (قسط 4)
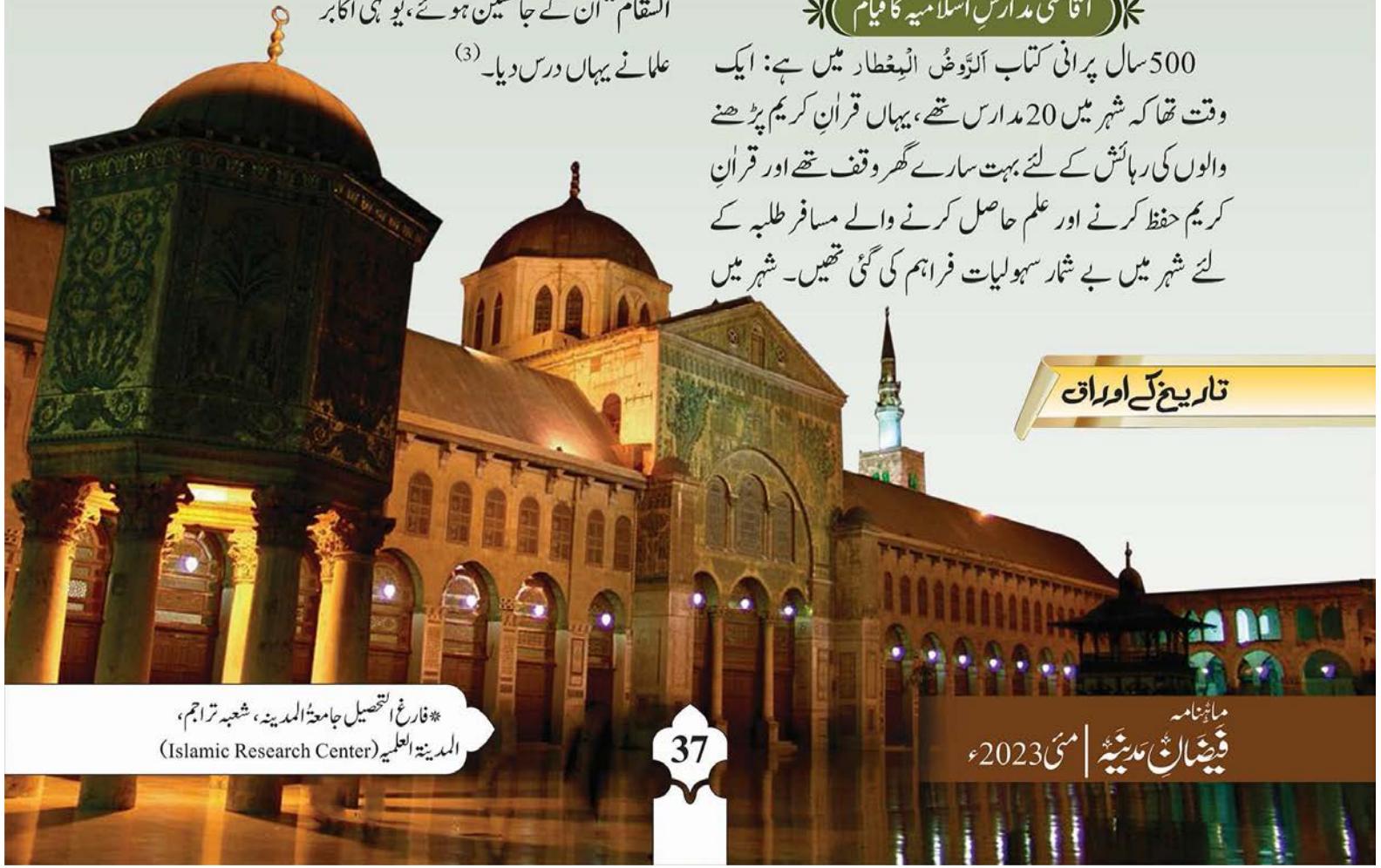
مولانا محمد آصف اقبال عطّاری مَدَنی*

تاریخ میں جو شہر اسلامی تعلیم وتربیت اور دین کی نشرو اشاعت میں سرفہرست رہے ان میں دمشق کا نام بھی شامل ہے، سلطنتِ اسلامیہ کے خلفا، ائمۂ دین اور اکابر علمائے کرام نے اس میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا، یہاں مختلف تعلیمی ادارے بنائے، مدارس قائم کئے، مساجد بنائیں اور عوامی فلاح وبہبود کے بہت سارے کام کئے۔ شہر دمشق عَرُوسُ الْمَدَائن یعنی شہروں کی دلہن اور تمام مراکز کا سردار ہے، اس شہر نے دنیا کو لاتعداد عُلَما، اُدبا اور شُعرا دیئے، جامع دمشق کے علاوہ کثیر مسجدیں، مدارس اور شفاخانے اس کا طرہ امتیاز ہیں۔

اقامتی مدارسِ اسلامیہ کا قیام

500سال پرانی کتاب اَلرَّوضُ الْمِعْطار میں ہے: ایک وقت تھا کہ شہر میں 20 مدارس تھے، یہاں قراٰنِ کریم پڑھنے والوں کی رہائش کے لئے بہت سارے گھر وقف تھے اور قراٰنِ کریم حفظ کرنے اور علم حاصل کرنے والے مسافر طلبہ کے لئے شہر میں بے شمار سہولیات فراہم کی گئی تھیں۔ شہر میں تقریباً ایک سو حمّام تھے جس سے ملحقہ عمارتوں میں چالیس وضو خانے تھے، کثیر مسافر خانے ہونے کے باعث مسافر طلبہ وغیرہ کے لئے اس سے اچھا شہر کوئی نہیں تھا۔[1]

دار الحدیث کا قیام

درست عقائد اور احادیثِ مبارکہ کی نشرواشاعت کے لئے بڑی محنت اور کوشش سے کام لیا گیا اور حدیث کی تعلیم کے لئے ”دارُ الحدیث“ کے نام سے ادارہ قائم ہوا۔ جس کے پہلے معلّم وشیخُ الحدیث شافعی عالمِ دین، محقق، مؤرخ اور عظیمُ الشان محدث امام ابو القاسم علی بن حسن معروف بہ ابن عساکر رحمۃُ اللہِ علیہ مقرر ہوئے۔[2] امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان حنفی قادری رحمۃُ اللہِ علیہ اس کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: یہ دارُ الحدیث ہمیشہ مجمعِ ائمہ وعلما رہا، امامِ اجل ابوزکریا امام نوَوِی ”شارح صحیح مسلم“ اس میں مدرس تھے پھر امام خاتم المجتہدین ابو الحسن تقی الدین علی بن عبد الکافی سبکی ”صاحبِ شفاء السقام“ ان کے جانشین ہوئے، یونہی اکابر علمانے یہاں درس دیا۔[3]

*فارغ التحصیل جامعۃُ المدینہ، شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

مدرسہ العادلیہ کا قیام

اس شہر میں سلطان نورُالدین زنگی ہی نے مدرسہ العادلیہ (عادلیۃ الکبریٰ) کی بنیاد رکھی تھی۔ یہ عالَمِ اسلام کی مرکزی درسگاہ تھی جس میں ابنِ خلکان، جلالُ الدّین القزوینی اور ابنِ مالک نحوی جیسی عظیم ہستیاں تدریسی خدمات انجام دیتی رہیں۔[4]

جامع دمشق اور اس کی انوکھی باتیں

دمشق کے عجائبات میں سے یہاں کی جامع مسجد بھی ہے، یہ ایک عجوبہ ہے اور بہترین خوبیوں اور نایاب چیزوں کا مجموعہ ہے۔ لوگ کہتے ہیں: جامع مسجد کے عجائبات سے ہے کہ اگر کوئی سو سال زندہ رہے اور وہ روزانہ اس کی عمارت میں غور کرے وہ ہر دن اس میں ایسی خوبصورت کاریگری اور زبردست نقش و نگار دیکھے گا جو پہلے کبھی نہ دیکھے ہوں گے۔

یہ مسجد خلیفہ ولید بن عبد الملک نے 88ہجری میں بڑے اہتمام کے ساتھ تعمیر کروائی، یہ اسلامی فنِّ تعمیر کا عظیم ترین شاہکار ہے۔ مسجد کی چوڑائی تین سو ذراع (ہاتھ) جبکہ لمبائی دوسو ذراع ہے اور یہ 78ستونوں پر قائم ہے۔ چونکہ جہاں مسجد بنائی گئی وہ نصف جگہ مسلمانوں کے پاس تھی اور نصف عیسائیوں کے پاس تھی، خلیفہ نے وہ باقی نصف بھی ان سے لے کر مسجد میں شامل کر دی۔ بعد میں حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اس جگہ کے عوض عیسائیوں کو بہت زیادہ مال دیا جو انہوں نے قبول کر لیا۔[5]

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا نزول

قربِ قیامت میں جب دجّال ساری دنیا گھوم پھر کر ملک شام کو جائے گا تو اُس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السّلام آسمان سے جامع مسجد دمشق کے شرقی مینارہ پر اتریں گے، صبح کا وقت ہو گا اور نمازِ فجر کے لئے اقامت ہو چکی ہو گی۔[6]

شہرِ دمشق کی خانقاہیں

خانقاہ علم و روحانیت اور مجاہدہ و ریاضت کا مرکز ہوتی ہے۔ شہر دمشق میں بھی حضراتِ صوفیائے کرام نے بہت زیادہ خانقاہیں قائم فرمائیں۔[7] دمشق کی اولین خانقاہ طاروسیہ ہے جس کے آخری آثار 1938ء میں معدوم ہو گئے تھے۔[8] سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی نجم الدین ایوب کی دو خانقاہیں تھیں، ایک مصر میں اور دوسری دمشق میں۔[9]

دِمشق کے شفاخانے اور دیگر مراکز

جہاں تک شفاخانوں اور دیگر مذہبی و ثقافتی مراکز کی بات ہے تو وہ بھی بڑی تعداد میں دمشق میں قائم کئے گئے تھے۔ چنانچہ دَقاق کے دورِ حکومت میں شہر کا قدیم ترین شفاخانہ جامع مسجد کے مغرب میں تعمیر ہوا تھا۔[10] دمشق میں مارستان نامی شفاخانہ قائم ہوا جس کی عمارت کو اسلامی فنِّ تعمیر کی تاریخ میں اہم ترین اہمیت حاصل ہے۔[11]

سلطان سلیم اول نے شیخ محیُّ الدّین ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے پاس ایک لنگر خانہ بنوا دیا تھا کہ اس عظیم صوفی بزرگ کے مزار کی زیارت کے لئے آنے والوں کو فی سبیلِ اللہ کھانا پیش کیا جاسکے۔ یوں ہی مسجد تَنکیز کے مغرب میں درویشوں کے لئے ایک مرکز تکیہ مربویہ میں قائم ہوا۔[12]

---

(1) الروض المعطار فی خبر الاقطار، 1/240 (2) اردو دائرہ معارف اسلامیہ، 9/409-22/503 (3) فتاویٰ رضویہ، 22/351 (4) اردو دائرہ معارف اسلامیہ، 9/409-22/503 (5) آثار البلاد واخبار العباد، 1/190، الروض المعطار فی خبر الاقطار، 1/238، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، 9/404-408 (6) مسلم، ص1201، حدیث: 7373- بہار شریعت، 1/22 (7) الروض المعطار فی خبر الاقطار، 1/240 (8) اردو دائرہ معارف اسلامیہ، 9/408 (9) البدایۃ والنہایۃ، 12/272 (10) اردو دائرہ معارف اسلامیہ، 9/408 (11) اردو دائرہ معارف اسلامیہ، 9/409 (12) اردو دائرہ معارف اسلامیہ، 9/419۔

تعزیت و عیادت

قبر میں ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے:

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”شرحُ الصُّدُور(اُردو)“ صفحہ 445 پر ہے: حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سیّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی فوت ہوتا ہے تو اس پر صبح و شام اس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے، اگر جنّتی ہو تو جنّتیوں کا اور اگر دوزخی ہو تو دوزخیوں کا اور اس سے کہا جاتا ہے: یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ بروزِ قیامت اللہ پاک تجھے اس کی طرف اٹھائے گا۔

(بخاری، 1/465، حدیث:1379)

صبر کا انعام، بے صبری کا نقصان:

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”احیاءُ العلوم (اُردو)“ جلد 5، صفحہ 309 پر ہے: اللہ پاک نے حضرت سیّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی طرف وحی فرمائی کہ بے شک جب میں کسی بندے سے محبت کرتا ہوں تو اسے ایسی آزمائشوں میں ڈال دیتا ہوں جنہیں پہاڑ بھی نہیں اٹھا سکتے تاکہ دیکھوں کہ اس کا صِدْق (یعنی سچا ہونا) کیسا ہے۔ اگر صبر کرنے والا پاتا ہوں تو اسے اپنا دوست اور محبوب بنالیتا ہوں اور اگر جَزع فَزع (یعنی بے صبری) کرنے والا پاتا ہوں کہ لوگوں سے میرے شکوے شکایتیں کرتا ہے تو اسے ذلیل و خوار کر دیتا ہوں اور کوئی پروا نہیں کرتا۔

پیغاماتِ عطار: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ اپنے Video اور Audio پیغامات کے ذریعے دُکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں۔ امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے فروری 2023ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ ”پیغاماتِ عطّار“ کے ذریعے تقریباً 3019 پیغامات جاری فرمائے جن میں 551 تعزیت کے، 2302 عیادت کے جبکہ 166 دیگر پیغامات تھے۔ امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے مرحومین کے سوگواروں سے تعزیت کرتے ہوئے مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی جبکہ بیماروں کے لئے دعائے صحت و عافیت فرمائی۔

جن مرحومین کے لواحقین سے تعزیت کی اُن میں سے 10 کے نام یہ ہیں:

1 شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے حضرت علّامہ مولانا غلام نبی جماعتی صاحب کے انتقال (تاریخِ وفات: 18 رجب شریف 1444ھ مطابق 10 فروری 2023ء، گکھڑ منڈی، پنجاب) پر ان کے بھتیجے حضرت مولانا حافظ احمد رضا جماعتی صاحب اور دیگر سوگواروں سے تعزیت فرمائی اور حضرت کے لئے بلندیِ درجات کی دُعا فرمائی۔ 2 حضرت مولانا حافظ قاری محمد عبد الرزاق خان عتیق نقشبندی صاحب (تاریخِ وفات: 30 جُمادَی الاُخریٰ 1444ھ مطابق 23 جنوری 2023ء، لاہور) 3 حضرت مولانا غلام مرتضیٰ صدیقی جلالی صاحب (تاریخ وفات: 7 رجب شریف 1444ھ مطابق 30 جنوری 2023ء، لاہور) 4 حضرت مولانا مفتی محمد اعظم القادری صاحب (تاریخ وفات: 11 رجب شریف 1444ھ مطابق 3 فروری 2023ء، فتح پور کمال، پنجاب) 5 پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت حضرت مولانا سید ظہور احمد شاہ صاحب (تاریخ وفات: 12 رجب شریف 1444ھ مطابق 4 فروری 2023ء، ہند) 6 حضرت صاحبزادہ پیر میاں اظہر عطّاری قادری صاحب کی امّی جان (تاریخ وفات: 13 رجب شریف 1444ھ مطابق 5 فروری 2023ء، شہر عبد الحکیم، پنجاب) 7 حضرت

مولانا محمد اسلم سلیمی صاحب (تاریخِ وفات: 18رجب شریف 1444ھ مطابق 10فروری 2023ء، کشمیر) 8 مولانا نعمان فرید عطّاری مدنی (تاریخِ وفات:20رجب شریف1444ھ مطابق 12فروری 2023ء، بہاولپور، پنجاب) 9 مولوی اسماعیل سمیجو صاحب (تاریخِ وفات: 20رجب شریف 1444ھ مطابق 12فروری 2023ء، گولارچی ٹاؤن، سندھ) 10 حضرت مولانا زبیر خان نقشبندی صاحب کی امّی جان (تاریخِ وفات:25رجب شریف 1444ھ مطابق 17فروری 2023ء، کشمیر)

جن کی عیادت کی اُن میں سے 4 کے نام یہ ہیں:

1 رُکنِ شوریٰ و پنجاب مشاورت کے نگران حاجی محمد اسلم عطّاری 2 مولانا غلام حسین عطّاری سکندری (امام و خطیب اقصیٰ مسجد، گلشن حالی، حیدرآباد) 3 مولانا یوسف اختر القادری (حیدرآباد) 4 مولانا حافظ و قاص زمان عطّاری مدنی (گوجرانوالہ)۔

مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے جمادَی الاولیٰ اور جمادَی الاُخریٰ 1444ھ میں درج ذیل تین مَدَنی رَسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: 1 یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ **"بیماری کے فضائل"** پڑھ یا سُن لے اُس کی جسمانی بیماریاں ٹھیک کر دے اور گناہوں کی بیماریوں سے بھی شفا دے کر اس کو بے حساب بخش دے، اٰمین 2 یاربِّ مصطفٰے! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ **"نظر کی حفاظت کی فضیلت"** پڑھ یا سُن لے اُسے تمام گناہوں اور مسلمانوں کی حق تلفیوں سے بچا اور اُسے بے حساب بخش دے، اٰمین 3 یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ **"دعا مانگنے کے 17 مَدَنی پھول"** پڑھ یا سُن لے اُس کی نیک و جائز دُعائیں مقبول ہوا کریں اور اُس کی بے حساب مغفرت ہو جائے، اٰمین۔

4 جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا عبید رضا عطاری مدنی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے رِسالہ **"امیرِ اہلِ سنّت کے 126 اِرشادات"** پڑھنے / سننے والوں کو یہ دُعا دی: یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 14 صفحات کا رِسالہ **"امیرِ اہلِ سنّت کے 126 اِرشادات"** پڑھ یا سُن لے اُسے دین کی خدمت کا جذبہ عطا فرما اور راہِ سنّت پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رِسالہ	پڑھنے / سننے والے اسلامی بھائی	اسلامی بہنیں	کل تعداد
بیماری کے فضائل	14لاکھ 7ہزار 152	9لاکھ 63ہزار 632	23لاکھ 70ہزار 784
نظر کی حفاظت کی فضیلت	14لاکھ 20ہزار 850	10لاکھ 31ہزار 889	24لاکھ 52ہزار 739
دعا مانگنے کے 17 مَدَنی پھول	14لاکھ 66ہزار 275	10لاکھ 52ہزار 347	25لاکھ 18ہزار 622
امیرِ اہلِ سنّت کے 126 اِرشادات	14لاکھ 83ہزار 282	10لاکھ 16ہزار 642	24لاکھ 99ہزار 924

مولانا حامد سراج عطّاری مَدَنی*

پیارے آقا، میٹھے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کھانے پینے کے معاملے میں مخصوص غذاؤں کا تکلف نہیں فرماتے تھے، بلکہ جو بھی حلال غذا پیش کی جاتی طبیعت مبارک چاہتی تو اسے تناول فرمالیتے۔ یہ ایک حیرت انگیز بات ہے کہ وہ تمام غذائیں جنہیں آپ نے تناول فرمایا ہے۔ وہ جہاں جسمانی لذت و طاقت سے لبریز ہیں وہیں کثیر طبعی فوائد سے بھی مالامال ہیں۔ آج ساڑھے چودہ سو سال بعد میڈیکل سائنس اور غذائی ماہرین ان کی افادیت اور اہمیت میں رطب اللسان نظر آتے ہیں۔ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں جن غذاؤں کو تناول فرمایا اس کی ترغیب ارشاد فرمائی ان میں سے ایک تربوز بھی ہے۔

جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تربوز کو تر کھجور کے ساتھ تناول فرمایا کرتے تھے۔[1]

کہتے ہیں کہ تربوز افریقی پھل ہے لیکن سیاحوں کی بدولت دنیا بھر میں مقبول ہو گیا۔[2]

یہ اپنی لذت، ذائقے، ٹھنڈک اور دیگر خصوصیات کی وجہ سے ہر خاص و عام میں مقبول ہے، اس کی بیل زمین پر بچھی ہوتی ہے۔ عموماً اس کا پھل ایک سے پندرہ کلو کے درمیان ہوتا ہے۔ موسم گرما کے آتے ہی جگہ جگہ تربوز کے ڈھیر اپنی طرف متوجہ کرتے نظر آتے ہیں۔ تربوز کے استعمال کے کئی طبی فوائد ہیں کیونکہ یہ غذائیت سے بھرپور پھل ہے۔

تربوز کی ماہیت اس کا مزاج تر سرد ہے۔ بعض کے نزدیک اس میں سردی سے زیادہ تری پائی جاتی ہے۔[3] اس کا گودا لال جبکہ بیج سفید، سرخ، سیاہ اور ابلق رنگ کا ہوتا ہے۔[4] معدے میں گرمی یا گرم مزاج کے مالک کیلئے تربوز بہت فائدہ مند ہے۔ غذائی ماہرین کے مطابق تربوز میں 92 فیصد پانی ہوتا ہے اور پانی انسانی صحت کے لئے بہت اہم ہے۔ آدھا کلو تربوز میں 30 گرام تک شوگر کی مقدار جبکہ تقریباً 150 کیلوریز ہو سکتی ہیں۔

لال اور میٹھے تربوز کی پہچان تربوز کے مکمّل چھلکے، دھاریاں یا گول دھبّوں کا سبز رنگ جتنا گہرا ہوگا اُتنا ہی اندر سے لال اور میٹھا نکلے گا۔ کہتے ہیں: تربوز پر ہلکا سا ہاتھ مارنے پر مدھم سی آواز آنا اُس کے عمدہ اور پکے ہوئے ہونے کی علامت ہے۔[5]

تربوز سے متعلق احادیث کئی احادیث میں تربوز کے ساتھ کسی اور غذا کا بھی ذکر ہے، جبکہ کچھ احادیث میں صرف تربوز کا ذکر ہے۔ ایسی چند احادیث ملاحظہ فرمائیں:

(1) علّامہ ابنِ شہاب زُہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ایک دفعہ میں بادشاہ عبد الملک بن مَروان کے پاس بیٹھا ہوا تھا، جب جانے لگا تو بادشاہ نے مجھے روکا اور بٹھا دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں دستر خوان لگادیا گیا، جب میں کھانا کھا چکا تو خادم تربوز لے آئے۔ یہ دیکھ کر میں نے بادشاہ سے کہا کہ مجھ تک یہ حدیث

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ شعبہ سیرتِ مصطفےٰ
المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center) کراچی

پہنچی ہے: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کچھ پھوپھیوں کا بیان ہے کہ آپ علیہ السّلام نے فرمایا: کھانے سے پہلے تربوز کھانا پیٹ کو خوب صاف اور بیماری کو جڑ سے ختم کر دیتا ہے۔ یہ سُن کر بادشاہ کہنے لگا: اگر آپ نے یہ حدیث پہلے بیان کی ہوتی تو ہم کھانا بعد میں کھاتے، اس سے پہلے تربوز کھاتے۔ پھر بادشاہ نے خازن کو بلا کر اس کے کان میں کچھ کہا، تھوڑی دیر میں وہی خازن ایک لاکھ درہم لے آیا اور بادشاہ کے اشارے پر وہ مجھے دے دیئے۔[6]

2 امام ابونُعیم اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پھلوں میں سے انگور اور تربوز بہت پسند تھے۔[7]

3 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم يَاكُلُ الْبِطِّيْخَ بِالرُّطَبِ یعنی اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تربوز کو پکی ہوئی کھجوروں کے ساتھ ملا کر تناول فرمارہے تھے، فَيَقُوْلُ: نَكْسِرُ حَرَّ هٰذَا بِبَرْدِ هٰذَا، وَبَرْدَ هٰذَا بِحَرِّ هٰذَا اور ارشاد فرمارہے تھے کہ ہم کھجوروں کی گرمی کو تربوز کی ٹھنڈک سے اور تربوز کی ٹھنڈک کو کھجوروں کی گرمی سے توڑتے ہیں۔[8]

4 حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تر کھجور اپنے دائیں ہاتھ میں اور تربوز اپنے بائیں ہاتھ میں لیتے اور کھجور کو تربوز کے ساتھ کھاتے۔ مزید فرماتے ہیں کہ تربوز پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پسندیدہ پھلوں میں سے ہے۔[9] حضرت علّامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تربوز بائیں ہاتھ میں پکڑنے سے بائیں ہاتھ سے کھانا لازم نہیں آتا، بلکہ ہاتھ تبدیل فرما کر پھر تناول فرماتے۔[10]

❁ کھانے سے پہلے تربوز کھانا زیادہ فائدہ مند ہے۔

❁ کھجور میں میٹھا زیادہ ہوتا ہے جبکہ تربوز میں کم۔ یوں ان دونوں کو ملا کر کھانے سے تربوز کھجور سے میٹھا ہو جاتا ہے جبکہ کھجور کی مٹھاس میں کمی ہو جاتی۔[11]

❁ ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ تربوز ٹھنڈا ہے کھجور گرم، دونوں مل کر معتدل ہو جاتے ہیں۔[12]

❁ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کھجور اور تربوز کی طبی ماہیت بیان فرمادی۔ آج تحقیقات کے بعد غذاؤں میں پوشیدہ قدرت کے ان رازوں اور حقائق کا اعتراف کیا جارہا ہے جبکہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آج سے تقریباً ساڑھے چودہ سو سال پہلے اس کی خبر دے گئے ہیں، یقیناً یہ آپ کے علمِ پاک کا کمال ہے۔

تربوز کے فوائد جدید تحقیقات سے تربوز کے کئی فوائد ثابت ہیں۔ ان میں سے کچھ یہ ہیں: ❁ تربوز عارضۂ قلب کی بیماریوں سے محفوظ رکھتا، بلڈ پریشر کو نارمل کرنے کے ساتھ ساتھ کولیسٹرول کو کم کرتا ہے ❁ تربوز میں ایسے مرکبات کی وافر مقدار پائی جاتی ہے جو جگر کی صحت کے لئے بے حد مفید ہیں ❁ اسی طرح اس میں بعض ایسے مادے پائے جاتے ہیں جو جسم میں چربی جمع ہونے سے روکتے اور فالتو چربی کا خاتمہ کرتے ہیں ❁ تربوز خون کی بند شریانوں کو کھولتا اور ہائی بلڈ پریشر سے بھی بچاتا ہے[13] ❁ تربوز کے بیج پیٹ سے کیڑے نکالتے ہیں[14] ❁ کھانا کھا کر ہضم ہونے سے قبل تربوز کھانے سے ہاضمے میں فساد پیدا ہو سکتا ہے، اسی طرح نہار منہ تربوز کھانا بھی نقصان دہ ہے[15]

❁ امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ کے رسالے میں ہے: کالی مرچ، کالا زیرہ اور نمک باریک پیس کر ایک بوتل میں محفوظ کر لیجئے، تربوز پر چھڑک کر استعمال کیجئے۔ اِس طرح تربوز کی لذّت میں بھی اِضافہ ہو جائے گا اور وہ ہاضِمہ کی بہترین دوا ثابِت ہو گا اور بھوک بھی چمک اُٹھے گی۔[16] اس طرح استعمال کرنے سے تربوز کا مزاج تر گرم ہو جائے گا اور ہیضے سے بچت کی راہ نکلے گی۔

---

(1) ترمذی، 3/332، حدیث: 1850 (2) طب نبوی اور جدید سائنس، 1/54 (3) خزائن الادویہ، 2/157 ملخصاً (4) خزائن الادویہ، 2/157 ملخصاً (5) گھریلو علاج، ص80 ملخصاً (6) تاریخ ابن عساکر، 6/102 (7) موسوعۃ الطب النبوی، ص718 (8) ابوداؤد، 3/508، حدیث: 3836 (9) معجم اوسط، 6/36، حدیث: 7907 (10) مرقاۃ المفاتیح، 8/22، حدیث: 4185 (11) مراٰۃ المناجیح، 6/41 ماخوذاً (12) مراٰۃ المناجیح، 6/41 (13) مختلف ویب سائٹس سے ماخوذا (14) طب نبوی اور جدید سائنس، 1/58 (15) خزائن الادویہ، 2/157 ملخصاً (16) گھریلو علاج، ص79، 80۔

ڈیمینشیا (Dementia)

ڈاکٹر زیرک عطّاری*

بھولنے کا مرض یا پھر یادداشت کے عارضے کو ماہرینِ نفسیات ڈیمینشیا کا نام دیتے ہیں۔ اس مضمون میں ہم اس مرض کی بنیادی علامات، اس کی وجوہات اور حفاظتی تدبیریں جانیں گے۔

ڈیمینشیا عموماً 65 سال سے زائد عمر کے لوگوں کو ہوتا ہے، بھول جانا ایک فطری عمل بھی ہے، ہم میں سے کوئی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ وہ روزانہ کی بنیاد پر ہر چیز یاد رکھتا ہے ایسا ممکن ہی نہیں۔ کبھی ہم چابیاں رکھ کر کہیں بھول جاتے ہیں تو کبھی موبائل، بعض کو تو اپنی عینک دن میں کئی بار ڈھونڈنی پڑتی ہے اور کچھ لکھنے کی ضرورت پڑ جائے تو یہ بات بھول جانا گویا ایک عالمی مسئلہ ہے کہ پین رکھا کہاں تھا۔

تو کیا یہ سب ڈیمینشیا کی علامات ہیں؟ فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں، ان صورتوں کا تعلق ڈیمینشیا سے ہر گز نہیں ہے کیونکہ ڈیمینشیا کے علاوہ بھی معمولی یا عارضی بھول چوک کی بعض وجوہات ہوتی ہیں مگر ان کی بنا پر بھول جانا ڈیمینشیا نہیں ہوتا، ان میں سے تین وجوہات درج ذیل ہیں:

1 بے توجہی:

ہمارا روزمرہ کا بھولنا بے توجہی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ کیوں کہ جب ایک ہی وقت میں ہم متعدّد کاموں کے حوالے سے سوچ رہے ہوتے ہیں تو بکھری ہوئی سوچوں کی وجہ سے ہم کچھ چیزیں بھول جاتے ہیں۔ عموماً کاموں کی فہرست بنانے سے یہ مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا یہ ڈیمینشیا کی صورت نہیں ہے۔

2 عارضی ذہنی دباؤ:

اگر کوئی وقتی طور پر ذہنی دباؤ یا ڈپریشن کا شکار ہو جائے تو اس کی بھی یادداشت پر کافی اثر پڑتا ہے لیکن یہ سب عارضی ہوتا ہے، جیسے جیسے ذہنی دباؤ کم ہوتا ہے یا ڈپریشن میں بہتری آتی ہے تو یادداشت بھی بہتر ہونا شروع ہو جاتی ہے لہٰذا یہ بھی ڈیمینشیا نہیں ہے۔ لیکن جو لوگ لمبے عرصے تک ذہنی دباؤ یا ڈپریشن کا شکار رہتے ہیں ان میں ڈیمینشیا ہونے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

3 بڑھاپا:

جب ہم بڑھاپے کی سیڑھیاں چڑھتے ہیں تو ہمارے سوچنے کی صلاحیت میں وہ برق رفتاری نہیں رہتی، مطلب ہمارا ری ایکشن ٹائم سست ہو جاتا ہے، جو بات جوانی میں ایک سیکنڈ میں یاد آجاتی ہے شاید بڑھاپے میں تین گنا وقت لگتا ہو مگر یہ بھی

*ماہرِ نفسیات، U.K

نارمل ہے، ڈیمینشیا نہیں۔

اب آتے ہیں اس بھولنے کی طرف جس کا سبب ڈیمینشیا ہو سکتا ہے، درج ذیل علامات اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ متعلقہ شخص ڈیمینشیا کی شروعات میں ہے:

◉ قریبی رشتہ داروں مثلاً زوجہ یا شوہر، بچّوں کے نام، پوتے پوتیوں یا نواسے نواسیوں کے نام بار بار بھول جانا۔

◉ اپائنٹمنٹس کا بھول جانا مثلاً ڈاکٹر کی اپائنٹمنٹ۔

◉ اگر کوئی دوائی لیتے ہیں تو مختلف اوقات کی دوائی کھانا بھول جانا یا پھر صبح، دوپہر یا شام کی خوراک گڈ مڈ کر دینا۔

◉ ذاتی صفائی ستھرائی (Personal Hygiene) کا متأثر ہو جانا مثلاً دانتوں کی صفائی، پاکی ناپاکی کا خیال نہ رکھنا، گندے کپڑوں میں ہی رہنا، بالوں میں کنگھی نہ کرنا۔

◉ گھر کی صفائی ستھرائی متأثر ہونا۔

◉ ڈاک کے ذریعے موصول ہونے والے خطوط کا نہ کھولنا یا پھر برقی ڈاک (E-mail) کے معاملات میں کوتاہی کرنا۔

◉ بَروقت بِل کی ادائیگی کے مسائل۔

◉ بنیادی ضروریات کی خریداری کے مسائل مثلاً ناشتے کا سامان خریدنا بھول جانا یا خریداری کے وقت کیش کتنا دینا ہے یا بقایا کتنا ہو گا اس کا پتا نہ چلنا۔

◉ راستہ بھول جانا بالخصوص اگر کسی نئی جگہ جانا ہو۔

◉ نئی انفارمیشن کو یاد رکھنے کی دشواری۔ مثلاً پوتے پوتیاں یا نواسے نواسیاں جو پیدا ہوئے ان کی تعداد یا ان کی پہچان وغیرہا۔

◉ روز مرہ کے کام متأثر ہو جانا مثلاً چائے بنانا یا کھانا بنانا، کبھی ریسیپی کے اجزاء شامل نہیں ہوتے تو کبھی چولہا جلتا ہی رہ جاتا ہے۔

◉ گھر کے دروازے کھلے رہ جانا جس سے چوری چکاری کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

یہ تمام علامات شارٹ ٹرم میموری (Short-term memory) کے زمرے میں آتی ہیں۔ مطلب یہ کہ روز مرہ کے کاموں کے لئے جس یادداشت کی ہمیں ضرورت ہوتی ہے۔ ان میں سے اگر کوئی علامت آپ اپنے کسی عزیز میں پائیں تو آپ ڈیمینشیا کا ضرور سوچیں۔ ایسا شخص اپنے ان مسائل سے بالکل ناواقف ہو گا اور وہ اس بات کا انکار کر دے گا کہ اس کے ساتھ کوئی بھی ایسا مسئلہ ہے۔ اور واقعی وہ اپنے ان مسائل سے ناواقف ہوتے ہیں کیونکہ اس بیماری کی پہچان یہ بھی ہے کہ متأثرہ شخص نہ صرف اپنی بیماری سے ناواقف ہوتا ہے بلکہ اس کی نشاندہی کرنے والے پر بھی ناراضگی کا اظہار بھی کرتا ہے۔

ڈیمینشیا کا مریض اکثر ایک غلطی کرتا ہے اور وہ یہ کہ باقاعدہ اپنے مرض کا علاج کرنے کے بجائے اپنی شارٹ ٹرم میموری پرابلم کا اِزالہ اپنی پُرانی یادوں کو دوہرا کر کرتا ہے۔ اپنی جوانی کے واقعات وہ ایسے بیان کرتا ہے کہ سننے والا تصور ہی نہیں کر سکتا کہ ان کے ساتھ کوئی یادداشت کا مسئلہ ہو گا۔ علاج سے غفلت کے نتیجہ میں بالآخر ایک اسٹیج آئے گا کہ مریض کی پُرانی یادیں بھی متأثر ہونا شروع ہو جائیں گی۔ لیکن یہ ایک بہت بعد میں آنے والی علامت ہے، تب تک ڈیمینشیا بہت ایڈوانس اسٹیج تک پہنچ چکا ہوتا ہے۔ ایڈوانس اسٹیج ڈیمینشیا کی علامات درج ذیل ہیں:

◉ مریض ریٹائرڈ ہونے کے باوجود سوچتا ہے کہ اسے کام پر جانا ہے لہٰذا وہ اس کی تیاری بھی شروع کر دیتا ہے اور اس کو روکنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

◉ مرحوم والدین کی وفات کو بھول جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ وہ زندہ ہیں، ان کی تلاش بھی کرتا ہے اور یہ بھی سوچتا ہے کہ ان کی دیکھ بھال کرنے کی ضرورت ہے۔

◉ دن اور رات کی روٹین متأثر ہو جاتی ہے، پوری پوری رات جاگنا روز مرہ کا عمل بن جاتا ہے۔

◉ جوں جوں بیماری بڑھتی ہے تو مریض اپنے ذہنی طور پر

پچھلے سالوں کی زندگی میں چلا جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ سوچتا ہے اس کے اپنے بچے چھوٹے ہیں ابھی اسے ان کی بھی دیکھ بھال کرنی ہے

- موجودہ رشتہ داروں کی پہچان بالکل ختم ہو جاتی ہے اور خاندان والوں کیلئے یہ معاملہ اس قدر دشوار ہوتا ہے کہ ان کے احساسات کو لفظوں میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔
- مریض موجودہ گھر کو چھوڑ کر اپنے بچپن والے گھر جانا چاہتا ہے، اس کے بغیر اس کا ہر لمحہ اذیت میں گزرتا ہے
- مریض بالکل ایک بچے کی مانند ہو جاتا ہے۔ لڑائی جھگڑا، گالم گلوچ اور ایسی گفتگو اور افعال کرتا ہے جس کا تصور بھی ان کی شخصیت کے منافی ہوتا ہے۔

حفاظتی تدابیر

ڈیمینشیا سے حفاظت کے لئے ان چیزوں کو مدنظر رکھنا اور ان سے بچنا ضروری ہے جو ڈیمینشیا کے خطرہ کو بڑھا دیتی ہیں، ان میں سے بعض یہ ہیں:

- سگریٹ نوشی
- شراب نوشی (یاد رہے! شراب دینِ اسلام میں حرام ہے)
- ذیابیطس
- بلند فشارِ خون (High Blood Pressure)
- کولیسٹرول کا بڑھنا
- فالج۔

ان کے علاوہ ان چیزوں کو مدنظر رکھنا اور اپنانا بھی مفید ہے جن سے ڈیمینشیا ہونے کا خطرہ کم ہو جاتا ہے ان میں سے بعض یہ ہیں:

- متوازن غذا
- روزانہ کی بنیادوں پر ورزش (اگر آپ کا کام آفس میں ہے یا پھر آپ کا کام اتنی محنت طلب نہیں کرتا)
- اعلیٰ دینی تعلیم کا ہونا مثلاً عالم، مفتی، علمِ دین پڑھانا وغیرہ
- ذہن کو مسلسل استعمال میں رکھنا مثلاً نئے علوم سیکھنا، نئے مشاغل اپنانا، نیکی کی دعوت دینا
- لوگوں سے میل جول رکھنا
- گناہوں سے بچنا وغیرہ۔

اللہ پاک ہم سب کو اور ہمارے چاہنے والوں کو اس بیماری سے بچائے، اٰمین۔ اگر آپ اپنے کسی عزیز میں ڈیمینشیا کی ابتدائی اسٹیج یا پھر ایڈوانس اسٹیج کی علامات پائیں تو فوراً کسی ماہر معالج سے رجوع فرمائیں، عموماً اس بیماری کی تشخیص اور علاج ماہرینِ نفسیات ہی کرتے ہیں، نفسیات کا ایک شعبہ (Old Age Psychiatry) بڑھاپے کی نفسیاتی بیماریوں کا ہے۔ عموماً اسی شعبے سے وابستہ ماہرینِ نفسیات ڈیمینشیا کی تشخیص اور علاج بھی کرتے ہیں۔

نئے لکھاری

(New Writers)

نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

قراٰنِ کریم میں نوح علیہ السّلام کی صفات

نعمان عطّاری

(درجۂ سادسہ، جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ، نواب شاہ، سندھ)

حضرت آدم علیہ السّلام کے دنیا سے وصالِ ظاہری فرمانے کے بعد اللہ پاک نے اپنے اُولُو الْعَزم رسولوں میں سے ایک رسول حضرت نوح علیہ السّلام کو دنیا میں مبعوث فرمایا تاکہ آپ لوگوں تک دعوت اِلَی اللہ کا فریضہ انجام دیں۔ اللہ پاک نے حضرت نوح علیہ السّلام کو بہت سے اوصافِ حمیدہ اور عظیم الشان نعمتیں عطا فرمائیں۔ آپ علیہ السّلام اللہ پاک کے سب سے پہلے رسول ہیں۔ (مسلم، ص103، حدیث:475) اور آپ آدمِ ثانی کے لقب سے بھی مشہور ہیں کیونکہ طوفانِ نوح میں فقط آپ علیہ السّلام کی قوم کے کچھ لوگ باقی رہ گئے تھے جو کشتی میں سوار تھے اور انہی سے نوعِ انسان کا سلسلہ شروع ہوا تھا۔ آپ صائمُ الدھر (یعنی عید الفطر و عید الاضحیٰ کے علاوہ ہمیشہ روزہ رکھا کرتے) تھے، (سیرت الانبیاء، ص161 ملتقطاً) آپ علیہ السّلام کا نام یشکر یا عبد الغفّار (صراط الجنان، 3/347) اور آپ کا مبارک لقب "نوح" ہے۔ یہ لقب آپ کا اس لئے رکھا گیا کیونکہ آپ اللہ پاک کے خوف کے سبب اس کی بارگاہ میں کثرت کے ساتھ گریہ وزاری کیا کرتے تھے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السّلام کا قراٰنِ مجید میں کئی مقامات پر ذکر فرمایا ہے۔ آیئے حضرت نوح علیہ السّلام کے 5 قراٰنی اوصاف پڑھتے ہیں:

1 **دعوتِ دین پر استقامت:** آپ علیہ السّلام 950 سال سے زائد اپنی قوم میں تشریف فرما رہے۔ اور آپ اتنے طویل عرصے تک اپنی قوم کو استقامت کے ساتھ دین کی دعوت دیتے رہے، اس دوران آپ نے سخت آزمائشوں اور تکالیف کا سامنا بھی کیا۔ اللہ پاک قراٰنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِیْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِیْنَ عَامًاؕ-فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَ هُمْ ظٰلِمُوْنَ(۱۴)﴾ ترجَمۂ کنز العرفان: اور بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں پچاس سال کم ایک ہزار سال رہے پھر اس قوم کو طوفان نے پکڑ لیا اور وہ ظالم تھے۔ (پ20، العنکبوت:14) آپ علیہ السّلام کا یہ وصف قراٰنِ پاک کی اس آیت سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔

2 **شکر گزار بندہ:** اللہ پاک قراٰنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿ذُرِّیَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍؕ-اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا(۳)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اے ان کی اولاد جن کو ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا بے شک وہ بڑا شکر گزار بندہ تھا۔ (پ15، بنیٓ اسرآءیل:3)

3 **نبوت و کتاب:** اللہ پاک نے نبوت و کتاب آپ کی اولاد میں رکھی یعنی آپ علیہ السّلام کے بعد دنیا میں جتنے نبی مبعوث ہوئے وہ سب آپ کی اولاد میں سے تھے اور تمام آسمانی کتابیں بھی آپ علیہ السّلام کی اولاد میں مشہور ہستیوں کو عطا ہوئیں۔ قراٰنِ کریم میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّ اِبْرٰهِیْمَ وَ جَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَ الْكِتٰبَ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور بے شک ہم نے ابراہیم اور نوح کو بھیجا اور اُن کی اولاد میں نبوّت اور کتاب رکھی۔ (پ27، الحدید:26)

4 **ذکرِ جمیل:** آپ علیہ السّلام کا ایک وصف یہ بھی ہے کہ آپ کے بعد والوں (انبیاو رُسل و اُمم) میں آپ علیہ السّلام کا ذکرِ جمیل باقی رکھا۔ اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿وَ تَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ(۷۸)﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور ہم نے پچھلوں میں اس کی تعریف باقی رکھی۔ (پ23، الصّٰفّٰت:78)

5 **کامل الایمان بندے:** قراٰنِ کریم میں ہے: ﴿اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ(۸۱)﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: بے شک وہ ہمارے اعلیٰ

درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہے۔(پ23، الصّٰفّٰت:81)

محترم قارئین! ہمیں بھی چاہئے کہ انبیائے کرام علیہمُ السّلام کی سیرت کا ذوق و شوق کے ساتھ مطالعہ کریں اور ان کی مبارک صفات و عادات کو اپنائیں تاکہ ہماری روح سے انبیائے کرام کی محبت جھلکتی نظر آئے۔

خیانت کی مذمت احادیث کی روشنی میں

شناور غنی عطّاری
(درجۂ خامسہ جامعۃُ المدینہ، فیضانِ امام غزالی، فیصل آباد)

فی زمانہ اسلامی تعلیمات پر بحیثیتِ مجموعی عمل کمزور ہونے کی وجہ سے اَخلاقی و معاشرتی بُرائیاں اتنی عام ہوگئی ہیں کہ لوگوں کی اکثریت ان کو بُرا سمجھنے کو بھی تیار نہیں، انہی میں سے ایک خیانت بھی ہے۔ یہ ایسا بدترین گناہ ہے کہ اسے منافق کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ عام طور پر خیانت کا مفہوم مالی امانت کے ساتھ خاص سمجھا جاتا ہے کہ کسی کے پاس مال امانت رکھوایا پھر اس نے واپس کرنے سے انکار کر دیا تو کہا جاتا ہے کہ اس نے خیانت کی، یقیناً یہ بھی خیانت ہی ہے لیکن خیانت کا شرعی مفہوم بڑا وسیع ہے۔ چنانچہ حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: خیانت صرف مال ہی میں نہیں ہوتی، راز، عزت، مشورے تمام میں ہوتی ہے۔(مراٰۃ المناجیح، 1/212) خیانت امانت کی ضِد ہے، پوشیدہ طور پر کسی کا حق مارنا خیانت کہلاتا ہے خواہ اپنا حق مارے یا اللہ رسول کا یا اسلام کا یا کسی بندے کا! رب تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ(۲۷)﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: اے ایمان والو! اللہ اور رسول سے خیانت نہ کرو اور نہ جان بوجھ کر اپنی امانتوں میں خیانت کرو۔(پ9، الانفال:27)

خیانت کی تعریف: اجازتِ شرعیہ کے بغیر کسی کی امانت میں تصرف کرنا خیانت کہلاتا ہے۔(باطنی بیماریوں کی معلومات، ص175) **خیانت کا حکم:** ہر مسلمان پر امانت داری واجب اور خیانت کرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔(باطنی بیماریوں کی معلومات، ص176)

جیسا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ قراٰنِ مجید میں خیانت کرنے سے منع کیا گیا ہے اسی طرح احادیثِ مبارکہ میں بھی خیانت کی مذمت وارد ہوئی ہے۔ کیونکہ یہ ایک قبیح اور بُرا فعل ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کو اس کے ارتکاب سے بچنا چاہئے۔ خیانت کی مذمت کے متعلق 7 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ بھی پڑھئے:

① **منافقت کی علامت:** جس میں چار عیوب ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان چار میں سے ایک عیب ہو تو اس میں منافقت کا عیب ہوگا جب تک کہ اُسے چھوڑ نہ دے (ان میں سے ایک یہ بیان فرمایا:) جب امانت دی جائے تو خیانت کرے۔

(بخاری، 1/25، حدیث:34)

② **کوئی دین نہیں:** جو امانتدار نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں۔

(مسند امام احمد، 4/271، حدیث:12386)

③ **مؤمن خیانت کرنے والا نہیں ہو سکتا:** مؤمن ہر عادت اپنا سکتا ہے مگر جھوٹا اور خیانت کرنے والا نہیں ہو سکتا۔

(مسند امام احمد، 8/276، حدیث:22232)

④ **اخلاقی خیانت:** اس بارے میں حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن کے بارے میں سوال نہیں ہوگا (اور انہیں حساب کتاب کے بغیر ہی جہنم میں داخل کر دیا جائے گا، ان میں سے ایک) وہ عورت جس کا شوہر اس کے پاس موجود نہ تھا اور اس (کے شوہر) نے اس کی دنیاوی ضروریات (نان نفقہ وغیرہ) پوری کیں پھر بھی عورت نے اس کے بعد اُس سے خیانت کی۔

(الترغیب والترھیب، 3/18، حدیث:4 ملتقطاً)

⑤ **خائن کی پردہ پوشی سے بچئے:** ذہن نشین رہے کہ خیانت کرنے والے کی پردہ پوشی کرنے سے بچنا بھی ضروری ہے۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو خیانت کرنے والے کی پردہ پوشی کرے تو وہ بھی اس ہی کی طرح ہے۔

(ابوداؤد، 3/93، حدیث:2716)

⑥ **مشورہ دینے میں خیانت:** جو اپنے بھائی کو کسی معاملے میں مشورہ دے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ دُرستی اس کے علاوہ میں ہے اس نے اپنے بھائی سے خیانت کی۔(ابوداؤد، 3/449، حدیث:3657)

⑦ **ادنیٰ چیز چھپانا بھی خیانت:** ہم تم میں سے جسے کسی کام پر عامل بنائیں پھر وہ ہم سے سوئی یا اس سے زیادہ چھپا لے تو یہ بھی خیانت ہے جسے وہ قیامت کے دن لائے گا۔(مسلم، ص787، حدیث:4743)

خیانت کے اسباب: اس بُرے فعل میں پڑنے کے بہت

سارے اسباب ہو سکتے ہیں جن میں سے چند اسباب یہاں ذکر کئے جارہے ہیں: 1 بدنیتی 2 دھوکا دینے کی عادت 3 بُری صحبت 4 توکل علی اللہ کی کمی 5 مسلمانوں کو نقصان دینے کی عادت 6 نفسانی خواہشات کی تکمیل۔

اللہ پاک سے دعا ہے کہ اللہ پاک ہم سب کو خیانت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور دین اسلام کے احکامات کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خاتَمِ النّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

خیانت کے بارے میں مزید معلومات کیلئے اور درج بالا اسباب کے علاج جاننے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "باطنی بیماریوں کی معلومات" کا مطالعہ کیجئے۔ علمِ دین کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔ اِن شآءَ اللہ

علمائے کرام کے حقوق

بنتِ بشیر احمد عطّاریہ
(درجۂ ثالثہ، جامعۃُ المدینہ گرلز صابری کالونی، اوکاڑہ)

قراٰنِ کریم میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَؕ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان۔(پ23، الزمر:9)

اس آیت میں اور قراٰنِ پاک کی بہت سی آیات میں اہلِ علم کی شان و عظمت کا بیان ہوا ہے۔ علم ہی کی وجہ سے حضرت آدم علیہ السّلام کو فرشتوں پر فضیلت دی گئی، حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک عُلَما ہی انبیا کے وارث ہیں، انبیا درہم و دینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ وہ نفوسِ قدسیہ تو صرف علم کا وارث بناتے ہیں تو جس نے اسے حاصل کر لیا اس نے بڑا حصہ پالیا۔(ترمذی، 4/312، حدیث:2691)

عالم کی تعریف: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: عالم کی تعریف یہ ہے کہ عقائد سے پورے طور پر آگاہ ہو اور مستقل ہو اور اپنی ضروریات کو کتاب سے نکال سکے بغیر کسی کی مدد کے۔(ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص58) آیئے عُلَمائے کرام کے چند حقوق جانتے ہیں:

1 **اطاعت کرنا:** مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: فُقَہاء کی طرف رجوع کرنا بھی رسول ہی کی طرف رجوع کرنا ہے کیونکہ فقہاء حضور ہی کا حکم سناتے ہیں۔ جیسے حضور کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے ایسے ہی عالمِ دین کی فرمانبرداری رسول اللہ کی فرمانبرداری ہے۔(نور العرفان، ص137، 138)

2 **تعظیم کرنا:** عُلَمائے کرام کی تعظیم کرنا ہر ایک پر لازم ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 649 پر علمائے دین کی توہین کے متعلق ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: سخت حرام، سخت گناہ اَشد کبیرہ، عالم دین سنی صحیحُ العقیدہ کہ لوگوں کو حق کی طرف بلائے اور حق بات بتائے محمد رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نائب ہے اس کی تحقیر مَعاذَ اللہ محمد رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی توہین ہے۔

3 **اعتراض سے بچنا:** علمائے کرام پر اعتراض کرنا سخت جرم ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: حقیقۃً عالمِ دین، ہادیِ خلق، سنی صحیحُ العقیدہ ہو، عوام کو اس پر اعتراض، اس کے افعال میں نکتہ چینی، اس کی عیب بِنی حرام حرام حرام اور باعثِ سخت محرومی اور بدنصیبی ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 8/97)

4 **احکامِ شرعیہ میں عُلَما پر بھروسا کرنا:** ہمیں چاہئے کہ دینی مسائل میں ان پر اعتماد کرکے ان کے بتائے ہوئے فتاویٰ و مسائل پر عمل کریں کیونکہ یہ نائبِ رسول ہیں۔ حدیث پاک میں ہے: عالم زمین میں اللہ کا امین ہوتا ہے۔(جامع بیان العلم وفضلہ، ص74، حدیث:225)

5 **مدد و نصرت کرنا:** ہمیں ہر طرح سے ان کی نصرت و حمایت کرنی چاہئے، ان کی امداد و استعانت پر کمربستہ رہنا چاہئے وہ زبان کے ذریعے ہو یا مال کے ذریعے۔ اور ان کے بارے میں بُرا سننے سے بھی بچا جائے۔

یاد رکھئے! یہ ساری فضیلتیں علمائے حق کو حاصل ہیں۔ امیرِ اہلِ سنت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ لکھتے ہیں: صرف علمائے اہلِ سنّت ہی کی تعظیم کی جائے۔ رہے بد مذہب عُلَما تو ان کے سائے سے بھی بھاگے کہ ان کی تعظیم حرام، ان کا بیان سننا ان کی کتب کا مطالعہ کرنا اور ان کی صحبت اختیار کرنا حرام اور ایمان کے لئے زہرِ ہلاہل ہے۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص359)

اللہ پاک ہمیں عاشقانِ رسول عُلَمائے کرام کے حقوق کی ادائیگی کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خاتَمِ النّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تحریری مقابلے میں موصول ہونے والے مضامین کے مؤلفین

مضمون بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام

کراچی: محمد زبیر، غلام مرتضیٰ، خالد حُسین عطّاری مدنی، محمد اسماعیل عطّاری۔ **لاہور:** محمد عمر، گل محمد، مدّثّر رضوی۔ **اٹک:** ناصر مدنی، دانیال رضا مکی۔ **مختلف شہر:** طلحہ خان عطّاری (راولپنڈی)، نعمان عطّاری (نواب شاہ)، شناور غنی عطّاری (فیصل آباد)۔

مضمون بھیجنے والی اسلامی بہنوں کے نام

کراچی: بنتِ غلام احمد، بنتِ عمران عطّاری، بنتِ محمد اکرم، بنتِ شمیم عطّاریہ، بنتِ شہزاد احمد، بنتِ عدنان۔ **اسلام آباد:** بنتِ عبد الرزاق، بنتِ عمر، بنتِ محمد عظیم۔ **سمندری (فیصل آباد):** بنتِ امیر حمزہ، بنتِ خادم حُسین عطّاریہ، بنتِ محمد اشرف۔ **سیالکوٹ:** بنتِ اشرف، بنتِ اصغر مغل، بنتِ افضال، بنتِ امجد، بنتِ اویس، بنتِ تنویر احمد، بنتِ جہانگیر، بنتِ خالد، بنتِ خوشی محمد، بنتِ رزاق بٹ، بنتِ رضاء الحق باجوہ، بنتِ سرمد، بنتِ سہیل احمد، بنتِ شبیر حُسین، بنتِ شمس پرویز، بنتِ طالب حُسین، بنتِ محمد بشیر، بنتِ محمد تنویر، بنتِ محمد شفیق، بنتِ محمد شہباز، بنتِ محمد طارق، بنتِ ظفر۔ **راولپنڈی:** بنتِ انور، بنتِ شفیق، بنتِ شکیل، بنتِ مدثر، بنتِ وسیم۔ **گجرات:** بنتِ انصر جاوید، بنتِ غلام مصطفیٰ، بنتِ فیاض احمد، بنتِ فیاض حُسین، بنتِ فیصل عمران، بنتِ محمد عرفان، بنتِ محمود عالم خان، بنتِ انیس الرحمٰن، بنتِ راجہ واحد حُسین ۔ **گوجرانوالہ:** بنتِ بلال، بنتِ عاشق، بنتِ شفیق ۔ **سیالکوٹ:** ہمشیرہ اسد علی، ہمشیرہ زین، ہمشیرہ حمزہ، ہمشیرہ سلطان علی، ہمشیرہ معظم رضا، بنتِ لطیف، اُمِّ فروخ، اُمِّ میلاد، بنتِ ارشد علی، بنتِ باقر علی، بنتِ تنویر، بنتِ حاجی شہباز، بنتِ رمضان، بنتِ سجّاد حُسین، بنتِ سعید احمد، بنتِ طارق، بنتِ عبد اللہ قادری، بنتِ محمد اشرف، بنتِ ناصر، بنتِ وسیم، ہمشیرہ حمزہ۔ **لالہ موسیٰ:** بنتِ محمد احسن، بنتِ مصطفیٰ حیدر۔ **مختلف شہر:** بنتِ بشیر (اوکاڑہ)، بنتِ ارشد (بہاولپور)، بنتِ محمد سچل (رحیم یار خان)۔ بنتِ اقبال (ٹوبہ)، بنتِ مظہر اقبال (جہلم)، بنتِ محمد انور (جھمرہ سٹی)، بنتِ اللہ بخش (ڈیرہ اللہ یار)، بنتِ جاوید (حیدر آباد)، بنتِ عبد الحمید (لاہور)، بنتِ مشتاق احمد (کوٹ اڈّو)، ام حسان (سڈنی آسٹریلیا)۔

ان مؤلفین کے مضامین 10 مئی 2023ء تک ویب سائٹ news.dawateislami.net پر اپلوڈ کر دیئے جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

تحریری مقابلہ کے عنوانات (برائے اگست 2023ء)

1 قراٰنِ کریم میں حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی صفات 2 حسد کی مذمت احادیث کی روشنی میں 3 پیر و مرشد کے حقوق

مضمون جمع کروانے کی آخری تاریخ: 20 مئی 2023ء

مضمون لکھنے میں مدد (Help) کے لئے ان نمبرز پر رابطہ کریں:

صرف اسلامی بھائی: +923012619734 صرف اسلامی بہنیں: +923486422931

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے بارے میں تأثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات

① مولانا مفتی عبد الستار سعیدی (دارالافتاء جامعہ نعیمیہ، لاہور): ماشآءَ اللہ تعالیٰ! دعوتِ اسلامی کا ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ حسبِ معمول موصول ہوا، پڑھ کر بہت خوشی ہوئی، اس رسالے میں بہت عمدہ معلومات، شرعی مسائل کا حل اور بہت علمی ذخیرہ پڑھنے کو ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دعوتِ اسلامی کو مزید ترقی و عروج عطا فرمائے اور بانیِ دعوتِ اسلامی سمیت تمام اراکین کو خوش و خرم رکھے، اٰمین۔

② مولانا محمد کریم عطّاری مدنی (مدرس جامعۃ المدینہ وندر، بلوچستان): ماشآءَ اللہ! دعوتِ اسلامی نے جس شعبہ میں بھی نیکی کی دعوت عام کرنے کا عزم کیا ہے اللہ پاک کے فضل و کرم سے اس میں اپنا لوہا منوایا ہے اور یہ کرمِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے۔ مجھے جنوری 2023ء کے ماہنامہ میں قبلہ مفتی محمد قاسم قادری صاحب کا مضمون **”کیا اجتہاد کا دروازہ بند ہے؟“** اور اسلامی مہینے کی مناسبت سے مضمون **”اوصافِ صدیقِ اکبر“** بہت پسند آیا۔

متفرق تأثرات

③ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ مختلف دینی علوم وعنوانات پر مشتمل ایک کتاب ہے جسے خرید کر پڑھنا ہر عام و خاص کے لئے حصولِ علم کا بہترین ذریعہ ہے جو بھی اس کو پڑھتا ہے اَش اَش کر اٹھتا ہے۔ خود بھی لے کر پڑھیں دوسروں کو بھی لے کر پڑھنے کی ترغیب دلائیں۔ (اسد رضا عطّاری، طالبِ علم جامعۃ المدینہ فیضانِ غوثِ اعظم، ولیکا سائٹ ایریا، کراچی) ④ اَلحمدُ لِلّٰہ ہر ماہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ پڑھنے کی سعادت ملتی ہے، یہ زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے افراد کیلئے دینی، دُنیاوی، شرعی، اَخلاقی، نفسیاتی، معاشرتی اور معاشی معلومات کا خزانہ ہے۔ (محمد امیر حمزہ، ایگریکلچر یونیورسٹی فیصل آباد) ⑤ ماشآءَ اللہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ ایک بہت ہی اچھا میگزین ہے اور اس میں بہت ہی اچھی اچھی معلومات ہوتی ہیں، میں پہلے کوئی اور کتاب پڑھتا تھا مجھے میرے دوست نے بتایا کہ آپ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کی بکنگ کروالیں اور یہی مطالعہ کیا کریں تو میں نے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کی بکنگ کروالی اور اب ہر مہینے اس کا مطالعہ کرتا ہوں، ماشآءَ اللہ اس میں بہت ہی دلچسپ دینی معلومات ہوتی ہیں اور اس میں زندگی گزارنے کے بہت ہی اچھے اچھے طریقے ہوتے ہیں جو مجھے کسی اور کتاب میں نہیں ملے۔ (محمد شاہ زیب، خانپور) ⑥ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں مجھے سلسلہ **”بزرگانِ دین کے مبارک فرامین“** اور **”اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل“** بہت اچھے لگتے ہیں۔ (ہمشیرہ حافظ سکندر سفیان، طالبہ جامعۃ المدینہ گرلز، اوکاڑہ) ⑦ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ بہت اچھا میگزین ہے، اس میں **”مقدس مقامات“** کے حوالے سے بھی ایک سلسلہ شروع کرنے کی گزارش ہے۔ (بنتِ محمد اشرف، جہانیاں ملتان) ⑧ مجھے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کا بے صبری سے انتظار رہتا ہے، اَلحمدُ لِلّٰہ اس ماہنامے میں موجود تحریروں کو پڑھ کر علم کا خزانہ حاصل ہوتا ہے خاص طور پر **”بچّوں کا ماہنامہ فیضانِ مدینہ“** میں موجود دلچسپ مضامین پڑھ کر بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، اللہ پاک سے دعا ہے کہ یہ ماہنامہ ہر گھر کی زینت بنے اور ہر بچہ اور بڑا اس ماہنامہ کو پڑھ کر اس سے استفادہ کرے۔ (مبشرہ، کراچی) ⑨ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں **”بچّوں کی کہانیاں“** زیادہ ہونی چاہئے۔ (اُمِّ ہانی، کراچی) ⑩ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں مجھے سلسلہ **”حروف ملائیے“** اچھا لگتا ہے۔

(بنتِ محمد خالد، کوٹ ادو، پنجاب)

FEEDBACK

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تأثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

خوابوں کی تعبیریں

مولانا محمد اسد عطاری مدنی*

قارئین کی طرف سے موصول ہونے والے چند منتخب خوابوں کی تعبیریں

خواب: اگر کوئی خواب دیکھے کہ وہ اپنے مُرشد کے گلے لگ کر بہت رویا ہے، تو یہ کیسا ہے؟

تعبیر: جامع شرائط پیر کی زیارت مرید کیلئے باعثِ سعادت و برکت ہے۔ اس طرح کا خواب پیر و مرشد کی نظر ہونے کی علامت ہوتی ہے۔ مرید کو چاہئے کہ اپنے پیر کی اطاعت کرے دونوں جہانوں میں کامیابی پائے گا۔

خواب: ایک اسلامی بھائی کو خواب آرہا ہے کہ اس کو خون کی الٹیاں آرہی ہیں اور اس کی بیگم کو خواب آرہا ہے کہ اس کا بچّہ اس سے لے کر کوئی بھاگ رہا ہے یہ خواب فجر کی اذان کے وقت آرہا ہے۔

تعبیر: اللہ پاک رحم فرمائے آزمائش کی علامت ہے۔ البتہ یہ ضروری نہیں کہ بچہ اغوا ہی ہو۔ بہر حال اگر گھر میں چھوٹے بچے ہیں تو ان کی نگہداشت و حفاظت کا بھرپور خیال رکھیں۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں صدقہ کریں۔ اِن شآءَ اللہ سب گھر والوں کے لئے یہ صدقہ باعثِ برکت ہو گا۔

خواب: اگر خواب میں اپنے پیچھے اونٹ لگ جائے تو اس کی کیا تعبیر ہے؟

تعبیر: ایسا خواب رنج و غم کی علامت ہوتا ہے۔ اور کبھی بیمار ہونے پر بھی دلالت کرتا ہے۔ ہو سکتا ہے خواب دیکھنے والے کو کسی تکلیف یا مشکل کا سامنا ہو۔ لہٰذا اپنے کاموں کو دیکھ بھال کے ساتھ سر انجام دیں ہوشیاری سے کام لیں، کھانے پینے میں احتیاط کریں ہر اس کام سے دور رہیں جو بیماری کا باعث ہو سکے اور اللہ پاک کی بارگاہ میں ہر نماز کے بعد دعا بھی کریں اِن شآءَ اللہ عافیت کا سامان ہو گا۔

خواب: فوت شدہ عورت کو خواب میں خوب فینسی کپڑوں اور میک اپ میں دیکھنا کیسا ہے؟

تعبیر: اگر کسی برائی یا غلط ماحول میں نہیں دیکھا۔ جائز طور پر کپڑے اور زینت اختیار کئے ہوئے دیکھا تو یہ فوت شدہ کی اچھی کیفیت کی علامت ہے۔ کیونکہ کسی فوت شدہ کو اچھی حالت میں اور خوش دیکھنا اچھی فال ہوتی ہے۔

خواب: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں گھر میں ہوں اور گھر کے صحن میں دو خربوزے رکھے ہوئے ہیں ایک بڑا اور ایک کچھ چھوٹا ہے کچھ دیر بعد جب دیکھتا ہوں تو جو چھوٹا ہے اس کا درمیان سے اوپر تک کا چھلکا اترا ہوا ہے جبکہ نیچے والا چھلکا نہیں اترا ہوا اور اس کا رنگ لال اور اتنا میٹھا لگ رہا ہے کہ کھانے کو دل کرتا ہے اور اس کے اوپر شبنم کی طرح قطرے ہیں۔ اتنے میں تہجد کا وقت ہو جاتا ہے میرے استاد گرامی جیسے ہی کمرے میں داخل ہوتے ہیں تو میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

تعبیر: اچھا خواب ہے۔ موسم میں میٹھا خربوزہ دیکھنا صحت و منفعت کی علامت ہے بیمار کے لئے شفا، کمزور کے لئے طاقت کی علامت ہے۔ اگر کوئی طالبِ علمِ دین دیکھتا ہے تو حصولِ علم میں آسانی کی دلیل ہے۔ البتہ اسباب کو ضرور اختیار کریں۔

*نگرانِ مجلس مدنی چینل

آؤ بچّو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

پانی پینے کے آداب

مولانا محمد جاوید عطّاری مَدَنی*

ہمارے پیارے آقا مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَا یَشْرَبَنَّ اَحَدٌ مِّنْکُمْ قَائِمًا یعنی تم میں سے کوئی بھی کھڑے ہو کر پانی ہر گز نہ پیئے۔ (مسلم، ص862، حدیث:5279)

پانی کو عربی زبان میں "مَاءٌ" کہتے ہیں یہ لفظ قراٰن پاک میں کئی بار آیا ہے۔

پیارے بچّو! پانی ہمارے جسم کی اہم ضرورت کو پورا کرتا ہے اور اس کے بہت سارے فائدے بھی ہیں۔ جن بچّوں کی پانی پینے کی عادت نہیں ہے یا بہت ہی کم پیتے ہیں انہیں چاہئے کہ پانی پیا کریں۔

لیکن! پانی کیسے پینا ہے اس کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے: پانی روشنی میں دیکھ کر، بِسْمِ اللہ شریف پڑھ کر، تین سانس میں، سیدھے ہاتھ سے، بیٹھ کر پینا چاہئے۔ ہاں آبِ زمزم کھڑے ہو کر پی سکتے ہیں کیونکہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی کھڑے ہو کر پیا ہے۔ ہمارے لئے سب سے بڑے راہنما پیارے پیارے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں انہوں نے فرمایا کہ پانی بیٹھ کر پینا ہے تو ہم بیٹھ کر ہی پئیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

اچھے بچّو! پانی کی قدر کرنی چاہئے اور اسے ضائع بھی نہیں کرنا چاہئے۔ بعض بچے پانی پینے کے بعد تھوڑا سا پانی گلاس میں چھوڑ دیتے ہیں یا گرا کر ضائع کر دیتے ہیں ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے کیونکہ پانی یا کسی بھی صحیح چیز کو بے کار اور ضائع کرنا بہت بری بات ہے، قراٰنِ کریم میں اس سے منع کیا گیا ہے۔ (پ15، بنیٓ اسرآءیل:26)

اللہ پاک ہمیں پانی کی قدر کرنے اور سنّت کے مطابق پینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حروف ملائیے!

پیارے بچو! اللہ پاک نے دوزخ کافروں کے لئے بنائی ہے، صرف کافر ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے، کافروں کو ایک سیکنڈ کے لئے بھی باہر نہیں نکالا جائے گا۔ جو مسلمان برے ہوں گے، گناہوں والے کام کریں گے، وہ بھی دوزخ میں جائیں گے، جب ان کی سزا ختم ہو جائے گی پھر جنت میں چلے جائیں گے۔ دوزخ میں صرف کافر ہی کافر ہوں گے۔ دوزخ میں بہت سخت سزا ملے گی، وہاں بڑے بڑے سانپ ڈنک ماریں گے، کھانے کے لئے کانٹوں والے درخت، پینے کے لئے خون اور بہت زیادہ گرم پانی دیا جائے گا۔ دوزخ کو عربی میں "جہنم" بھی کہتے ہیں۔ قراٰن شریف میں دوزخ کے طبقات (درجات) کے لئے یہ نام استعمال ہوئے ہیں: 1 جہنم 2 لَظٰی 3 حُطَمَہ 4 سعیر 5 سَقَر 6 جحیم 7 ہاوِیہ۔

ا	س	د	ف	گ	ھ	ج	ک	ل
ص	ہ	ا	و	ی	ہ	ڈ	غ	ح
ض	خ	پ	ہ	ی	ئ	ے	ت	ر
ع	و	د	و	ز	خ	ق	س	ل
م	ن	ج	ح	ی	م	ب	ع	ط
چ	ش	ز	ط	ذ	ل	ظ	ی	ژ
ث	ظ	م	م	ر	س	ق	ر	ق
ت	ئ	ج	ہ	ن	م	خ	ض	و
ٹ	آ	ش	چ	ب	ن	م	ک	ع

آپ نے اوپر سے نیچے اور سیدھی سے اُلٹی طرف حروف ملا کر 7 نام تلاش کرنے ہیں، جیسے ٹیبل میں لفظ "دوزخ" کو تلاش کرکے بتایا گیا ہے۔ اب یہ نام تلاش کیجئے: 1 جہنم 2 لَظٰی 3 حُطَمَہ 4 سعیر 5 سَقَر 6 جحیم 7 ہاوِیہ۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

ہاتھوں سے خوشبو

مولانا ابوحفص مدنی*

صہیب اور خبیب نمازِ جمعہ پڑھنے کے بعد گھر کی جانب آرہے تھے اور بار بار کبھی اپنا اپنا ہاتھ سونگھتے تو کبھی ایک دوسرے کا، حیرت اور خوشی کے ملے جلے آثار ان کے چہرے سے واضح تھے۔

بھائی جان کتنی پیاری خوشبو آرہی ہے ہمارے ہاتھوں سے! بالآخر صہیب نے خاموشی توڑی اور حیرت کو الفاظ میں ڈھال دیا۔

جی ہاں! لیکن میں تو یہ سوچ رہا ہوں کہ یہ خوشبو ہمارے ہاتھوں میں کیسے آگئی؟ خبیب نے جواب دیتے ہوئے اپنی حیرت کو بھی سوال میں بدل دیا۔

صہیب بولا، بھائی جان! ہم نے صلوٰۃ و سلام کے بعد مسجد میں بہت سارے نمازیوں سے مصافحہ کیا تھا، یہ ضرور کسی نہ کسی کے ہاتھوں پر خوشبو لگی ہوگی اور ان کے ہاتھوں سے ہمارے ہاتھوں کو لگ گئی ہوگی۔

دونوں بھائی ابھی یہی اندازے لگا رہے تھے کہ دادا جان بھی مسجد سے گھر آن پہنچے۔ دونوں بھائی جلدی سے دادا جان سے مصافحہ کرنے بڑھے۔ صہیب نے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا اور دادا جان کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔

خبیب بھائی! خبیب بھائی! دادا جان کے ہاتھوں سے بھی وہی خوشبو آرہی ہے جو ہمارے ہاتھوں سے آرہی ہے۔

سچ میں! خبیب نے بھی جلدی سے دادا جان سے مصافحہ کیا اور ہاتھ کو بوسہ دے کر سونگھنے لگا۔

دادا جان ان کی حیرت کی وجہ سمجھ چکے تھے لہٰذا بولے: میرے بچو! آپ حیران کیوں ہیں؟ ہمارے امام صاحب اور کچھ نمازی حضرات جب کپڑوں اور عمامے کو خوشبو لگاتے ہیں تو ہاتھوں پر بھی مَل لیتے ہیں، اس سے ان کے ہاتھوں سے بھی خوشبو آتی ہے اور یوں ملنے والا خوش بھی ہوتا ہے اور حیران بھی۔

*مدرس جامعۃ المدینہ، فیضانِ آن لائن اکیڈمی

دادا جان ہم بھی یہی سوچ رہے تھے کہ ضرور یہ خوشبو کسی نہ کسی کے ہاتھوں سے ہمارے ہاتھوں کو لگی ہوگی۔ دونوں بھائی یک زبان بولے۔

چلیں اب اس حیرت کو ختم کریں اور معطّر و مُعنبر، میرے اور آپ کے آقا و سرور جنابِ محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک خوشبو کے بارے میں ایک معجزہ سنتے ہیں۔ دادا جان نے لاؤنج میں صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

ارے واہ! سُبْحٰنَ اللہ! جی دادا جان ضرور! دونوں بھائی خوشی سے چہکے اور دادا جان کے پاس آکر بیٹھ گئے۔

پیارے بچّو! اللہ کے آخری نبی محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ایک بہت ہی پیارے صحابی حضرت جابر بن سَمُرَہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے فجر کی نماز پیارے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ پڑھی۔ نماز کے بعد آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے گھر کی جانب روانہ ہوئے تو میں بھی ساتھ ہولیا۔ راستے میں آپ کے سامنے کچھ بچے آئے تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہر بچے کے ایک ایک گال پر اپنا مبارک ہاتھ پھیرا اور میرے دونوں گالوں پر مبارک ہاتھ پھیرے۔

آپ فرماتے ہیں کہ میں نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہاتھ سے ایسی ٹھنڈک اور خوشبو پائی کہ جیسے ہاتھ ابھی ابھی عطر والے کے صندوق سے نکالا گیا ہو۔

(مسلم، ص978، حدیث:6052)

"سُبْحٰنَ اللہ!" دونوں بھائیوں نے خوشی سے کہا:

دادا جان! ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تو ہر ہر بات ہی کمال کی ہے۔ خبیب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

جی ہاں! پیارے بچو! یہ تو ابھی آپ کو ایک معجزہ سنایا ہے، حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے خوشبو کے بہت سے معجزات ہیں۔

آپ کے پیارے صحابی حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تلاش کرنا چاہتا اور کسی راستے پر نکلتا تو وہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک پسینے کی خوشبو سے پہچان لیتا تھا کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اسی گلی سے گزرے ہیں، کیونکہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جس گلی سے گزرتے وہ آپ کی خوشبو سے مہک اٹھتی تھی۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی، 6/69ملخصاً)

لاؤنج ایک بار پھر سُبْحٰنَ اللہ! کی آواز سے گونج گیا۔

دادا جان نے بچّوں کی خوشی دیکھی تو دادا جان سے رہا نہ گیا اور ایک اور عشق بھری بات چھیڑ دی۔

پیارے بچو! نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جسمِ مبارک سے آنے والی یہ خوشبو کوئی عارضی خوشبو نہیں تھی بلکہ پیدائشی خوشبو تھی۔ آپ کی والدہ ماجدہ بی بی آمنہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: جب آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت ہوئی تو میں نے دیکھا کہ حسن و جمال ایسا تھا جیسے چودھویں کا چاند ہو آپ کے جسم سے بہترین کستوری جیسی خوشبو آرہی تھی۔

(المواہب اللدنیہ، 1/66)

خبیب بھائی آج تو مزہ آگیا، میں تو اب روزانہ خوشبو لگایا کروں گا۔ صہیب نے خوشی سے خبیب کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

کیوں نہیں! ضرور لگایا کریں کیونکہ خوشبو لگانا ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بہت پسند تھا اور آپ کی پیاری پیاری سنّت بھی ہے۔ دادا جان نے بچّوں کو آخری بات کہی اور آرام کرنے اپنے کمرے میں چلے گئے۔

اپنے بچوں کا قرآن سے تعلق جوڑیئے

مولانا آصف جہانزیب عطّاری مَدَنی*

ذرا تصور کیجیے!

قیامت قائم ہو چکی ہے، حضرت آدم علیہ السّلام سے لے کر آخر تک کے تمام لوگ میدانِ محشر میں جمع ہیں، لوگوں کا حساب کتاب ہو رہا ہے، پھر لوگوں کے اس مجمع میں جہاں نیک و بد، کافر و مسلم سب جمع ہیں وہاں آپ کے سر پر ایک چمکتا دمکتا تاج رکھا جاتا ہے، جس کی روشنی سورج کی روشنی سے اچھی ہوگی۔ (ابوداؤد، 2/100، حدیث: 1453 ماخوذاً)

اس وقت آپ کیسا محسوس کر رہے ہوں گے! یقیناً آپ کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں ہوگی، جس وقت ہر شخص کو اپنے حساب کتاب کی فکر ہوگی اس وقت آپ کا یہ اعزاز و اکرام انتہائی خوشگوار ہوگا۔

ہم میں سے ہر ایک یہ چاہے گا کہ قیامت والے دن ہمیں بھی یہ اعزاز حاصل ہو، قیامت والے دن ہمارا بھی اکرام ہو اور ہماری بھی بخشش ہو۔ ہمیں بھی یہ سعادت حاصل ہو سکتی ہے، ہمارے سروں پر بھی یہ عالی شان تاج رکھا جا سکتا ہے، اس کے لئے ہمیں ایک کام کرنا ہوگا، اپنا اور بالخصوص اپنی اولاد کا قرآنِ کریم سے تعلق مضبوط کرنا ہوگا۔ ان کے دلوں میں قرآنِ کریم کی محبت داخل کرنی ہوگی۔ انہیں قرآن پڑھنے والا اور اس پر عمل کرنے والا بنانا ہوگا، پھر اللہ کی رحمت سے ہم بھی اس اعزاز و اکرام کے اہل ہوں گے۔ ہم بھی اپنی اولاد کا قرآنِ کریم سے تعلق جوڑ سکتے ہیں، اس کے لئے ہمیں اپنی اولاد کے دل قرآنِ کریم سے جوڑنے کی کوشش کرنی پڑے گی اور اولاد کے دل قرآنِ کریم سے کیسے جڑیں گے؟ اس کے لئے چند نکات ملاحظہ فرمائیے:

1. یہ بات یقینی ہے کہ بچہ والدین کو دیکھ کر زیادہ سیکھتا ہے، لہٰذا پہلے والدین خود اپنا تعلق قرآن سے مضبوط کریں، تلاوتِ قرآن کی عادت بنائیں، قرآنِ پاک کے ترجمہ و تفسیر کا مطالعہ کریں اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کریں، جب بچے آپ کو یہ کام کرتا دیکھیں گے تو یہ ان کا قرآن سے محبت کا پہلا عملی سبق ہوگا۔

2. بچّوں کے دلوں میں واقعات کے ذریعے، احادیث کے ذریعے اور کہانیوں کے ذریعے قرآنِ پاک کی محبت اور عظمت پیدا کیجئے تاکہ ان کے ذہنوں میں قرآن کی محبت بھی پیدا ہو، ان کے ذہن میں بھی یہ بات راسخ ہو جائے کہ قرآنِ کریم کوئی معمولی کتاب نہیں بلکہ بہت عظیم الشّان کتاب ہے، اس کے سیکھنے میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔ اس طرح بچّے رغبت سے اس سعادت کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

3. قرآن پڑھانے کو بھی اہمیت دیجئے جیسے دنیاوی تعلیم کو دی جاتی ہے، ہمارے ہاں اکثر طور پر قرآن کی تعلیم کو ثانوی حیثیت دی جاتی ہے، جس کی وجہ سے بچوں کے دلوں سے

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بچّوں کی دنیا
(چلڈرنز لٹریچر) المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

شروع سے ہی قراٰن کی عظمت نکل جاتی ہے اور بعد میں قراٰن سے بمشکل ہی تعلق جڑ تا ہے۔

4 بچوں سے قراٰنِ پاک کے بارے میں چھوٹے چھوٹے سوالات پوچھئے، صحیح بتانے پر کوئی انعام دیجئے تاکہ قراٰنی معلومات کا بھی ذہن بنے۔ مثلاً سب سے چھوٹی سورت کون سی ہے؟ سب سے بڑی سورت بتائیے؟ پہلی سورت کا نام بتائیے؟ آخری سورت کون سی ہے؟

5 بچوں سے کوئی کام زبردستی نہ کروائیے بلکہ پیار محبت سے انہیں تعلیمِ قراٰن کی طرف مائل کیجئے۔

6 جب بچے کو قراٰنِ کریم پڑھانے کا ارادہ کر لیا جائے تو اپنے گھر کا ماحول بھی پاکیزہ، صاف ستھرا اور شور و غل سے پاک رکھا جائے تاکہ اس سکون و اطمینان والے ماحول کا بچے پر مثبت اثر پڑے۔

7 بچہ جب قراٰن پڑھنے کا سلسلہ شروع کر دے تو اس کے ذہن میں یہ بات بٹھائیے کہ یہ کام بہت عظیم ہے اور جو اس کام میں لگ جاتے ہیں انہیں اخلاقی برائیوں مثلاً جھوٹ، غیبت، چغلی، دھوکا وغیرہ سے دور رہنا چاہئے، اس سلسلے میں عملی طور پر خود کو بھی بچائیے اور اپنی اولاد کو بھی ان اخلاقی برائیوں سے بچانے کی بھرپور کوشش کیجئے۔

محترم والدین! جب آپ بچے کے دل میں قراٰن کی اہمیت اور عظمت بٹھانے میں کامیاب ہوگئے تو پھر آپ کو اس پر مزید محنت کی ضرورت نہیں پڑے گی، لیکن بچے کو اس مقام تک پہنچانے کے لئے خود بھی کوشش کرنی پڑے گی اور ان نکات پر بچوں سے بھی پابندی کروانی پڑے گی۔

نوٹ: قراٰنِ کریم سے اپنا اور اپنے بچوں کا تعلق مضبوط کرنے کے لئے تفسیر صراط الجنان سے ترجمہ و تفسیر پڑھنا اور قراٰنی فضائل پر مشتمل مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”تلاوت کی فضیلت“ کا مطالعہ بے حد مفید رہے گا۔

جواب دیجئے!

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ مارچ 2023ء“ کے سلسلہ ”جواب دیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 عمر کفیل (کراچی) 2 عبدالعلیم (عمارکوٹ) 3 اُمِّ حسن فیاض (لاہور) “ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** 1 حضرت شدّاد بن اَوس رضی اللہ عنہ 2 مدائن میں۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ◉ سراج احمد (شہدادکوٹ) ◉ بنتِ تسلیم (ٹنڈوجام، سندھ) ◉ بنتِ محمد ندیم (ملتان) ◉ محمد اسامہ (ڈیرہ غازی خان) ◉ عامر ایوب (گوجرانوالہ) ◉ بنتِ عبدالرزاق عطّاری (واہ کینٹ) ◉ بنتِ خالد حُسین (لاہور) ◉ بنتِ عمران (کراچی) ◉ بنتِ شاہد احمد (حیدرآباد) ◉ بنتِ منوّر (سانگھڑ) ◉ بنتِ نور محمد (کنزی سندھ) ◉ مزمل عطّاری (فیصل آباد)۔

جملے تلاش کیجئے!

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ مارچ 2023ء“ کے سلسلہ ”جملے تلاش کیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 بغداد رضا (کراچی) 2 محمد ریحان (میلسی) 3 اُمِّ ربیعہ (سرگودھا) انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** 1 لکڑی کی تلوار، ص56 2 شب براءت، ص55 3 حروف ملایئے، ص55 4 تم یا آپ؟، ص58 5 آپی کی پیپر شیٹ، ص60۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ◉ بنتِ عبدالعظیم (کراچی) ◉ علی احمد عطّاری (اسلام آباد) ◉ بنتِ گلزار (گوجرانوالہ) ◉ بنتِ توفیق (خانیوال) ◉ محمد جنید (کراچی) ◉ احمد رضا (ننکانہ) ◉ بنتِ محمد عرفان (سرگودھا) ◉ بنتِ علی احمد عطّاریہ (ڈیرہ اللہ یار) ◉ احمد رضا (گجرات) ◉ بنتِ آصف عطّاریہ (چکوال) ◉ بنتِ عباس (مظفر گڑھ) ◉ محمد امتیاز (فیصل آباد)۔

مہمانوں کے بسکٹ

مولانا حیدر علی مدنی*

چائے چولہے پر پک رہی تھی جبکہ پاس ہی امّی جان ٹرے میں بسکٹ اور نمکو رکھ رہی تھیں۔ ننھے میاں بھی وہیں کچن میں رکھی کُرسی پر بیٹھے اپنے سوالوں کا سیشن شروع کر چکے تھے۔ دراصل کچھ دیر پہلے ہی گھر میں ایک آنٹی اپنے چھوٹے بیٹے کے ساتھ آئی تھیں جنہیں ننھے میاں نے پہلی بار دیکھا تھا جبکہ مہمانوں کو دیکھ کر امی جان کے چہرے پر سجی خوشی سے لگتا تھا کہ وہ بہت قریبی ہیں اسی لئے اب ننھے میاں اپنی الجھن دور کرنے کے لئے کچن میں امی جان کے پاس ہی بیٹھ گئے تھے۔ یہ آنٹی کون ہیں ؟ ننھے میاں نے پوچھا۔

بیٹا یہ ہمارے پڑوسی رہے ہیں، وہ جو سامنے والی گلی میں آنٹی زبیدہ ہیں ناں، ان کے برابر والا گھر انہی کا تھا۔

لیکن میں نے تو انہیں کبھی یہاں رہتے نہیں دیکھا، آنٹی زبیدہ کے پڑوس میں تو نعمان کا گھر ہے جو میرے اسکول میں پڑھتا ہے۔ ننھے میاں کی بات پر امی جان نے مسکراتے ہوئے کہا: بیٹا! آپ اس وقت ابھی ایک سال کے تھے جب یہ لوگ یہاں رہتے تھے، پھر ان کے میاں کا دوسرے شہر میں سرکاری جاب کی وجہ سے تبادلہ (transfer) ہو گیا تھا، اب کافی عرصے بعد ان کا یہاں آنا ہوا ہے تو ملنے چلی آئیں، چلو اب باتیں چھوڑو اور جا کر ان کے بیٹے کو کمپنی دو اور ہاں اس کا نام علی ہے۔

ننھے میاں باہر صحن میں علی کے ساتھ کھیل رہے تھے جب امی جان کی آواز آئی: علی بیٹا اندر آ جاؤ اپنی امی کے پاس، چائے تیار ہے۔ یہ سُن کر علی ڈرائنگ روم میں جب کہ ننھے میاں آپی کے پاس چلے گئے۔ مہمان چلے گئے ؟ آپی نے دیکھتے ہی پوچھا تو ننھے میاں بولے: اتنی جلدی کہاں، ابھی تو امی جان چائے بسکٹ لے کر گئی ہیں۔

آپی: میں ابھی سے بتا رہی ہوں کہ بسکٹ اور نمکو جو بھی مہمانوں سے بچ کر آئے گا وہ ہم دونوں کا آدھا آدھا ہوگا، پچھلی بار بھی تم نے بھوکوں کی طرح سب کچھ اکیلے ہی کھالیا تھا۔ یہ کہہ کر آپی دوبارہ اپنا سبق یاد کرنے لگی۔

اچھا اچھا آنے تو دو، ننھے میاں نے یہ کہا اور آپی کو پڑھتے دیکھ کر سوچا یہاں بیٹھنے سے اچھا ہے دادی اماں کے پاس چلا جاؤں۔ دادی جان کچھ دیر مہمان آنٹی کے پاس بیٹھ کر واپس اپنے کمرے میں چلی گئی تھیں، ننھے میاں بھی وہیں پہنچ کر دادی اماں سے باتیں کرنے لگے۔ کافی دیر گزر گئی تو امی جان اندر آئیں جنہیں دیکھتے ہی ننھے میاں نے پوچھا: آنٹی چلی گئیں؟ جی بیٹا، چلی۔۔ امی جان کی بات ابھی پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ ننھے میاں نے بستر سے چھلانگ لگائی اور ننگے پاؤں کچن کی طرف بھاگے جہاں آپی پہلے ہی پہنچ چکی تھی۔ لیکن لگتا تھا کہ اتنی جلدی میں بھی وہ لیٹ ہو گئے کیونکہ سامنے بسکٹ اور نمکو والی خالی پلیٹ ان کا منہ چڑا رہی تھی، غصے سے آپی سے لڑنے ہی لگے تھے کہ آپی بولی: ارے ارے سنو تو سہی، پلیٹیں مہمانوں کے پاس سے ہی خالی آئی ہیں۔ یہ کہہ کر دونوں بہن بھائی مایوسی بھرے قدم اٹھاتے ہوئے دادی اماں

*مدرس جامعۃ المدینہ، فیضان آن لائن اکیڈمی

کے کمرے کی طرف چل پڑے۔

ننھے میاں یہ کون سا طریقہ تھا جانے کا، کوئی آفت آگئی تھی کیا، امی جان نے دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ننھے میاں: وہ امی جان میں نے سوچا آپی اکیلی اکیلی بسکٹ اور نمکو نہ ختم کر دے لیکن مجھے کیا پتا تھا کہ علی اتنا بھوکا ہوگا کہ بسکٹ نمکو سب کچھ چَٹ کر جائے گا، مجھے تو لگتا ہے اگر آپ ایک اور پلیٹ بھی رکھتیں تو وہ بھی خالی واپس آتی۔

اوہو، ایسے نہیں کہتے ننھے میاں، وہ ہمارے پاس مہمان بن کر آئے تھے۔ امی جان کی بات سُن کر ننھے میاں بولے: لیکن مہمان کا مطلب یہ تو نہیں کہ ہمارے سارے بسکٹ ہی کھا جائے۔

اب دادی اماں نے گفتگو میں شامل ہونا مناسب سمجھا اور ننھے میاں کو قریب کرتے ہوئے کہا: بیٹا مہمان تو رحمت اور برکت ہوتے ہیں، انہیں دیکھ کر پریشان نہیں ہونا چاہئے یونہی کھانے وغیرہ کے ذریعے ان کی مہمان نوازی کرتے ہوئے دل بھی چھوٹا نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں کہ کسی کے یہاں مہمان آتا ہے تو اپنا رزق لے کر آتا ہے اور جب اس کے یہاں سے جاتا ہے تو میزبان کے گناہ بخشے جانے کا سبب ہوتا ہے۔ (کنز العمال، جز9، 5/107، حدیث:25831) یعنی جو کچھ مہمان ہمارے پاس کھاتا ہے وہ دراصل اسی کا رزق ہوتا ہے ویسے بھی بیٹا! اچھے لوگ تو کبھی بھی کھانے پینے کی چیزوں پر کسی کو بُرا بھلا نہیں کہتے۔

ننھے میاں کا جھکا چہرہ دیکھ کر امّی جان سمجھ گئیں کہ وہ اپنی غلطی پر شرمندہ ہے لہٰذا پیار سے بولیں: آپ دونوں کے لئے بسکٹ میں نے پہلے ہی الگ سے رکھے ہوئے تھے چلو آجاؤ میرے ساتھ۔ اس بات پر تو ننھے میاں کے ساتھ ساتھ آپی بھی کھلکھلا اٹھیں۔

جملے تلاش کیجئے! پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

① سب سے بڑے راہنما پیارے پیارے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں۔ ② پھر جنت میں چلے جائیں گے۔ ③ قراٰن کریم سے تعلق مضبوط کرنا ہوگا۔ ④ مہمان تو رحمت اور برکت ہوتے ہیں۔ ⑤ اب روزانہ خوشبو لگایا کروں گا۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعۂ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین، تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں)

جواب دیجئے

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 01: اللہ پاک کے سب سے پہلے رسول کا نام بتایئے؟

سوال 02: حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کی خلافت کا دورانیہ کتنا تھا؟

◂ جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے ◂ کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے ◂ یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر 923012619734+ پر واٹس ایپ کیجئے ◂ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں)

بچّوں اور بچیوں کے 6 نام

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: آدمی سب سے پہلا تحفہ اپنے بچّے کو نام کا دیتا ہے لہٰذا اُسے چاہئے کہ اس کا نام اچھا رکھے۔ (جمع الجوامع، 3 / 285، حدیث:8875) یہاں بچّوں اور بچیوں کے لئے 6 نام، ان کے معنیٰ اور نسبتیں پیش کی جارہی ہیں۔

بچوں کے 3 نام

نام	پکارنے کے لئے	معنیٰ	نسبت
محمد	عَبْدُ الحفیظ	حفاظت کرنے والے کا بندہ	اللہ پاک کے صفاتی نام کی طرف لفظِ عبد کی اضافت کے ساتھ
محمد	بُرہان	ایسی دلیل جس میں شک و شبہ نہ ہو	رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صفاتی نام
محمد	نَجیب	اچھے نسب والا	رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صفاتی نام

بچیوں کے 3 نام

نام	پکارنے کے لئے	معنیٰ	نسبت
	اَرْوٰی	حسین و جمیل	صحابیہ رضی اللہ عنہا کا مبارک نام
	ماریہ	گوری اور چمک دمک والی	صحابیہ رضی اللہ عنہا کا مبارک نام
	عاتِکہ	خوشبو ملنے والی	صحابیہ رضی اللہ عنہا کا مبارک نام

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 مئی 2023ء)

نام مع ولدیت:------------------ عمر:---- مکمل پتا:--

موبائل/واٹس ایپ نمبر:---------------------- (1) مضمون کا نام:---------------------- صفحہ نمبر:------

(2) مضمون کا نام:------------------ صفحہ نمبر:------ (3) مضمون کا نام:---------------------- صفحہ نمبر:------

(4) مضمون کا نام:------------------ صفحہ نمبر:------ (5) مضمون کا نام:---------------------- صفحہ نمبر:------

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان جولائی 2023ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

جواب یہاں لکھئے

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 مئی 2023ء)

جواب1:.................................... جواب2:....................................

نام:.................... ولدیت:.................... موبائل / واٹس ایپ نمبر:....................

مکمل پتا:..

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان جولائی 2023ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

اپنے شوہر کا ساتھ دیں!

اُمِّ میلاد عطاریہ*

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو نکاح کی صورت میں ایک بہترین اور مضبوط نظام عطا فرما کر میاں بیوی دونوں کو ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنے کا درس دیا ہے تاکہ افراط و تفریط سے پاک معاشرے کی بنیاد قائم رہے، اس سلسلے میں جہاں مرد کو اس بات کا پابند بنایا گیا کہ وہ اپنی بیوی کا خیال رکھے، اس کے حُقوق ادا کرے اور اس کے ساتھ مل کر اچھی زندگی گزارے وہیں خاتون کی ذمہ داری میں بھی یہ بات شامل کر دی گئی ہے کہ وہ بھی اپنے شوہر کے ساتھ اچھے انداز میں پیش آئے، اس کی ضرورتوں کا خیال رکھے اور اس کیلئے سکون کا سبب بنے، نہ یہ کہ اپنے شوہر پر بے جا مطالبوں کا اتنا بوجھ ڈال دے کہ وہ پریشان ہو کر اللہ پاک کی نافرمانی کرنے پر مجبور ہو جائے جو کہ ہلاکت کا سبب ہے، جیسا کہ ایک حدیثِ پاک میں ہے: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اُس شخص کے علاوہ کسی دِین والے کا دین محفوظ نہ رہے گا جو اپنے دین کو لے کر ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ اور ایک سوراخ (غار) سے دوسرے سوراخ کی طرف بھاگے، اس وقت مَعِیْشَت کا حُصول اللہ پاک کو ناراض کئے بغیر نہ ہو گا، جب یہ صورتِ حال ہو گی تو آدمی اپنے بیوی بچّوں کے ہاتھوں ہلاکت میں پڑ جائے گا، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم! یہ کیسے ہو گا؟ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ اسے تنگیِ مَعِیْشَت پر عار (شرم) دِلائیں گے، اس وقت وہ اپنے آپ کو ہلاکت کی جگہوں میں لے جائے گا۔

(الزھد الکبیر للبیہقی، ص183، حدیث:439)

اس حدیثِ پاک میں مَردوں کے ساتھ ساتھ ان عورتوں کے لئے بھی نصیحت ہے جو اپنے شوہروں کو اُن کی آمدنی پر طرح طرح کے کوسنے دیتی ہیں، لہٰذا وہ اُن کی بے جا فرمائشیں پوری کرنے کے لئے حرام و حلال کی پروا نہیں کرتا اور ناجائز ذرائع اختیار کر کے اپنی قبْر و آخرت کو داؤ پر لگا دیتا ہے، حدیثِ پاک میں ہے: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی کو اِس بات کی کوئی پروانہ ہو گی کہ اُس نے (مال) کہاں سے حاصل کیا حرام سے یا حلال سے۔

(بخاری، 2/7، حدیث:2059)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہ علیہ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی آخر زمانہ میں لوگ دِین سے بے پروا ہو جائیں گے، پیٹ کی فکر میں ہر طرح پھنس جائیں گے، آمدنی بڑھانے، مال جمع کرنے کی فکر کریں گے، ہر حرام و حلال لینے پر دلیر ہو جائیں گے جیسا کہ آج کل عام ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 4/229)

اس لئے خواتین کو چاہئے کہ اپنے شوہروں کو آزمائش میں نہ ڈالیں، ان پر زیادہ بوجھ نہ بنیں بلکہ ہر اعتبار سے ممکنہ صورت میں ان کی مدد کرنے کی کوشش کریں، نیز حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سیرتِ مبارکہ پر غور کریں کہ انہوں نے کس طرح مشکل سے مشکل وقت میں ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی ہر طرح سے مدد کر کے ایک مخلص، باوفا، خیر خواہ اور اطاعت گزار بیوی ہونے کا ثبوت دیا۔

اللہ پاک مسلمان خواتین کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا صدقہ عطا فرمائے اور ان کی سیرتِ مطہرہ پر عمل کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

* نگران عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

1 حاملہ بیوہ کی عدت کی مدت

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہوا ہے اور وہ عورت حمل سے ہے معلوم یہ کرنا ہے کہ اس کی عدت کتنی ہو گی؟ اور اس کا دوسری جگہ نکاح کب تک کر سکتے ہیں ؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں عورت کی عدت بچہ پیدا ہونے تک ہو گی کیونکہ حاملہ کی عدت وضعِ حمل تک ہوتی ہے اور عدت گزرنے یعنی بچّہ پیدا ہونے کے بعد ہی اس کا دوسری جگہ نکاح ہو سکتا ہے، عدت کے دوران نکاح حرام ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مصدق	مجیب
مفتی فضیل رضا عطّاری	محمد سعید عطّاری مدنی

2 حیض والی کے لئے طوافِ رخصت کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک خاتون اس سال حج پر گئی تھی، طواف زیارۃ کے بعد ان کی ماہواری کے ایام شروع ہو گئے، اور وہ طواف رخصت نہیں کر سکی، ان کی فلائٹ کا وقت آ گیا، لہٰذا وہ خاتون، طواف رخصت کیے بغیر ہی پاکستان آ گئی، اب سوال یہ ہے کہ ان پر دَم وغیرہ لازم ہو گا؟

نوٹ: ماہواری کے ایام پاکستان آنے کے بعد ختم ہوئے، نیز انہوں نے طوافِ زیارۃ کے بعد کوئی طواف نہیں کیا تھا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

طواف رخصت، آفاقی حاجی (جو میقات کے باہر سے حج کرنے آئے، اس) پر واجب ہے۔ البتہ حیض و نفاس والی عورت جب پاک ہونے سے پہلے مکہ کی آبادی سے باہر ہو جائے، تو اس پر یہ طواف اور اس کے بدلے دَم وغیرہ کچھ لازم نہیں ہوتا۔ صورتِ مسئولہ میں بھی چونکہ مذکورہ خاتون، مکہ مکرّمہ سے پاکستان واپس آنے تک حیض کی حالت میں تھی تو ان پر طواف رخصت واجب نہیں تھا لہٰذا طواف رخصت نہ کرنے کی وجہ سے ان پر دم وغیرہ کچھ لازم نہیں ہوا۔

نوٹ: طواف رخصت کو طواف صدر اور طواف وداع بھی کہتے ہیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطّاری

3 بیوہ چچی سے نکاح کا شرعی حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ چچا کے فوت ہونے پر عدت کے بعد چچی سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

قوانین شرعیہ کے مطابق چچی محرمات یعنی جن عورتوں سے نکاح حرام ہے ان میں شامل نہیں ہے، لہٰذا حرمت کی کوئی اور وجہ مثلاً رضاعت یا مصاہرت وغیرہ نہ ہو، تو چچا کے فوت ہونے پر عدت کے بعد چچی سے نکاح ہو سکتا ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مصدق	مجیب
مفتی فضیل رضا عطّاری	محمد سرفراز اختر عطّاری

حضرت دُرّہ رضی اللہ عنہا

مولانا محمد حسان ہاشم عطّاری مدنی*

مختصر تعارف خاندانِ نبوت میں سے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ایمان لانے والے خوش بختوں میں ایک نام حضرت دُرّہ بنتِ ابو لہب رضی اللہُ عنہا کا بھی ہے جنہوں نے اپنے والدین کی کھلی اسلام دشمنی کے باوجود بغیر کسی کی پروا کئے اسلام قبول کیا اور صحابیہ کے اعلیٰ اعزاز سے بہرہ مند ہوئیں، ربِّ کریم کی شانِ قدرت ہے کہ وہ گھر جہاں اسلام اور بانیِ اسلام صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے خلاف سازشیں اور شمعِ اسلام کو گُل کرنے کی ناپاک کوششیں کی جاتی تھیں اسی گھر سے پرورش پانے والی حضرت دُرّہ رضی اللہُ عنہا کو اللہ پاک نے اسلام کے نور سے منوّر فرمایا، آپ کے باپ ابولہب اور ماں اُمِّ جمیل کا شمار اسلام کے سخت ترین دشمنوں میں ہوتا ہے، ابولہب کی اسلام دشمنی کا عالَم تو یہ تھا کہ رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب لوگوں کو پیغامِ حق سناتے تو یہ کھلم کُھلا آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تکذیب کرتا اور لوگوں کو آپ سے دور کرنے کی کوشش کرتا،[1] جبکہ اُمِّ جمیل آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی راہ میں کانٹے ڈالتی اور آپ کو تکالیف پہنچانے کے نِت نئے حَربے تلاش کرتی،[2] ان سخت حالات میں حضرت دُرّہ کا اپنے ماں باپ کے دین اور ان کے باطل طریقوں کو چھوڑ کر دینِ اسلام قبول کرنا اور رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حمایت و تائید میں کھڑا ہونا آپ کی حق شَناسی اور جرأت مندی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

نام و نسب آپ کا نام دُرّہ بنتِ ابو لَہب بن عبدُ المطلب بن ہاشم ہے، آپ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی چچازاد بہن ہیں۔

نکاح و اولاد حضرت دُرّہ رضی اللہُ عنہا کا پہلا نکاح نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچا زاد بھائی حضرت نَوفَل بن حارث بن عبد المطلب رضی اللہُ عنہ کے بیٹے حارث بن نوفل سے ہوا جو کہ حضرت دُرّہ کے بھی چچازاد بھائی کے بیٹے تھے،[3] حارث بن نوفل سے ان کے تین لڑکے عُقبہ، ولید اور ابو مسلم پیدا ہوئے،[4] حارث کے بعد ان کا نکاح صحابیِ رسول حضرت دِحیہ بن خلیفہ کلبی رضی اللہُ عنہ سے ہوا[5] جو کہ انتہائی خوب صورت اور خوش شکل انسان تھے اور جبرئیلِ امین اکثر انہی کی صورت میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔[6]

اسلام و ہجرت آپ نے صحابیہ ہونے کے ساتھ ساتھ مہاجرہ ہونے کا بھی شرف پایا ہے کہ آپ کا شمار ان صحابیات میں ہوتا ہے جنہوں نے کفارِ مکہ کے مظالم سے بچنے کے لئے مدینۂ منورہ ہجرت کی۔[7]

ہجرتِ مدینہ کا خوبصورت واقعہ علّامہ اِبنِ اَثیر جَزری رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت دُرّہ رضی اللہُ عنہا ہجرت کر کے مدینہ حاضر ہوئیں تو انہوں نے حضرت رافع بن مُعلّٰی کے گھر میں قیام فرمایا، وہاں قبیلہ بنی زُرَیق کی کچھ عورتوں نے ان سے کہا: تم تو اسی ابو لَہب کی بیٹی ہو جس کے بارے میں اللہ ربُّ العزت نے ارشاد فرمایا: ﴿تَبَّتْ یَدَاۤ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّؕ(۱)﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔[8] تو تمہاری ہجرت کا تمہیں کیا ثواب ملے گا؟ حضرت دُرّہ رضی اللہُ عنہا کو اس بات کا بہت صدمہ ہوا اور انہوں

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ
شعبہ ماہنامہ خواتین، کراچی

نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں جاکر ساری بات بتادی، رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں تسلی دی اور فرمایا: بیٹھ جاؤ! پھر آپ نے نمازِ ظہر پڑھائی، اس کے بعد کچھ دیر کے لئے منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! کیا بات ہے مجھے میرے خاندان کے معاملے میں تکلیف دی جا رہی ہے، خدا کی قسم! میری شفاعت میرے قرابت داروں کو ضرور پہنچے گی، حتّٰی کہ صُداء، حَکَم اور سَلْہَم قبائل کو بھی قیامت کے دن میری شفاعت پہنچے گی۔[9]

روایتِ حدیث حضرت دُرّہ رضی اللہُ عنہا سے مروی دو احادیث پیشِ خدمت ہیں: 1 ایک شخص نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے کھڑا ہوا اس حال میں کہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے، اس نے عرض کی: یارسولَ اللہ! لوگوں میں بہتر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: لوگوں میں بہتر وہ ہے جو ان میں زیادہ تقویٰ والا، بھلائی کا حکم دینے والا، بُرائی سے روکنے والا اور زیادہ صِلہ رحمی کرنے والا ہو۔[10] 2 رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی مُردہ کے افعال کے بدلے زندہ کو اذیت نہیں دی جاسکتی۔[11]

نمایاں وصف حضرت دُرّہ بنت ابو لَہَب رضی اللہُ عنہا نہایت نیک خصلت، فیاض اور سخی خاتون تھیں، چنانچہ حضرت علّامہ حافظ ابنِ حجر عَسقلانی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: آپ رضی اللہُ عنہا لوگوں کو کھانا کھلایا کرتی تھیں۔[12]

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خاتَمِ النّبیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) سیرت مصطفٰی، ص148 (2) تفسیر خزائن العرفان، ص1124 (3) الاستیعاب، 4/395 (4) معرفۃ الصحابۃ، 5/230 (5) الاصابۃ، 8/127 (6) مراٰۃ المناجیح، 7/584 (7) اسد الغابۃ، 7/114 (8) پ30، اللھب:1 (9) اسد الغابۃ، 7/114 (10) اسد الغابۃ، 7/114 (11) الاستیعاب، 4/395 (12) الاصابۃ، 8/128۔
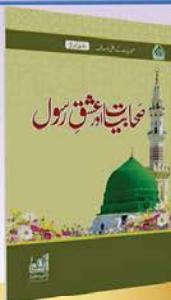
دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

Madani News of Dawat-e-Islami

مولانا عمر فیاض عطّاری مَدَنی*

فیضانِ مدینہ کراچی میں سالانہ ”اجتماعِ ختمِ بخاری“

خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت نے بخاری شریف کی آخری حدیث پڑھائی

جامعۃُ المدینہ (دعوتِ اسلامی) کے زیرِ اہتمام 16 فروری 2023ء کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں سالانہ تقریب ”ختمِ بخاری شریف“ کے سلسلے میں عظیم الشان اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی کے طلبہ براہِ راست جبکہ ملک و بیرونِ ملک میں قائم جامعۃُ المدینہ بوائز / گرلز کے طلبہ و طالبات ہزاروں کی تعداد میں بذریعہ مدنی چینل شریک ہوئے۔ خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت مولانا حاجی عبید رضا عطّاری مدنی مُدَّظِلُّہُ العالی نے حضرت امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت پر گفتگو کرتے ہوئے احادیث مبارکہ سے متعلق آپ کی خدمات کو بیان کیا۔ اس موقع پر خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت نے ”بخاری شریف“ کی آخری حدیث پڑھائی اور ترجمہ پڑھ کر سنایا جبکہ استاذُ الحدیث مفتی محمد حسان عطّاری مدنی مُدَّظِلُّہُ العالی نے آخری حدیث کے تمام راویان کا نام ذکر کیا اور حدیث کی شرح بیان فرمائی۔

کنزُ المدارس بورڈ کے سالانہ امتحانات 2023ء کا سلسلہ

89 ہزار 200 اسٹوڈنٹس نے امتحانات میں حصہ لیا

کنزُ المدارس بورڈ (دعوتِ اسلامی) کے زیرِ اہتمام 23 فروری تا 2 مارچ 2023ء تک ملک بھر میں سالانہ امتحانات کا سلسلہ ہوا جس میں متوسّطہ (Middle) تا عالمیہ سال دوم (M.A) کے ہزاروں اسٹوڈنٹس (بوائز / گرلز) نے اگلی کلاس میں جانے کے لئے دلجمعی کے ساتھ امتحانی پرچے حل کئے جبکہ نظم و ضبط کو برقرار رکھنے اور اسٹوڈنٹس کو سہولیات فراہم کرنے کے لئے ناظمینِ امتحانات اپنے فرائض انجام دے رہے تھے۔ تفصیلات کے مطابق کنزُ المدارس بورڈ کی جانب سے پاکستان میں 621 امتحانی سینٹرز قائم کئے گئے تھے جن میں 3 ہزار 140 کا اسٹاف اسٹوڈنٹس کی نگرانی اور انتظامی معاملات کو سنبھالنے کے لئے مقرر تھا۔ ان سینٹرز میں 80 ہزار 627 اسٹوڈنٹس (بوائز / گرلز) نے متوسّطہ (Middle) تا دورۃُ الحدیث (M.A) کے امتحانات دیئے۔ اس کے علاوہ تحفیظ القرآن امتحان میں شریک ہونے والے اسٹوڈنٹس (بوائز / گرلز) کی تعداد 8 ہزار 573 تھی۔

لاہور میں پروفیشنلز کے درمیان ”فرض علوم کورس“ کا انعقاد

استاذُ الحدیث مفتی محمد ہاشم خان عطّاری نے تربیت فرمائی

دعوتِ اسلامی کے شعبہ پروفیشنلز فورم کے تحت 5 فروری 2023ء کو جامع مسجد سکینہ قذافی اسٹیڈیم، گیٹ نمبر 9، بالمقابل دیوان خاص ہال لاہور میں ”فرض علوم کورس“ کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف شعبوں سے وابستہ پروفیشنلز حضرات نے شرکت کی۔ شیخ الحدیث مفتی محمد ہاشم خان عطّاری مدنی مُدَّظِلُّہُ العالی نے ”اللہ پاک کی ذات کے متعلق عقائد“

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ،
ذمہ دار شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز، کراچی

پر گفتگو فرمائی پھر سوال وجواب کا سیشن بھی ہوا۔ اس موقع پر نگران مجلس شعبہ پروفیشنلز فورم محمد ثوبان عطّاری بھی موجود تھے۔

مدنی مرکز فیضانِ مدینہ فیصل آباد میں شعبہ روحانی علاج کے تحت سات دن کے کورس کا اہتمام

پاکستان بھر سے صوبائی اور ڈویژن ذمہ داران نے شرکت کی

فیصل آباد میں قائم دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں فروری 2023ء میں شعبہ روحانی علاج کے تحت سات دن کا کورس کروایا گیا جس میں پاکستان بھر کے صوبائی اور ڈویژن ذمہ داران نے شرکت کی۔ کورس کے اختتام پر مدنی حلقے کا اہتمام کیا گیا جس میں نگرانِ پاکستان مشاورت حاجی محمد شاہد عطّاری نے سنتوں بھرا بیان کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ شعبہ پاکستان سمیت دنیا کے 33 ممالک میں اپنی خدمات سرانجام رہا ہے۔ اس شعبے کے تحت صرف پاکستان میں تعویذاتِ عطّاریہ کے 1 ہزار 973 اسٹالز لگتے ہیں جہاں ہر مہینے کم و بیش 6 لاکھ تعویذات فِی سبیلِ اللہ دیئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ شعبہ وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر "دعائے شفاء اجتماعات" بھی منعقد کرتا ہے۔

مفتی منیبُ الرحمٰن صاحب کے چچازاد بھائی کے انتقال پر نگرانِ شوریٰ حاجی محمد عمران عطّاری کی اُن سے تعزیت

مولانا عبد المجید صاحب کے لئے فاتحہ خوانی و دعا کا سلسلہ

4 مارچ 2023ء بروز ہفتہ پروفیسر مفتی منیبُ الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے چچازاد بھائی مولانا قاضی عبد المجید صاحب (امام وخطیب جامع مسجد معصوم شاہ لسبیلہ، کراچی) کا کافی عرصہ علیل رہنے کے بعد قضائے الٰہی سے انتقال ہوگیا، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن! 5 مارچ 2023ء بروز اتوار دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا حاجی محمد عمران عطّاری اور استاذُ الحدیث مفتی محمد ہاشم خان عطّاری مدنی نے مفتی منیب الرحمٰن صاحب سے ملاقات کی اور تعزیت کا اظہار کیا۔ اس موقع پر مرحوم کے لئے فاتحہ خوانی ودعا بھی کی گئی۔

میلبرن آسٹریلیا میں جامعۃُ المدینہ کی نئی برانچ کا افتتاح کر دیا گیا

افتتاحی تقریب میں نگرانِ شوریٰ کا خصوصی بیان

دعوتِ اسلامی کے شعبہ جامعۃُ المدینہ انٹرنیشنل افیئر کے تحت 13 فروری 2023ء کو آسٹریلیا (Australia) کے شہر میلبرن (Melbourne) میں جامعۃُ المدینہ کی نئی برانچ کا افتتاح کر دیا گیا۔ اسی سلسلے میں آسٹریلیا (Australia) کے شہر میلبرن (Melbourne) میں قائم مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں افتتاحی تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف شعبوں سے وابستہ افراد، کاروباری حضرات وعاشقانِ رسول سمیت مقامی ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی نے شرکت کی۔ سنتوں بھرے اجتماع کا آغاز تلاوت ونعت سے ہوا۔ اس کے بعد دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا حاجی محمد عمران عطّاری مُدَّظِلُّہُ العالی نے سنتوں بھرا بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج عمل کا دن ہے جبکہ اس کی جزا کل ملے گی۔ اولاد کو علمِ دین سکھانے کی ترغیب دلاتے ہوئے نگرانِ شوریٰ کا کہنا تھا کہ والدین اولاد کی تربیت نہیں کریں گے تو روزِ قیامت ان کی گرفت ہوگی۔ دورانِ بیان نگرانِ شوریٰ نے درسِ نظامی "عالم کورس" کی اہمیت بھی بیان کی اور شرکائے اجتماع کو یہ ذہن دیا کہ اپنے بچوں کو درسِ نظامی کے لئے جامعۃُ المدینہ میں داخل کروائیں۔ آخر میں صلوٰۃ و سلام اور دعا کا سلسلہ ہوا جبکہ اس موقع پر نگرانِ ریجن آسٹریلیا عبد الواحد عطّاری اور نگران ویلز یوکے حاجی سیّد فضیل رضا عطّاری بھی موجود تھے۔

شعبہ ایگریکلچر اینڈ لائیو اسٹاک کے تحت لاہور میں شخصیات اجتماع کا انعقاد

رُکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطّاری نے بیان فرمایا

22 فروری 2023ء کو دعوتِ اسلامی کے شعبہ ایگریکلچر اینڈ لائیو اسٹاک کے زیرِ اہتمام لاہور میں شخصیات اجتماع منعقد کیا گیا جس میں پولٹری انڈسٹری سے تعلق رکھنے والی شخصیات، فارمرز، ڈاکٹرز، ڈیلرز، بروکرز اور پولٹری کمپنی کے CEO,s نے شرکت کی۔ اجتماع میں مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن حاجی یعفور رضا عطّاری نے "زوال کے اسباب" پر گفتگو کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے شعبہ ایگریکلچر کا تعارف اور خدمات کو بیان کیا۔ اس موقع پر اجتماع میں آنے والے مہمانوں نے دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کو سراہتے ہوئے پولٹری انڈسٹری میں اس طرح کے مزید پروگرامز کروانے کی نیتیں کیں۔

شوّال و ذُوالقعدہ شریف کے چند اہم واقعات

تاریخ / ماہ / سن	نام / واقعہ	مزید معلومات کے لئے پڑھئے
11 شوّال شریف 569ھ	یومِ وصال سلطان نور الدین محمود بن محمود زنگی رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوّال شریف 1438 اور 1439ھ
15 شوّال شریف 3ھ	غزوۂ اُحد میں حضرت حمزہ سمیت 70 صحابۂ کرام کی شہادت ہوئی	ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوّال شریف 1438 تا 1439ھ اور "سیرتِ مصطفیٰ، صفحہ 250 تا 283"
شوّال شریف 8ھ	غزوۂ حُنین میں حضرت سُراقہ سمیت 4 صحابۂ کرام کی شہادت ہوئی	ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوّال شریف 1439ھ اور "سیرتِ مصطفیٰ، صفحہ 453 تا 457"
شوّال شریف 11ھ	وصالِ مبارک حضرت عبد اللہ بن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما	ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوّال شریف 1441ھ
شوّال شریف 38ھ	وصالِ مبارک حضرت صُہیب رومی رضی اللہ عنہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوّال شریف 1440ھ
شوّال شریف 54ھ	وصالِ مبارک اُمُّ المؤمنین حضرت سَودہ رضی اللہ عنہا	ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوّال شریف 1438ھ
2 ذُوالقعدہ شریف 245ھ	یومِ وصال حضرت ثوبان ذُوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالقعدہ شریف 1438ھ
2 ذُوالقعدہ شریف 1367ھ	یومِ وصال حضرت مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالقعدہ شریف 1438 تا 1440ھ اور "تذکرۂ صدرُ الشریعہ"
8 ذُوالقعدہ شریف 5ھ	غزوۂ خندق میں حضرت سعد بن معاذ سمیت 7 صحابۂ کرام کی شہادت ہوئی	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالقعدہ شریف 1438، 1439ھ اور "سیرتِ مصطفیٰ، صفحہ 322 تا 342"
ذُوالقعدہ شریف 6ھ	واقعہ صلح حدیبیہ و بیعتِ رضوان	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالقعدہ شریف 1438، 1439ھ اور "سیرتِ مصطفیٰ، صفحہ 346 تا 364"

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل اپلی کیشن پر موجود ہیں۔

Monthly Magazine
Faizan-e-Madina
May2023
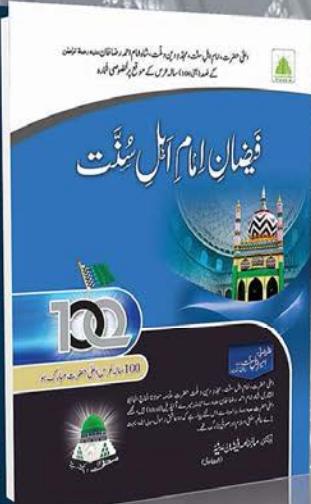
ماہنامہ فیضانِ مدینہ مئی 2023ء

دوسروں کے غموں میں شریک ہوا کریں

از: شیخ طریقت، امیر اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ”جو کسی غمزدہ شخص سے تعزیت کرے گا اللہ پاک اُسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور رُوحوں کے درمیان اس کی رُوح پر رَحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا اللہ پاک اُسے جنّت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت (ساری) دنیا بھی نہیں ہو سکتی۔“ (معجم اوسط، 6/429، حدیث: 9292- غیبت کی تباہ کاریاں، ص168) اگر کسی مسلمان بھائی کے ہاں مَیِّت ہو جائے یا کوئی پریشانی آجائے تو غم خواری کرتے ہوئے اس سے ضَرور تعزیت کرنی چاہئے کہ ایسے موقع پر اگر دوست یا عزیز تعزیت و غم خواری نہ کریں تو دِل ٹوٹ سکتا بلکہ بعض اوقات دِل ٹوٹتے ٹوٹتے بندہ ہی ٹوٹ کر سنّتوں بھرے دینی ماحول سے دُور ہو سکتا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے شروع کے دنوں کی بات ہے کہ ایک اسلامی بھائی حج کے لئے روانہ ہونے والے تھے کہ اچانک اُن کے والد صاحب کا اِنتقال ہو گیا۔ انہوں نے حج کی فلائٹ (Flight) مَنسُوخ (Cancel) کروادی اور وہ حج پر نہ جاسکے۔ ان کے علاقے کے اسلامی بھائیوں کو یہ سب معلوم تھا اس کے باوجود کسی نے ان کے والد صاحب کے جنازے میں شرکت اور تعزیت نہ کی، جس کی وجہ سے ان کے دِل کو ٹھیس پہنچی اور انہوں نے آئندہ دعوتِ اسلامی کا دینی کام نہ کرنے کا ذہن بنالیا۔ کسی نے مجھے اُن کے بارے میں اِطلاع دی تو میں نے اُن سے فون پر تعزیت کی۔ انہوں نے بڑی دَردمندی کے ساتھ ذِمّہ داران کی شِکایَت کی۔ میں نے انہیں سمجھایا اور ان کا ذہن بنایا۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! وہ ایک سمجھدار مبلغ تھے لہٰذا انہوں نے دوبارہ دینی کام کرنے کی حامی بھرلی۔ میں نے اُن سے کہا کہ میں آپ کے گھر بھی آؤں گا تو انہوں نے منع کرتے ہوئے کہا کہ آپ کی مَصروفیات بہت زیادہ ہیں آپ زَحمت نہ فرمائیں۔ مگر ان کے منع کرنے کے باوجود اَلحمدُ لِلّٰہ! میں نے ان کے گھر جاکر بھی ایصالِ ثواب وغیرہ کیا، جس سے وہ اسلامی بھائی بہت خوش ہوئے اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے دُور ہونے سے بچ گئے۔ اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک کی رضا کے لئے ایک دوسرے کے دُکھ دَرد میں شریک ہونے کی عادت بنایئے کہ اس سے لوگوں کے دِلوں میں محبّتیں بڑھیں گی اور یوں دعوتِ اسلامی کے دینی کام میں مزید ترقی ہو گی، اِنْ شَآءَ اللہُ الکریم۔ اللہ ربُّ العزّت ہمیں ثواب کی نیت سے اپنے مسلمان بھائیوں کے دُکھ درد میں شریک ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(نوٹ: یہ مضمون مدنی مذاکرہ کی مدد سے تیار کرنے کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ سے نوک پلک درست کرواکے پیش کیا گیا ہے۔)

ISBN 978-969-631-974-0
0125764
فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net